



آغا خانیت



علمائے اُمت کی نظر میں

ناشر

سواد اعظم اہلسنت و جہل پاکستان

ملنے کا پتہ

دارالعلوم تعلیم القرآن سول کواٹر لپا اور صدر



آغا خانیت



علمائے اُمت کی نظرِ سرین



ناشر



سوادِ اعظم اہل سنتِ حیرال پاکستان

میلنے کا پتہ

دارالعلوم تعلیم القرآن سول کواڑ پشاور صد

نام کتاب آغا خانیت علمائے امت کی نظر میں

مرتب فیض الہی چترال

فن کتابت تلمیذ پروین رقم دہی

مصحح مولانا نعمت الہی چترال

ناشر سواد اعظم المطبعت چترال پاکستان

ذیونگر الخ

مولانا عبید اللہ چترال

میرزا العلیم تعلیم القرآن سولہ کوارڈ پشاور - مسد

فہرست

۴	صفحہ	عرض مرتب
۵		مقدمہ ، مولانا محمد یوسف لدھیانوی
۳۵		الاستفتاء
۳۷		مفتی اعظم پاکستان مفتی ولی حسن صاحب کا فتویٰ
۴۵		مفتی رشید احمد صاحب کا فتویٰ
۴۶		فتویٰ دارالعلوم کراچی
۱۰۵		فتویٰ مولانا سلیم اشرف خان صاحب
۱۰۶		توقیعات علمائے سندھ
۱۰۸		فتویٰ علمائے پنجاب
۱۲۲		فتویٰ علمائے سرحد و شمال علاقہ جات
۱۳۱		ازاد کشمیر
۱۳۲		بلوچستان
۱۲۳		فتویٰ دارالعلوم دیوبند (انڈیا)
۱۳۴		فتویٰ مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور (انڈیا)
۱۳۵		فتویٰ جامعہ ازہر
۱۳۶		فتویٰ شیخ عبد الشریف باز
۱۳۸		ضمیمہ فتویٰ مفتی اعظم پاکستان مفتی ولی حسن متعلق آعلما ناؤں



عرض مرتب

پاکستان میں جسے افراد کو آغا خان نے کہا جاتا ہے ان کا ابتدائی تعلق اسماعیلی
 مذہب کی نژادی شاخ سے ہے اسماعیلی مذہب کی ابتدا دوسری صدی
 ہجری کے اواخر میں ہوئی۔ اسماعیلیوں کے عقائد پر یونانی، ایرانی، مجوسی
 اور نصرانی فلسفوں کا شدید غلبہ نظر آتا ہے ان کے یہاں تعلیمات کو دو حصوں
 میں منقسم کیا گیا ہے ایک ظاہری دوسری باطنی۔ اُس دور کے علماء نے ان کے
 عقائد پر نقد و نظر کے بعد اُن کو خارج از اسلام قرار دیا۔ اس وجہ سے بیشتر تاریخوں
 میں اسماعیلیوں کا ذکر واقف باطنیہ یا ملامدہ (جمع ملد) کے عنوان کے تحت
 کیا گیا ہے۔ اسماعیلیہ سے تعلق زیادہ کثیر بحر عربی زبانی میں ہے یا انگریزی
 میں ہے جس کے سہل الحصول نہ ہونے کے وجہ سے عوام اُس سے مستفید
 نہیں ہو سکتے۔ دوسرے اس ایک ہزار سال کے عرصہ میں گمراہی میں مزید
 افتاد ہوا ہے۔ لہذا آغا خانیوں کے موجودہ عقائد کی روشنی میں دنیا بھر کے
 جید علماء کرام سے فادحی حاصل کر کے کتابی شکل میں پیش کئے جاتے
 ہیں تاکہ عوام کو حقائق کا علم ہو سکے اور وہ گمراہی سے بچیں۔
 وما توفیقی الا باللہ

فیض اللہ چترالی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى

مقدمہ

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہم العالی

آغا خانوں کے جن عقائد کی بناء پر یہ فتویٰ شائع کیا جا رہا ہے ان کا خلاصہ حضرت مولانا مفتی
 ولی حسن صاحب مفتی اعظم پاکستان کی تحریر میں اس کی کافی تفصیل دارالعلوم کراچی کے نوٹس میں آپ
 ملاحظہ فرمائیں گے لیکن آغا خانوں کے بارے میں چند ضروری مباحث کا ذکر کر دینا ضروری ہے
 جن سے قارئین کو آغا خانی مذہب کے بارے میں کافی حد تک بصیرت حاصل ہو سکے۔

۱۔ آغا خانی سلسلہ امامت

اسمعیل مذہب میں سلسلہ امامت کو کلیدی حیثیت حاصل ہے ان کے نزدیک حاضر امام کا قیصل
 ناطق ہے اس لئے سب سے پہلے ان کے سلسلہ امامت پر نظر ڈالنا ضروری ہے ان کے یہاں ائمہ کا سلسلہ
 حسب ذیل ہے۔

- ۱۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ ۴۹ھ
- ۲۔ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما ۶۱ھ
- ۳۔ حضرت زین العابدین علی بن حسین رضی اللہ عنہ ۹۴ھ
- ۴۔ حضرت محمد باقر ۱۱۴ھ
- ۵۔ حضرت جعفر صادق ۱۴۸ھ

جعفر صادق کے بعد فرقہ امامیہ میں مسئلہ امامت پر اختلافات فرقہ اثنا عشریہ نے حضرت جعفر
 صادق کے صاحبزادہ موسیٰ کاظم کو امام مانا اور اسمعیل اس کے بڑے صاحبزادے حضرت اسمعیل

بن جعفر صادق کی امامت کے قائل ہوئے۔ ڈاکٹر ذابد علی نے تاریخ فاطمین مصر میں اس سلسلہ میں جو کچھ لکھا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے۔

امام جعفر صادق کے تریب عمر کے لحاظ سے سات بیٹے تھے۔ ۱۔ اسمعیل ۲۔ عبد اللہ انطع ۳۔ موسیٰ کاظم ۴۔ محمد معروف بدیع الجاح ۵۔ اسحق ۶۔ عباس ۷۔ علی عریضی۔ اول الذکر چار دل نے امامت کا دعویٰ کیا جس سے متعدد فرقے پیدا ہو گئے۔ ان میں مشہور اور اہم فرقہ اسمعیلیہ اور فرقہ موسویہ ہے اسمعیلی امام جعفر صادق کے بعد حضرت اسمعیل کی امامت

سلسلہ ڈاکٹر ذابد علی صاحب "تاریخ فاطمین مصر" میں عام مودعین کی غلطیاں کے زیر عنوان لکھتے ہیں۔ جہاں کہیں عام مودعین نے سلسلہ نقل اند کا ذکر کیا ہے وہاں حضرت علیؑ کو امام اول بتایا ہے اور اس طرح سلسلہ قائم کیا ہے ۱۔ حضرت امام علیؑ ۲۔ امام حسن ۳۔ حسینؑ ۴۔ امام علی زین العابدین ۵۔ محمد الباقر ۶۔ امام جعفر صادق ۷۔ امام اسمعیل۔ اس طرح امام اسمعیل کو ساتواں امام شمار کیا ہے حالانکہ حضرت علیؑ عقائد اسمعیلیہ کے مطابق امام اول نہیں ہیں اسمعیلیوں کے ہاں امامت کا سلسلہ حضرت امام حسن سے شروع ہوتا ہے حضرت علیؑ کو اساس اور ولی میں البتہ فرقہ اثنا عشریہ نے حضرت علیؑ کو بھی ائمہ کے سلسلہ میں شریک کیا ہے اس طرح ان کے عقیدے کے مطابق بارہویں امام محمد المنتظر ہیں مودعین نے اسی پر قیاس کر کے ائمہ فرقہ اسمعیلیہ کے سلسلہ میں حضرت علیؑ کو بھی امام اول قرار دیا۔ لیکن اسمعیلیہ کے عقیدے کے دوسرے یہ بالکل غلط ہے ان کے ہاں حضرت امام حسن پہلے امام ہیں اور ساتویں امام اسمعیل کے فرزند محمد ہیں۔ "فصل فی النطق" کچھ جگہوں میں اسمعیل عقائد کا بڑا دار و مدار اس عدد پر ہے۔

لیکن آغاخان ائمہ کی مستند تاریخ "جو نور مبین" کے نام سے آغاخان ثالث کے دور میں لکھی گئی اور تاریخ ائمہ اسمعیلیہ جو حال ہی میں خود آغاخان کی طرف سے کراچی سے شائع ہوئی ہے ان میں امام اول حضرت علیؑ کو قرار دیا گیا ہے اور امام دوم حضرت حسینؑ نہ کہ حضرت حسنؑ کو سلسلہ ائمہ میں سرے سے لیا ہی نہیں گئی۔ چنانچہ نور مبین کی عبارت درج ذیل ہے۔ حضرت امام حسین (س) امامت

کے قائل ہیں۔ اور اثنا عشری یا موسوی حضرت موسیٰ کاظم کو امام مانتے ہیں اسمعیلیوں کا کہنا ہے کہ حضرت اسمعیل حضرت امام جعفر کے بڑے صاحبزادے تھے امام جعفر نے ان کی امامت پر نص کی تھی اور اسمعیل کی والدہ کی موجودگی میں انہوں نے نہ کوئی نکاح کیا نہ نوڈی خریدی لہذا وہی امام ہیں اثنا عشریوں کا کہنا ہے کہ اسمعیل پر امام جعفر نے نص ضرور کی تھی مگر ان کا انتقال باپ کی موجودگی میں ہو گیا تھا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کو برا ہو گیا (یعنی دلے بدل گئی) اور امامت موسیٰ کاظم کی طرف منتقل ہو گئی۔

علامہ مجلسی کی روایت کے مطابق امام جعفر صادق نے اسمعیل کو اپنا جانشین بنایا تھا۔ لیکن ایک موقع پر انہوں نے شراب پی لی تو ان کے والد برا فرخت ہو گئے اور ان کو معزول کر کے امام موسیٰ کاظم کو منتقل کر دی۔ مگر فرد اسمعیلیہ نے اس کو نہیں مانا۔ اسمعیل بن جعفر کے باپ سے دو قول ہیں ایک یہ کہ ان کا انتقال والد کی زندگی میں ہو گیا تھا اور دوم یہ کہ ان کا انتقال نہیں ہوا تھا مگر قیقہ کے طور پر وہ روپوش ہو گئے تھے۔ اور اپنی موت مشہور کرادی تھی تاکہ قتل سے بچ جائیں۔

(ملخص تاریخ فاطمیں مصر ص ۳۹ تا ۴۱ ج ۱)

بہر حال اسماعیلی حضرت جعفر صادق کے بعد ان کے بڑے صاحبزادے اسمعیل کو چھٹا امام مانتے ہیں اور یہاں سے ان کے ائمہ کا دور ستر شروع ہوتا ہے اس دور میں ان کے حسب ذیل پانچ امام ہوئے۔

البقیہ عاشیہ از سلسلہ تاسعہ - کوذکی مسجد میں جب حضرت علی بن عبد الرحمن بن ابی حم نے شہید کیا تو مندا امامت پر حضرت امام حسین جلولہ افروز ہوئے (ص ۴۸-۴۹) تاریخ المذہب اسمعیلی کی عبارت درج ذیل ہے۔ حضرت امام حسین ۲ دور امامت ۴۰ تا ۵۶ - ۶۶ تا ۷۸ - حضرت علی کی شہادت کے بعد ۲۱ رمضان ۴۰/۲۸ جنوری ۶۶ کو حضرت امام حسین مندر امامت پر جلولہ افروز ہوئے۔ اس وقت آپ کی عمر ۳۶ سال کی تھی۔ (ص ۱۱۶-۱۱۷ ج ۱)

- ۶۔ حضرت اسماعیل بن جعفر صادق ۱۵۸ھ
 ۷۔ حضرت محمد بن اسماعیل المکتم ۱۹۷ھ
 ۸۔ عبدالعزیز بن محمد دمی احمد ۲۱۲ھ
 ۹۔ احمد بن عبداللہ تقی محمد ۲۲۵ھ
 ۱۰۔ حسین بن احمد رضی عبداللہ ۲۶۸ھ

دورِ ظہور

حسین بن احمد کے صاحبزادے عبداللہ نے ۲۹۷ھ میں مغرب (افریقہ) میں حکومت قائم کر لی اور المہدی کا لقب اختیار کیا یہاں سے بقول ان کے ائمہ کا دور کشف شروع ہوتا ہے عبداللہ المہدی کی قائم کی ہوئی سلطنت ۳۳۶ھ تک افریقہ میں اور ۳۸۵ھ سے ۵۶۷ھ تک مصر پر رہی۔ ان خلفاء کو خلفاء عبیدیہ میں یا فاطمین کہا جاتا ہے اور ان کی فہرست یہ ہے۔

- ۱۔ عبید اللہ المہدی ولادت ۱۲ شوال ۲۶۰ھ آغاز حکومت ۲۹۷ھ
- ۲۔ ابوالقاسم محمد القائم بامر اللہ ۲۷۵ھ - ۳۶۲ھ ۱۲ شوال ۲۲۲ھ
- ۳۔ ابوطاہر اسماعیل المنصور باللہ ۳۰۲ھ - ۳۳۳ھ - ۱۸ شوال ۳۳۱ھ
- ۴۔ ابوقیم محمد المغیر لدین اللہ ۳۱۹ھ - ۳۴۱ھ - ۱۱ ربیع الثانی ۳۶۵ھ
- ۵۔ ابو منصور نزار العزیز باللہ ۳۴۳ھ - ۳۶۵ھ - ۱۲ رمضان ۳۸۶ھ
- ۶۔ ابوعلی الحسین الحاکم باللہ ۳۷۵ھ - ۳۸۶ھ - ۲۷ شوال ۴۱۱ھ
- ۷۔ ابو محمد علی الظاہر لاغر از دین اللہ ۳۹۵ھ - ۴۱۱ھ - شعبان ۴۷۲ھ
- ۸۔ ابوقیم محمد المستنصر باللہ ۴۲۷ھ - ۴۷۲ھ - ۴۸۷ھ

مستنصر باللہ اسماعیلیوں کے ائمہ اور اس امام تھے ان کے انتقال کے بعد ان کی جانشینی کے مسئلہ پر اختلاف پیدا ہوا۔ مستنصر کے امیر ابجوش افضل نے ان کے چھوٹے بیٹے کے مستعلی کو اس کا جانشین بنا دیا۔ اس کے بڑے بیٹے نے اس کی اہمیت کو تسلیم نہیں کیا بلکہ خود اہمیت

کامدلی ہوا۔

حسن بن صباح جو اس زمانے میں بہت بڑا اسمعیلی داعی تھا۔ اس نے نزار کی حمایت کی۔ یہاں سے اسمعیلیوں کی دو شاخیں ہو گئیں۔ ایک نزاریہ سبلائ اور دوسری مستعلیہ۔ نزار نے مصر سے بھاگ کر اسکندریہ پر اپنی حکومت قائم کر لی۔ اور المصطفیٰ لدین الشراک لقب اختیار کیا۔ امیر البحرش افضل نے اس کے مقابلہ میں لشکر بھیجا جس کو نزار کے مقابلہ میں ہزیمت اٹھانی پڑی ایک سال کے بعد پھر ایک لشکر بھیجا۔ اس دفعہ نزار کو شکست ہوئی اور اسے گرفتار کر کے قاہرہ لیجا یا گیا۔ مستعلی نے نزار کو دو دیواروں کے بیچ میں کھڑا کر کے اس پر دیواریں چنوا دیں اور ایک روایت یہ ہے کہ اس کو قید کر دیا جس کے بعد وہ اس چار دیواری سے باہر نہیں نکل سکا اور ۳۹۹ھ میں انتقال کیا۔

اگرچہ نزار کو اپنے مقصد میں ناکامی ہوئی۔ مگر اس کے حامیوں نے اس کی دعوت جاری رکھی جس کے نتیجے میں حسن بن صباح نے قلعہ الموت پر نزاری حکومت قائم کر دی۔ کہا جاتا ہے کہ حسن بن صباح نے نزار کے بیٹے ہادی کو مصر سے بلا کر اس کے باپ نزار کی مسند امامت پر بٹھایا اور یہ حکومت تقریباً ڈیڑھ سو سال تک جاری رہی۔ مستنصر کے بعد نزاریوں کے مندرجہ ذیل امام ہوئے۔

۱۹۔ نزار بن مستنصر	۴۹۰ھ	۲۰۔ ہادی بن نزار	۵۳۰ھ
۲۱۔ مہدی بن ہادی	۵۵۲ھ	۲۲۔ قاہر بن مہدی	۵۵۷ھ
۲۳۔ حسن علی ذکرہ و سلام	۵۶۱ھ	۲۴۔ علی محمد	۶۰۷ھ
۲۵۔ جلال الدین حسن	۶۱۸ھ	۲۶۔ علاء الدین محمد	۶۵۳ھ
۲۷۔ رکن الدین غور شاہ	۶۶۴ھ		

رکن الدین کے دور میں قلعہ الموت کو تباہیوں نے تاراج کر دیا اور رکن الدین کو قتل کر دیا۔ جس سے نزاری اقتدار کا خاتمہ ہوا، اور نزاری اماموں کا مرکز الموت ایران منتقل ہو گیا۔ کہا جاتا ہے اس دور میں ان کے مندرجہ ذیل امام ہوئے۔

۲۸۔ شمس الدین	۶۵۴ھ	امامت	دانات
			۷۱۰ھ

وفات	امامت	وفات	امامت
۸۲۷	۷۷۱ اسلام شاہ	۷۷۱	۲۹ قاسم شاہ
۸۸۰	۸۶۸ مستنصر باللہ دوم	۸۶۸	۳۱ محمد بن اسلام شاہ
۹۰۲	۸۹۹ شاہ غریب مرزا	۸۹۹	۳۳ عبد السلام
۹۲۰	۹۱۵ مراد مرزا	۹۱۵	۳۵ ابو ذر علی
۹۵۷	۹۲۲ نور الدین علی	۹۲۲	۳۷ ذو الفقار علی
۱۰۳۸	۹۹۳ نزار دوم	۹۹۳	۳۹ خلیل اللہ علی
۱۱۰۶	۱۰۷۱ حسن علی	۱۰۷۱	۴۱ سید علی
۱۱۹۴	۱۱۴۳ ابو الحسن علی	۱۱۴۳	۴۳ قاسم شاہ
		۱۱۹۴	۴۵ خلیل اللہ علی دوم

آغاخان کا لقب

خلیل اللہ علی ایک شورش میں قتل کر دئے جس پر اسمعیلیوں کی طرف سے شورشیں شروع ہو کر ایران کے بادشاہ فتح علی قاچار نے اسمعیلیوں کو مطمئن کرنے کے لئے خلیل اللہ کے دو سالہ لڑکے حسن علی کو آغاخان کا لقب دیا اور اپنی لڑکی اس سے بیاہ کر دی لیکن فتح علی کی وفات کے بعد حسن علی آغاخان کو ایران میں مشکلات پیش آئیں اور انہوں نے اپنا مستقر ایران کے بجائے ہندوستان بنالیا۔ اور بمبئی میں سکونت اختیار کی۔ یہاں سے اسمعیلی اماموں کے نام کے ساتھ آغاخان کا لقب شروع ہوا۔

۴۶	آغاخان اول	حسن علی	۱۲۹۸ء
۴۷	آغاخان دوم	علی شاہ	۱۳۰۲ء
۴۸	آغاخان سوم	سلطان محمد شاہ	۱۳۷۶ء
۴۹	آغاخان چہارم	کریم شاہ	حاضر امام

اوپر بتایا جا چکا ہے کہ اسمعیل مذہب کی بنیاد سلسلہ امامت پر قائم ہے اس لئے تمام قادیان کو خصوصاً اسمعیل مذہب سے منسلک حضرات کو فہم و انصاف کے ساتھ چڑا اور پرغور کرنے کی دعوت دی جاتی ہے۔

۱۔ امام حسن کو کیوں نہیں لیا گیا ؟

میں اوپر نور مبین اور تاریخ ائمہ اسمعیلیہ کے حوالوں سے بتا چکا ہوں کہ آغا خان حضرت حضرت علی کا جانشین اور امام ثانی حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو قرار دیتے ہیں حالانکہ اصول یہ ہے کہ امام کا فرزند اکبر تخت امامت کا مالک ہوتا ہے۔ اس اصول کے تحت حضرت حسن کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کا مندرشتین تسلیم کرنا چاہیے تھا جیسا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بعد مندر خلافت کے دوق وارث ہوتے اور ان کی وفات کے بعد ان کے فرزند اکبر کو ان کا جانشین ہونا چاہیے تھا۔ غرضیکہ سلسلہ امامت حسن ہونا چاہیے تھا نہ کہ حسین۔ لیکن کیا بات ہوئی کہ آغا خانوں نے حضرت حسن اور ان کی اولاد کو سلسلہ امامت میں داخل کرنے کے لائق نہیں سمجھا۔ اس کی وجہ کہیں یہ تو نہیں کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں خلافت سے دستبردار ہو گئے تھے اور ان کے اس تصور کی سزا انہیں یہ دی گئی کہ انہیں اور ان کی اولاد کو امامت سے معزول کر دیا گیا ؟ پھر کیا یہ معقول ہے کہ امام توجھوٹا بھائی ہو۔ لیکن خلافت کا مستحق بڑے بھائی کو تصور کیا جائے۔ اس سے ہم یہ نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں کہ نظریہ امت نام کی کوئی چیز حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے زمانے میں نہیں تھی۔ ورنہ کوئی وجہ نہ تھی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے فرزند اکبر کو اپنا جانشین نہ بناتے اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ اپنے برادر اکبر کی موجودگی میں خود مدعی امامت بن بیٹھتے الغرض اگر بغیر انصاف دیکھا جائے تو اسمعیل سلسلہ امامت کی پہلی بسم الشری غلط ہے۔

۲۔ حضرت اسمعیل بن جعفر کی امامت

سلسلہ امامت میں امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے فرزند اکبر حضرت اسمعیل بن جعفر کو چھٹے امام

کی حیثیت سے پیش کیا گیا ہے (سمعیل مذہب) اپنی کی طرف منسوب ہے اور ان کا سن وفات ۵۸ھ ذکر کیا گیا ہے حالانکہ تاریخی طور پر حضرت اسمعیل کی امامت کا مسئلہ قطعاً مشکوک ہے۔ خیر الدین زکریا علی الاعلام میں سمجھتے ہیں

ولیس فیما بین ایمدینا من کتب التاریخ ما یدل علی انہ
کان فی حیاتہ شیاً مذکوراً۔ توفی فی حیاۃ والدہ۔ وفی
الاسمعیلیہ من یری ان اباه اظهر موتہ تقیۃ حتی لا یقصد
العباسیوں بالقتل۔ (ص ۲۱۱ - ۱۲۰)

اور ہماری سامنے تاریخ کی جتنی کتابیں ہیں ان میں کوئی چیز ایسی نہیں جو یہ بتاتی ہو کہ
کردہ اپنی زندگی میں قابل ذکر چیز تھے ان کا انتقال ان کے والد کی حیات ہی میں ہو گیا
تھا اور اسمعیلیوں میں سے بعض کی رائے ہے کہ ان کے باپ نے تقیہ کے طور پر ان کی
موت ظاہر کر دی تاکہ عباسی ان کے قتل کا قصد نہ کریں۔

جس شخصیت کے بارے میں قطعیت کے ساتھ یہ بھی نہ کہا جاسکے کہ وہ پانچویں امام (جعفر
صادقؑ) کے بھتیخ تھے اس کا کوئی تاریخی دلیکاڑہ ہی موجود ہو ایسی مشکوک و مبہوم چیز پر ایمان کی
بنیاد رکھنا اہل عقل سمجھ سکتے ہیں کہ کس حد تک صحیح ہے؟

۳۔ ائمہ مستورین

امام اسمعیل بن جعفر کے بارے میں تو صرف یہی بات مشکوک تھی کہ آیا ان کا سلسلہ حیات ان کے
والد ماجد کی وفات کے بعد تک دراز رہا یا نہیں؟ لیکن اس امر میں کسی اسمعیلی کو بھی اختلاف نہیں
کہ وہ اپنے باپ کی حیات ہی میں روپوش ہو گئے تھے صرف عوام ہی سے نہیں بلکہ محدودے چند افراد
کے سوا ان کے خاص مریدوں کو بھی ان کے بارے میں کچھ معلوم نہیں تھا کہ وہ کہاں ہیں اور کیا ہیں؟

یہ حال ان کے بعد کے ائمہ مستورین کا رہا۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے شجرہ نسب میں بھی اختلافات رونما ہوئے۔ (تفصیل کے لئے دیکھئے تاریخ ناظمین مصر - فصل ۵-۶) اس دور میں نہ کسی کو ائمہ کے نام کا صحیح علم تھا نہ ان سے تعارف تھا نہ ان کی تعلیمات سے آگاہی تھی۔ جو لوگ اپنے آپ کو ائمہ کے داعی، کی حیثیت سے پیش کر کے اہل بیت کے نام پر دعوت دیتے تھے وہ ائمہ کے معتقدین کو عیسوی جاپتہ تھے تعلیم دیتے تھے۔ نہ ان کے بارے میں کسی کو یہ معلوم تھا کہ وہ واقعتاً امام کی طرف سے مقرر کردہ داعی ہے یا اس نے محض لوگوں کو راستہ سے بہکانے کے لئے ائمہ اہل بیت کی اٹلے رکھی ہے۔ الغرض اس دور میں داعیوں کی طرف سے جو تعلیم پیش کی جاتی تھی۔ اسمعیلی عوام کے پاس اس کے سچ اور جھوٹ کے درمیان امتیاز پیدا کرنے کا کوئی ذریعہ نہیں تھا بلکہ داعی کی چرب زبانی ہی اسمعیلی عوام کے لئے یقین دایان کا واحد معیار تھی۔ امام تو خیر اسمعیلی عقیدے میں معصوم پتھر ہی ہیں لیکن انصاف کرنا چاہیے کہ غیر معصوم داعیوں کے بیانات اور ان کے بلند بانگ دعوے پر ایمان لانا کہاں تک صحیح ہے؟

ائمہ کے داعی محض اپنی اغراض کے لئے زمین و آسمان کے قلابے کس طرح ملاتے تھے اس کی ایک واضح مثال مختار بن ابی عبیدہ ثقفی کذاب کی شخصیت ہے جسے حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد کوثر اور اسکے اطراف میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فرزند ارجمند حضرت محمد بن حنفیہؓ کے نام سے دعوت دی۔ یہاں تک کہ علاؤل پرانی حکومت قائم کر لی وہ حضرت محمد بن حنفیہؓ کو مدعی امامت قرار دے کر نہایت غلط تعلیم ان کے حوالے سے پیش کرتا تھا۔ اور حضرت کے جعلی خطوط لوگوں کو پڑھ کر سنا تا تھا حالانکہ حضرت محمد بن حنفیہؓ مدینہ طیبہ میں موجود تھے اور وہ مختار کی دعوت سے منکر تھے۔ اس کے باوجود اسے جھوٹ پھیلانے میں کامیاب حاصل ہوئی۔ ائمہ مستورین کی حالت ایسی تاریکی میں تھی کہ نہ عوام کو ان کا نام معلوم نہ ان کے مقام کا پتہ، نہ ان سے رابطہ کی صورت نہ داعیوں کے دعووں اور ان کی تعلیمات کے صدق و کذب کو جانچنے کا کوئی ذریعہ تھا۔ ایسی تاریکی میں داعیوں نے ان کی طرف جو کچھ منسوب

کر دیا۔ اس پر آگئیں بند کر کے ایمان لانے کی گنجائش رہ جاتی ہے یا اسمعیل سلسلہ امامت میں ایسا بھول ہے جسے کوئی شخص بقائم فہم و انصاف نظر انداز نہیں کر سکتا۔ اور کوئی شخص جس کو مذہب کی تدوین و قیمت معلوم ہو ایسی مشکوک چیزوں پر ایمان لا کر اپنی عاقبت خطرے میں نہیں ڈال سکتا۔

۴۔ میمون قداح

حضرت اسمعیل بن جعفر اور ان کے صاحبزادے محمد المکرم کے دور میں میمون قداح اور عبداللہ بن میمون اسمعیلی مذہب کے بہت بڑے داعی ہو گئے۔ یہ ۱۰ اسمعیلی تاریخین ان کی تعریف و توصیف میں لوطی اللسان ہیں۔ "نور مبین" میں ہے۔

"عبداللہ بن میمون ایک جلیل القدر داعی تھے آپ سلمان الفارسی کی نسل سے تھے

اد جید عالم تھے عبداللہ بن میمون اور ان کے والد ابو میمون حضرت امام جعفر

صادق کے عاشق تھے اور ساری زندگی ان کی غلامی میں بسر کی اسی کا نتیجہ ہے

کہ وہ داعی اکبر کے درجہ کو پہنچے اور اسمعیلی مذہب کے درجہ "باب" سے بھی مشرف

ہوئے۔" (ص ۱۲۸)

واقعہ اسمعیلی مذہب کے بانی یہی دونوں باپ بیٹا (عبداللہ اور اس کا باپ میمون) ہیں

جیسا کہ اوپر لکھا گیا ہے حضرت اسمعیل بن جعفر صادق اپنے والد کی زندگی میں فوت ہو گئے ہوں

یاد و پوش ہو گئے ہوں بہر حال عام لوگوں کے ساتھ ان کا کوئی رابطہ نہیں تھا نہ انہوں نے

اسمعیلی عقائد کی تعلیم دی۔ بلکہ جس طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حضرت محمد

بن حنفیہ کی طرف خود ان کی زندگی میں مختار بن ابی عبیدہ ثقفی غلط عقائد گھڑا کر ان کی طرف

منسوب کیا کرتا تھا۔ اس طرح حضرت اسمعیل کی روپوشی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے

باطنی عقائد کا ایک طومار گھڑ کر جس شخص نے ان کی طرف منسوب کی وہی دراصل اسمعیلی مذہب

کا بانی ہے۔ ڈاکٹر زاہد علی صاحب لکھتے ہیں۔

مہدی کی نسبت عبداللہ بن میمون القدرح کی طرف اس کا سبب

اکثر مودعین نے مہدی کو عبداللہ بن میمون القدرح کی طرف منسوب کیا ہے ان کے مختلف روایتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ میمون ایران کا ایک باشندہ تھا جس کے باپ کا نام دیہان تھا یہ شخص مختلف ادبیاتی مذاہب کے اصول سے خوب واقف تھا۔ اس نے زمانہ قدیم کی تائید میں "کتاب المیزان" لکھی ہے جس کے پڑھنے سے آدمی لاد مذہب ہو جاتا ہے یہ ظاہر میں اپنے مریدوں سے محمد بن اسمعیل کے نام پر بیعت لیتا تھا۔ لیکن حقیقت میں یہ خود ملحد و ذہدیت تھا۔ آخرت کا قائل نہ تھا اس کا جانشین اس کا بیٹا عبداللہ بن میمون تھا جس نے اپنے باپ سے اسراء دعوت اسمعیلیہ سکھی۔ اس نے اپنا پیشہ آنکھوں کا معالجہ افتاد کیا۔ اس لئے یہ "قدرح" کے نام سے مشہور ہو گیا۔ اسی نے دعوت اسمعیلیہ کے نومداح فری میسر کی کے مداح کے مانند مرتب کئے جن کو سلسلے سے طے کرنے کے بعد آدمی معطل اور اباحی بن جاتا ہے یعنی اعمال شریعت چھوڑ دیتا ہے اور محرمات کو مباح سمجھتا ہے۔ یہ اپنے وطن "قوزح العباس" سے جو ہوازمین ایک موضع ہے عسکر مکرم کو روانہ ہوا۔ جہاں اس نے اپنے باپ کی طرح اپنا کفر چھپانے کے لئے تشیع ظاہر کیا۔ اس جیلے سے اس نے بڑی شہرت حاصل کی اور زر کثیر بھی جمع کیا۔ یہاں کے شیعہ باشندوں پر جب اس کا راز کھل گیا تو وہ بصرہ ہوتا ہوا سلمیہ پہنچا۔ جسے اس نے اپنا مستقر بنایا۔ مہدی کے ظاہر ہونے تک یہ اور اس کے جانشین یہیں رہے۔ عبداللہ کے انتقال کے بعد اس کے لڑکے احمد نے اس کی جگہ لی۔

(تاریخ فاطمین مصر ص ۷۶-۷۷-۷۸)

علامہ محمد فرید وجدی "دائرة المعارف" میں لکھتے ہیں۔

واصبحت فی القرن الثانی الهجری علی وشک الامحلال الا انہ

ظہر رجل مدلس اسمه عبداللہ بن میمون من فارس علی اوالاد

اقدامات ارادہ مستخدم الاسمعیلیہ لاغراضہ فادعی اندہ شیعی
 غیور و هو فی الحقیقۃ دہری لایعتقد بشیء واستسر بین الاسمعیلیہ
 جمیعۃ سوریۃ واستعمل لذلک من الدہا و الخیل مالاً مزیدا علیہ
 و رتبہا علی تسعۃ رتب لا یرضی احد من رتبۃ الی ما فوقہا

الابلا استعداد والاہلیۃ - (۱) دائرۃ المعارف القرن العشرين ص ۲۴۸/۲۴۹
 ترجمہ :- دوسری صدی ہجری میں اسمعیلی مذہب کا شیرازہ بکھرنے کے قریب تھا۔ مگر
 ایک تکار شخص جس کا نام عبداللہ بن میمون تھا فارس کے ظاہر ہوا۔ جو اذول اور اقدامات
 سے بھر ہوا تھا اس کے اسمعیلیت کو اپنی مقصد برادی کا ذریعہ بنانا چاہا پس اس نے دعویٰ کیا کہ
 وہ فیو رشیعی ہے مالا لکہ وہ فالص دہریہ تھا۔ کسی چیز پر عقیدہ نہیں رکھتا تھا۔ اس نے
 اسمعیلیوں کی ایک خفیہ تنظیم بنائی اور اس کے لئے ایسے مکر و فریب اور حیلوں سے کام لیا۔ جن
 پر اضافہ نہیں ہو سکتا تھا۔ اور اس نے اسمعیلی دعوت کے بالسر تیب نو مدارج قائم کر کے اس شخص
 بچے سے اوپر کے مرتبہ پر نہیں پہنچ سکتا تھا۔ جب تک کہ اس میں اس کی خاص استعداد اور صلاحیت
 نہ ہو۔ (ان مدارج کی تفصیل آگے آتی ہے۔ ناقل)

مند البند شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے بھی تحفہ اثنا عشریہ کے پہلے باب
 میں اسمعیلی مذہب کے بانی کی حیثیت سے عبداللہ بن میمون القداح کا تذکرہ کیا ہے حضرت شاہ
 صاحب اس شخص کے بارے میں لکھتے ہیں۔

داین عبداللہ بن میمون قداح شخصے بود ملحد ذنیر لقی و دشمن اسلام و مخرجات
 بنہجے دریں دیں نماید، قابونی یافت، اکتوں اور انان در دغن افتاد بہ دستور
 عبداللہ بن سبا کہ اصل و منشاء تشیع است۔

(تحفہ اثنا عشریہ ص ۸۔ مطبوعہ سہیل الہی دہلی لاہور)

ترجمہ :- یہ عبداللہ بن میمون قداح بڑا ملحد اور ذنیر لقی۔ دشمن دین و اسلام

عزیز سے بھی پوچھا گیا۔ لیکن اس کے خاموش اختیار کی لئے عقد الدولہ (بویسی نے عزیز سے اس کا نسب دریافت کیا عزیز نے اپنے قاضی ابن نعمان کے ذریعے جو اس وقت دعوت کی انجمن کا صدر تھا ایک نسب نامہ تیار کرا کے بغداد بھیجا، عقد الدولہ کے قاعد کو جس کے ساتھ یہ نسب نامہ بھیجا گیا تھا اس نے اثناء سفر میں زہر دے دیا جس سے وہ مر گیا۔ الغرض یہ نسب نامہ بغداد نہ پہنچ سکا۔ اسی زمانے میں شہر دمشق میں جو خطر برپا ہوا تھا اس میں ائمہ مستورین کے اسماء کی جگہ محتسین یا مستضعفین جیسے الفاظ پڑھے جاتے تھے۔ حاکم کے عہد میں ابطال نسب کے لئے بنو عباس نے ایک محضر تیار کرایا۔ لیکن فاطمینہ کی جانب سے کوئی تردید نہ ہوئی تھی۔

زمانہ ظہور کے مشہور اسمعیلی داعیوں میں سے کس نے اس امر کی طرف توجہ نہیں کی۔ قاضی القضاۃ داعی الدعایہ نعمان بن محمد متوفی ۳۶۲ھ نے اپنی تصانیف شرح الاخبار - کتاب المناقب المثالیہ افتتاح الدعویہ وغیرہ میں ائمہ مستورین کا مطلق ذکر نہیں کیا۔ حالانکہ ان کتابوں میں امام جعفر الصادق علیہ السلام کے ائمہ اور ظہور کے ائمہ مہدی - قائم مقصور اور مغر کے تفصیلی حالات موجود ہیں ہر کتاب اپنے زمانے کے امام کی لفظ سے گزر چکی ہے اور اس پر اس کے دستخط ہو چکے ہیں جیسا کہ اس کے مقدمے سے ظاہر ہے۔ شرح الاخبار کے چودہویں جز میں جہاں اسمعیلی کے انتقال کی خبر لکھی ہے صرف آٹھ نام لکھے ہیں کہ ایک فرقہ امام مذکور کے بڑے محمد کی امامت کا قائل ہے جو اس وقت بالغ ہو چکا تھا۔ اس مقام پر بھی داعی مذکور نے بالکل سکوت اختیار کیا ہے حالانکہ کتب مذکور کی تالیف کا زمانہ ظہور کا زمانہ تھا۔ تحقیق کا کوئی عمل نہ تھا۔ پھر بھی اس کے اپنے منظوم تائیدیہ اور جوازہ میں ائمہ مستورین کے متعلق یہ لکھا ہے۔ ولم یکن یمنعن من ذکر ہم الا احتفاظی بصوف سیرہ

۱۵ فصل (عزیز کی سیرت اور اس کا انتقال) ۱۵۱۵ اتعاط الحنفیۃ ۱۵۱۵
۱۶ فصل (بنو فاطمہ کے نسب کو باطل کرنے کے لئے ایک مخفر کی تیاری)
۱۷ فصل (تائید الحنفیۃ) ۱۷۱۷ اتعاط الحنفیۃ ۱۷۱۷

۱۸ فصل (تائید الحنفیۃ) ۱۸۱۸ اتعاط الحنفیۃ ۱۸۱۸

اسکے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ امام مہدی کے ظہور سے لے کر اس کے بیٹے محمد (متوفی ۲۳۴) کے بعد یعنی تقریباً ۳۰ سال تک بھی نسب کا مسئلہ سرستہ راز تھا۔ اس کے بعد بھی نہ معلوم کب تک یہ مسئلہ معرض خفایں رہا۔ قاضی مذکور کی ایک دوسری تصنیف "المجالس المسائرات" جو معز متوفی ۳۶۵ء کے ہمد میں لکھی گئی ہے اس کی دوسری جلد میں ایک روایت ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ معز کے پاس ایک شخص کسی داعی کی طرف سے ایک کتاب لایا۔ جس میں یہ درج تھا کہ اس امام کے بعد امامت میمون القداح اور نلال نلال کی طرف منتقل ہوئی۔ اس کے جواب میں معز نے صرف اتنا کہا کہ سبب امامت ہم سے منقطع نہیں ہو سکتا۔ میمون القداح مستورع تھا۔ امامت کا حقیقی مالک مستقر امام تھا۔ اس امام کا نام نہیں بتایا نہ اس کے بعد کے اماموں کا ذکر کیا۔ عجیب ترین امر یہ ہے کہ قاضی مذکور نے اپنی مشہور فقر کی کتاب "دعائم الاسلام" میں جو دعاء اقرب لکھی ہے اس میں امام جعفر صادقؑ کے نام کے بعد اس امام کا نام نہیں پایا جاتا حالانکہ یہ دعاء ہر نماز کے بعد عقیدت مندی سے پڑھی جاتی ہے اور بہت مبارک بھی جاتی ہے۔

قاضی مذکور کے "مولى" داعی جعفر بن منصور الریسی کی تصانیف میں اس بحث سے معز ہی میں اس کا ایک کتاب "الفرار فی وحدہ والدیین" میں ائمہ مستورین کا ذکر اس قدر پیچیدہ ہے کہ اس کے بھلے یقین حاصل ہونے کے شک اور بڑھ جاتا ہے خود مصنف نے آرا کر لیا ہے کہ مجھے سلسلے سے مہدی کا کلام یاد نہیں رہا۔

سب سے پہلی کتابیں جن میں ائمہ مستورین کا ذکر ہے وہ تنبیہ المادی والستہدیٰ مصنف داعی محمد بن

المجالس المسایات ۲/ ۲۵۶ء اس بنا پر مصنف "متدرک الوسائل و مستنبط المسائل" نے

لکھا ہے کہ قاضی نعمان بن محمد حقیقت میں اسمعیلی نہیں تھے اس کے یہ حجت پیش کی ہے کہ لو کان ماسعیلیا

لذکر بعد جعفر الصادق اسماعیل بن جعفر ثم محمد بن اسمعیل انی امام عصرہ ولم

یکن له داعی الی الاجہام اہابا طنا فلکونہ معتقدہ واما ظاہر اقلہ وافقہ لطریقہ

خلفہ عصرہ۔ اس سلسلے میں دعائم الاسلام کا رد وایتی بھی پیش کی گئی ہیں (الحدیث من الزور) متدرک الوسائل ۲/ ۲۱۳

۲۱۳ الفرائض وحدہ والدیین ص ۱۶-۱۸۔

الکرمانی اور استاذ الامام . مصنف داعی احمد بن ابراہیم ہیں جو ظہور کے ایک سو پندرہ سال بعد کی ہیں۔ ان میں بھی صرف ائمہ مستودین کے نام ہیں۔ نسب پر کوئی بحث نہیں کی گئی ہے استاذ الامام عال ہی میں تابرہ میں چھپی ہے۔ اس کے شائع کرنے والے کی یہ رائے ہے کہ یہ کتاب تاریخ میں شمار نہیں کی جاسکتی اس میں جو باتیں پائی جاتی ہیں ان پر افسانوں کی روح غالب ہے بلکہ اس کا ذکر ہم مقدمے میں کر چکے ہیں۔

بحث نسب کا خلاصہ

بحث نسب کا خلاصہ یہ ہے کہ محمد بن اسمعیل بن جعفر الصادق اور عبد اللہ بن میمون القداح دونوں کا وجود تاریخ سے ثابت ہے جیسا کہ معلوم ہو چکا ہے ثبوت طلب امر حسب بصرہ ذیل صرف اتنا ہے کہ دولت فاطمیہ کا پہلا امام مہدی محمد بن اسمعیل کی نسل سے ہے نہ کہ عبد اللہ بن میمون القداح کی نسل سے جو دعوت اسمعیلیہ کا صدر تھا اور جس نے یہ دعویٰ کیا کہ میں عقیل بن ابی طالب کی ذریت سے ہوں یا جس کے بیٹے احمد نے جب اسے کالی قوت حاصل ہو گئی تو یہ دعویٰ کیا کہ میں حضرت علی کی اولاد میں شامل ہوں جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے کہ

(۲)

میمون القداح (کفیل)
عبد اللہ
احمد
حسین
المہدی

(۱)

محمد بن اسمعیل بن جعفر الصادق
عبد اللہ
احمد
حسین
المہدی

یہ بحث نہایت اہم ہے کیونکہ فاطمین کا یہ دعویٰ تھا کہ ہم حضرت فاطمہؓ کی ذریت سے ہیں اگر یہ اندھا یا ان کے ہم عصر داعی کوئی مفصل رسالہ اس موضوع پر لکھتے تو مورخین میں امتداف نہ ہوتا۔

نہ فہرست مآخذ کتب جو اس کتاب کے آخر میں ہے کہ مقدمہ استاذ الامام صفحہ ۸۹ سے فصل ۶۔ میمون القداح اور محمد بن اسمعیل کا باہمی تعلق۔

۵۔ امام نزار کے بعد

پہلے گز چکا ہے کہ ۴۸۷ھ میں آنکھوں میں فاطمی خلیفہ مستنصر باللہ کی وفات کے بعد ان کی جانشین کے مسئلہ میں اختلاف ہوا، آغاخانوں کا دعویٰ ہے کہ انہوں نے اپنے بڑے بیٹے نزار پر نفل کی تھی۔ اس لئے وہی باپ کے جانشین تھے لیکن امیر افضل نے ایک سازش کے تحت ان کے چھوٹے بھائی احمد متعل کو تخت خلافت پر بٹھا دیا۔ امام نزار قاہرہ سے بھاگ کر اسکندریہ چلے گئے وہاں کے حاکم نے ان کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ اس طرح امام نزار نے اپنی الگ خلافت قائم کر لی اور المصطفیٰ لدین اللہ کا لقب اختیار کیا لیکن دو جنگوں کے بعد اسکندریہ کے گورنر اور امام نزار کو امیر افضل قید کر کے قاہرہ لے گیا اور دونوں کو مروا دیا۔

آغاخانوں کا دعویٰ ہے کہ امام نزار کے بعد فاطمہ الموت میں منتقل ہو گئی اس سلسلہ میں دو روایتیں نقل کی جاتی ہیں ایک یہ کہ امام نزار نے اپنا ایک بیٹا ہادی حسن بن صباح کے سپرد کر دیا تھا جسے وہ الموت لے گئے اور دوسری روایت یہ کہ حسن بن صباح کے زمانہ میں ابو الحسن سعیدی نامی کوئی شخص امام نزار کے بیٹے امام ہادی کو مصر سے الموت لایا۔

(تاریخ الامم اسمعیلیہ ص ۱۲-۱۳ جلد سوم)

لیکن امام نزار کے بعد سلسلہ امامت کے مصر سے الموت منتقل ہونے کی داستان نہ صرف مشکوک ہے بلکہ صاف نظر آتا ہے کہ بھولے بھالے اسمعیلیوں کو پھانسنے کے لئے یہ داستان تصنیف کی گئی ہے۔ اور مندرجہ ذیل دعوہ کی بناء پر کوئی شخص اس کو عقل والی صاف کی روشنی میں تسلیم نہیں کر سکتا۔

اول۔ اس کا کوئی تاریخی ثبوت نہیں ہے کہ امام نزار کے بعد ان کے کسی وراثت کو زندہ چھوڑ دیا گیا تھا۔

دوم۔ امام ہادی کے مصر سے الموت منتقل ہونے کی دونوں اسمعیلی روایتیں

آپس میں متضاد ہیں اور یہ تضاد بیانی غمازی کرتے ہیں کہ یہ افسانہ خود تصنیف کر کے بھولے بھائے بے خبر اسمعیلیوں کو مطمئن کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

سوم :- اسمعیل آغا خانی عقیدہ کے مطابق امام زار کے بعد مندرجہ ذیل امام ہوئیں۔

امام ہادی :- ولادت ۴۴۰ھ و امامت ۴۹۰ تا ۵۳۰

(امام مہندی :- " ۵۳۰ . ۵۵۲

امام قاہر " ۵۵۲ . ۵۵۷

حسن علی ذکرہ سلام " ۵۵۷

لیکن یہ دیکھتے ہیں کہ اس ستر سالہ طویل دور میں ہادی سے قاہر تک تینوں امام گوشہ گمنامی میں فرار کش ہیں معاشرتی سرگرمیوں میں ان کا کوئی عمل دخل نہیں۔ قلعہ الموت کی اسمعیلی حکومت پر یکے بعد دیگرے۔

حسن بن صباح - المتوفی ۵۱۸ھ - کیا بزرگ - المتوفی ۵۳۳ھ

محمد بن کیا بزرگ . ۵۵۷ھ

قابلِ نظر آتے ہیں سوال یہ ہے کہ جب حکومت اسمعیل ہے تو اس ستر سالہ دور میں حسن بن صباح ، کیا بزرگ اور محمد بن کیا بزرگ تحت خلافت پر کیوں ممکن نظر آتے ہیں۔ اسمعیلی زادی امام اگر واقعہ موجود تھے تو ان کو تین نسلوں تک روپوش رہنے کی کیا ضرورت تھی۔

چہارم :- اصل قصہ یہ ہے کہ اسمعیل عوام بے چارے " ائمہ کے نام سے بہلائے

گئے ہیں ورنہ ان کی (اسمعیلی عوام کی) رسائی اپنے امام تک کبھی نہیں ہوتی ستر سال تک

حسن بن صباح ، کیا بزرگ اور محمد بن کیا نے اماموں کے نام سے حکومت کی، لیکن جب محمد

بن کیا کے بعد اس کا بیٹا حسن قلعہ الموت کا حکمران بنا تو اس نے " حسن علی ذکرہ السلام

کا لقب اختیار کر کے اپنا نسب نامہ امام زمانہ سے ملا دیا۔ گویا سید ہونے کا دعویٰ کر دیا۔ اور

اپنا نسب نامہ لوگوں کو پڑھ کر سنا دیا۔

تایرخ اڑ اسمعیلیہ کے مصنفین لکھتے ہیں ۔

جہاں تک الموت کی اسمعیلی ریاست کی تاریخ کا تعلق ہے وہاں پاس کوئی سند اسمعیلی مافذ نہیں ہے جتنے بھی ابتدائی مافذ میں بغیر اسمعیلی اور اسمعیلیوں کے مخالفین کے لکھے ہوئے ہیں وہاں ملک جوینی جس کا کتاب تاریخ جہاں گشاہ اس دور کا قدیم ترین مافذ ہے اس کے تعصب کا یہ عالم کہ اسمعیلی امہ کے مبارک ناموں کے ساتھ گالیوں کا استعمال کرتا ہے ان حالات میں الموت کے اسمعیلی امہ کی تاریخ کے متعلق صحیح اطلاعات کی تلاش کرنا جوئے شیر لانے سے کم نہیں۔ جہاں تک حضرت امام حسن علی ذکرہ السلام کے نسب کا تعلق ہے جوینی اور اس کے متبعین کا بیان ہے کہ آپ لوگوں میں محمد بن کیا بزرگ کے فرزند کی حیثیت سے مشہور تھے لیکن محمد بن کیا بزرگ کی زندگی ہی میں آپ اپنے علم کی بدولت عوام میں بے حد مقبول ہو گئے تھے اور عوام سمجھ گئے تھے کہ یہ وہی امام ہیں جن کی پیشین گوئی سیدنا حسن بن صباح نے کی تھی جوینی کے مطابق جب اس کی اطلاع محمد بن کیا بزرگ کو ہوئی تو انہوں نے لوگوں کو سمجھایا کہ حسن میرا فرزند ہے اور نہ میں امام ہوں اور نہ میرا بیٹا امام ہے مگر جب محمد بن کیا بزرگ کے بعد حسن منہ حکومت پر آئے تو انہوں نے پہلے اپنے آپ کو لوگوں کے سامنے ایک داعی کی حیثیت سے پیش کیا مگر بعد میں امام کی حیثیت سے متعارف کرایا اور کہا کہ میں نزار کی اولاد سے ہوں۔

تایرخ اڑ اسمعیلیہ حصہ سوم صفحہ ۵۸

ان مصنفین کو اعتراف ہے کہ ان کے پاس کوئی اسمعیلی مافذ نہیں لیکن دوسرے مورخین کے بیانات کو مبنی بر تعصب قرار دیتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ جب آپ کے پاس کوئی صحیح مافذ ہی نہیں تو آپ بغیر سند اور حوالے کے کیسے یہ ایمان رکھتے ہیں کہ "حسن علی ذکرہ سلام" واقعہ امام نزار کی اولاد سے تھا اور یہ کہ اس شخص جو اپنا نسب نامہ لوگوں کے سامنے پیش کیا، محض اس کے کہہ دینے سے آپ کو اس پر کیسے یقین آگیا؟ آپ کے یہاں سلسلہ امامت ایمان کی بنیاد ہے اور آپ کے عقیدہ میں امام کی شخصیت اتنی اہم ہے کہ وہ خدا و رسول کے احکام منسوخ کر سکتا ہے شریعت

میں ترمیم و ترمیم کر سکتا ہے۔ قرآن ناطق ہونے کی حیثیت سے اس کا حکم اور فیصلہ قرآن کریم سے بھی بالاتر ہے۔۔۔۔۔ ایک طرف امام کے بھاری بھر کم منصب کو رکھنے اور دوسری طرف یہ دیکھتے کہ اپنے ایسی جمہول النسب شخصیتوں کو منصب امامت تفویض کیا۔ جن کے بارے میں آپ کو خود بھی اعتراف ہے کہ بھائے پاس کوئی صحیح مآخذ موجود نہیں ہے۔

میں انسانی نفسیات سے واقف ہوں کہ بعد میں آنے والے اپنے باپ دادا کی لکیر سے بٹنے کا سوچ ہی نہیں سکتے اور نہ ہی کسی کے ذہن میں یہ بات آسکتی ہے کہ ان کے باپ دادا کو غلط بھی لگ سکتی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ عموماً ہندو کالہ کا ہندو، سکھ کالڑ کا سکھ، غامی کا غامی، یہودی کا یہودی اور عیسائی کا عیسائی ہوتا ہے (الاماء الشرا) انہیں اپنے باپ دادا کی لاش سے بٹ کر سوچنے کا خیال ہی نہیں آتا۔ اس نفسیات کے پیش نظر اسماعیل بھائیوں کے سامنے خواہ کیسے ہی قطعی دلائل پیش کر دئے جائیں مگر وہ اپنے باپ دادا کی لاش سے بٹنے پر آمادہ نہیں ہوں گے۔ لیکن ہر صاحب عقل دشوہ کو اس پر ضرور غور کر لینا چاہیے کہ جس چیز پر وہ اپنے دین ایمان کی بنیاد رکھتا ہے آیا وہ مشکوک تو نہیں؟

۶ آغاخانوں کے موجودہ حاضر امام کریم آغا خان کے مادر محی حسب و نسب میں زیادہ دلچسپی اور جہرتے آموز باتیں ہیں ان کو یہاں ذکر کر کے ہم کتاب کے معیار کو گراما نہیں جاسکتے تفصیل کے لئے دیکھئے " آغاخانوں کے سیاسی عزائم اہل وطن کے لئے ایک لمحہ فکر "۔

۷۔ آغاخانوں کے نزدیک امام کا مرتبہ

ایک طرف اسماعیل ائمہ کے حسب و نسب میں سو طرح کے شکوک و شبہات ہیں اور دوسری

طرف اسمعیل عقائد میں "حاضر امام" کو معبود کا مرتبہ دیا گیا ہے، آغا خانی حضرت اللہ تعالیٰ کے
 بجائے "حاضر امام" کی عبادت کرتے ہیں۔ آغا خان سوم کہتے ہیں۔

"میں براہ راست حضرت محمدؐ کی نسل سے تعلق رکھتا ہوں اور دو کروڑ مسلمانوں
 کی کثیر تعداد مجھ پر ایمان رکھتی ہے مجھے اپنا دروہانی پیشوا مانتی ہے، مجھے خراج
 ادا کرتی ہے اور میری عبادت کرتی ہے۔"

(ایوریو جگ گائیڈ، از قاسم علی ایم جے) شائع کردہ - اسمعیل المیراثی پکٹن پراچی

۸۔ آغا خانیوں کے بالے میں فتویٰ شائع کرنے کی ضرورت۔

بہت سے مسلمان، آغا خانیوں کے عقائد و نظریات سے واقف نہیں، اس لئے وہ آغا خانیوں

کو بھی مسلمانوں کا ذرہ تصور کرتے ہیں اور خود آغا خانی پشت پ کو گوگوں کے سامنے ایک مسلمان کی
 حیثیت سے پیش کرتے ہیں عام مسلمانوں کی آگاہی اور خود سمجھنے کے لئے آغا خانیوں کی اطلاع
 کے لئے یہ فتویٰ شائع کیا جا رہا ہے تاکہ انہیں معلوم ہو سکے کہ آغا خانی عقائد اسلام کی ضد ہیں اور
 جو شخص آغا خانی عقائد پر ایمان رکھتا ہو اس کا اسلامی برادری سے کوئی تعلق نہیں وہ ملت
 اسلامیہ سے خارج، کافر، مرتد اور زندقہ ہے۔ آغا خانیوں کے جو عقائد اس فتویٰ میں باحوالہ درج
 کئے گئے ہیں ان کے ملاحظہ کے بعد کسی ادنیٰ عقل و فہم کے آدمی کو بھی شک نہیں رہ جاتا کہ آغا خانی
 مسلمان نہیں۔ بلکہ کافروں کا ایک ٹولہ ہے۔
 ذرا انصاف فرمائیے کہ۔

۱۔ جو فرقہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی الوہیت کا قائل ہو، اور اس کے کلام میں یہ داخل ہو۔
 ائمہ اربعہ علیہم السلام (میں گواہی دیتا ہوں کہ علیؑ شریک نہیں) وہ مسلمان کیسے ہو سکتا ہے۔

یاد رہے کہ اسمعیل عقیدہ کے مطابق اللہ تعالیٰ حضرت علیؑ میں حلول کر گیا تھا اس لئے

حضرت علیؓ خود فرماتے اور حضرت علیؓ کے بعد یکے بعد دیگرے اسمعیلؑ ائمہ میں اللہ تعالیٰ کا حلول ہوتا رہا گویا اسمعیلیوں کے عقیدہ کا خلاصہ یہ ہے کہ ۔

حاضر امام بعینہ علیؓ ہے اور

علی بعینہ اللہ ہے ، لہذا

حاضر امام بعینہ اللہ ہے

یہی وجہ ہے کہ اسمعیلی فرقہ حاضر امام کو خدا سمجھ کر اس کی عبادت کرتے ہیں اسی کو قاضی الحاجات سمجھتے ہیں اسی سے دعا کرتے ہیں اسی کو حی و قیوم مانتے ہیں اور اسی کے سامنے سجدہ کرتے ہیں ۔

۲۔ اسلامی عقیدہ کے مطابق حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قائم البین ہیں اور آپ کی شریعت قیامت تک کے لئے ہے لیکن آغا خانی عقیدہ کے مطابق ساتویں امام مولانا محمد بن اسمعیلؑ سابق انقطاع ہیں جس کا مطلب ہے کہ جس طرح حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صاحب شریعت رسول تھے جن کی شریعت سے پہلی تمام شریعتیں منسوخ ہو گئیں اس طرح آغا خانیوں کے نزدیک ساتویں امام محمد بن اسمعیلؑ بھی مستقل صاحب شریعت رسول ہیں ۔ جن کا باطنی شریعت سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری شریعت منسوخ ہو گئی ۔

(تفصیل کیلئے دیکھئے ڈاکٹر زاہد علی کی کتاب " تاریخ فاطمین مصر " حصہ دوم فصل ۴۵)

خیز " ہمارے اسمعیلی مذہب کی حقیقت اور اس کا نظام " (فصل ۶)

سب جانتے ہیں کہ قادیانی فرقہ باجماع امت کافر و مرتد اور زندقہ ہے کیونکہ وہ مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی و رسول مانتے ہیں ۔ حالانکہ قادیانیوں کا دعویٰ ہے کہ مرزا صاحب شریعت رسول نہیں ، بلکہ غیر شرعی نبی ہے جب مرزا قادیانی مرزا کو غیر تشریفی مانتے کہ وجہ سے اسلام سے خارج اور کافر و مرتد ہیں تو آغا خانی ٹولہ ۔ امام محمد بن اسمعیلؑ کو صاحب شریعت رسول مانتے کیوں کافر و خارج از اسلام نہیں ہوگا ؟

۲۔ آغاخانوں کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ حاکم امام جب چاہے ظاہر شریعت کو معطل کر سکتا ہے چنانچہ آغاخانوں کے امام حسن علی ذکرہ اسلام نے ۱۵۵ھ میں شریعت کے معطل ہونے کا اعلان کیا ہے اور اسمعیلیوں کو طوق شریعت سے آزاد کر دیا۔

اس کی تفصیل کے لئے دیکھئے "نور مبین" ۳۹۸۵ - ۴۰۲ - ۴۲۰/۱ اور تاریخ فاطمین
مصر حصہ دوم صفحہ ۱۷۲ - ۱۷۸

۴۔ اسمعیل فرقہ قیامت حشر و نشر کا کتاب اور ثواب و عذاب کا بھی قائل نہیں۔ ان کے نزدیک قیامت کا مفہوم یہ ہے۔

دبستان المذاہب کی روایت کے بموجب اسمعیلی عقائد میں امام حق کے طرف سے جو نفس کی تفتیش ہوتی ہے اس کا نام قیامت ہے ان کا عقیدہ ایسا ہے کہ لوگ

جب خدا کے قرب میں پہنچتے ہیں اس وقت (قیامت) قائم ہوتی ہے

اور اس وقت شریعت کی تکالیف سب دور ہو جاتی ہیں اس قیامت

کے معنی یہ ہیں کہ حضرت امام اپنے امامت کے زمانے میں مخلوق خالق کے ساتھ

توسل کرتا ہے اسی لئے ان کے اوپر سے شریعت کے اسم اٹھایا ہے۔

"آثار محمدی" کی روایت کے بموجب حضرت امام حسن علی ذکرہ اسلام نے ان لوگوں کو علم

لے لیکن ان کا یہ دعویٰ غلط ہے وہ بھی اسمعیلی باطنیوں کی طرح مرزا کو صاحب شریعت رسول سمجھتے ہیں جس کی کچھ تفصیل
میرے رسالہ "تاریخ انہوں کی طرف سے کلرطیب کی توحید" میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

تاویل سکھائے اور بتایا کہ دنیا قیامت ہے۔ جادو دان ہے قیامت صرف روحانی ہے۔ بہشت دوزخ معنوی (باطنی) ہیں ہر ایک شخص کی قیامت اس کی موت ہے۔ باطن میں خلقت کو خدا تعالیٰ کی خدمت میں دہنایا جائے اور ظاہر میں صوابی زندگی کے طور پر زندگی بسر کرنی چاہیے جس کے لئے تمام شریعت کے اعمال کی باہنڈی اور بندشیں مخلوق سے اٹھا لی جاتی ہیں۔

(الموت میں اسمعیلیوں کی عید القیام)

حضرت امام حسن علی ذکر یا اسلام نے اپنی سلطنت کے تمام ملکوں کے اسمعیلیوں کو جمع کیا۔ اور امامت و سلطنت کے تحت پر جلوہ افروز ہو کر مجمع عام کے سامنے فرمایا کہ قائم القیام میرے ذریعہ ہے اس دن کو الموت کے تمام اسمعیلیوں نے بڑا جشن منایا اور یہ دن تاریخ میں۔ عید القیام کے طور پر مشہور ہوا۔ (نور مبین صفحہ ۲۹۹۔ ۴۰۰)

گویا اسمعیلی عقیدہ کے مطابق جب امام شریعت کی بندشیں اٹھا کر لوگوں کو شریعت کے اعمال آزاد کر دیتا ہو تو یہی قیامت ہے۔

جس شخص نے قرآن کریم میں قیامت، حشر و شر اور جزا و سزا کی تفصیل پڑھی ہو تو کیا وہ آغاخانوں کے انکار قیامت کے عقیدہ کو کفر و زندقہ قرار دینے میں تامل کر سکتا ہے۔

۴۔ ہر مسلمان جانتا ہے کہ اسلام کی بنیاد پانچ ارکان پر رکھی گئی ہے۔

۱۔ توحید و رسالت کی شہادت دینا (۲) پنجگوارہ نماز ادا کرنا (۳) ماہ رمضان کے روزے (۴) زکوٰۃ (۵) حج بیت اللہ۔ کوئی شخص جو ان پانچ ارکان میں سے کسی ایک کا بھل منکر ہو

وہ مسلمان نہیں ہو سکتا۔ آغا خان ان پانچوں ارکان کے منکر ہیں نہ وہ توحید و رسالت کے قائل ہیں نہ نماز روزہ اور حج و زکوٰۃ کے۔ جو لوگ ان پانچوں ارکان کے منکر ہوں ان کا اسلام اور مسلمانوں سے کیا تعلق ہے اور ان کو مسلمانوں کا ایک فرقہ کیسے تسلیم کیا جاسکتا ہے۔

۵۔ تمام مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ قرآن کریم آخری کتاب ہدایت ہے اور وہ ہر قسم کی تحریف سے پاک ہے، لیکن آغا خان قرآن کریم کو تحریف شدہ سمجھتے ہیں اور ان کے نزدیک امام کا فرمان قرآن سے بالاتر ہے۔

آغا خان سوم کے فرامین کا جو مجموعہ ”کلام امام حسین“ کے نام سے شائع کیا ہے اسی کے چند حوالے ملاحظہ فرمائیے۔

خلیفہ عثمان کے وقت میں کچھ حصہ قرآن شریف میں سے نکال دیا گیا ہے اور کچھ بڑھا دیا گیا ہے۔ امام حاضر کے پاس ہر وقت ایک چیز ٹی ہوئی ہے یہ اس وقت بتانے کی نہیں ہے بعد ہم بتائیں گے۔ (کلام حسین، صفحہ ۹۰۔ فرمان ۳۸) یہ منسلک اسٹیڈیو ریکارڈنگ اور ٹیلی ویژن کے ذریعہ اس امام کی باری ہوئی ہے اس کے فرمان پر عمل کرو تو فائدہ ہوگا۔ اصل میں تو یہ قرآن مجید زبور اور فرمان۔ یہ سب کتابیں الگ الگ قوم پر الگ الگ دفعہ پر نازل ہوئی ہیں قرآن شریف بھی حق تھا مگر خلیفہ عثمان کے وقت میں رد و بدل کر دیا گیا ہے آگے کے الفاظ تیسچھے اور پیچھے کے الفاظ آگے رکھ دیئے گئے ہیں اس معاملے میں سائے خلاصے ہمارے پاس ہیں۔

تم لوگ ہم سے پوچھو گے تو ہم تم کو یہ خلاصے دکھلائیں گے۔ (صفحہ ۹۶) کلام امام حسین آپ لوگوں کے لئے جو علم ہے وہ گمان ہے قرآن شریف کو تیرہ سو سال ہو چکے ہیں وہ ملک عرب کی آبادی کے لئے ہے گمان کو سات سو سال ہوئے ہیں۔ تم لوگوں کے لئے گمان ہے اور اسی پر عمل کرنا۔ (صفحہ ۸۱ فرمان ۳۱) کلام امام حسین حضرت علیؑ نے لوگوں کو فرمایا کہ یہ کتاب مجھ کو رسول اللہؐ نے دی ہے اور آپ لوگوں

پہنچانے کی وصیت کی ہے اس لئے آپ اس کو لیجئے۔ اس پر سب لوگوں نے کہا کہ ہمارے پاس حضرت عثمان کی کتاب سترہ سو کا فی ہے۔ آپ کی کتاب کی ہم کو ضرورت نہیں ہے اس پر مرتضیٰ علی نے فرمایا کہ اس کتاب کی وہی برابر خیر آپ لوگوں کو تاقیامت نہیں ملے گی یہ کہہ کر کتاب اپنے گھر واپس لے گئے۔

وہ کتاب بقیہ دس پیائے میں جس کے بائے میں پیر محمد الدین نے گمان میں سمجھایا ہے۔ اس کے مطابق عمل کرو۔ (کلام امام مبین صفحہ ۶۴-۶۵-۶۶) آپ جانتے ہیں کہ انسان کی زندگی اور دنیا ہر وقت بدلتی رہتی ہے ہر چیز بدلتی رہتی ہے جس میں صحیح ہدایت امام حاضر کی ہے کہتے ہیں۔ اسمعیلیوں کے پاس ہدایت کے لئے کوئی لکھ بول کتاب نہیں ہے۔ مگر زندہ امام ہے (ہدایت کے لئے) (کلام امام مبین صفحہ ۲۹۳-۲۹۴-۲۹۵)

(مطبوعہ اسماعیلیہ السیسیشن برائے انڈیا بمبئی)

آغا خانیوں کے کفر یہ عقائد بے شمار ہیں مگر میں اپنی پانچ نکات پر اکتفا کرتے ہوئے اہل فہم کو انصاف کی دعوت دیتا ہوں وہ خود فیصلہ کریں کہ کیا ان عقائد کے بعد آغا خانیوں پر کفر کا فتویٰ حق بجانب ہیں۔

یہاں یہ عرض کر دینا بھی ضروری ہے کہ آغا خانیوں کے کفر کا فتویٰ صرف موجودہ دور کے اہل علم اور مفتیان کرام نے نہیں دیا، بلکہ ہمیشہ سے علمائے امت ان کے کفر و ارتداد اور مذمت والہاد پر متفق چلے آئے ہیں گویا قادیانی گروہ کی طرح آغا خانی گروہ کا خارج از اسلام ہونا بھی قطعی و یقینی اور متفق علیہ مسئلہ ہے، مناسب ہوگا کہ اس ضمن میں دور قدیم کے چند اکابر کے فتوے بھی نقل کر دئے جائیں۔

امام حجتہ الاسلام ابو حامد محمد بن محمد الغزالی (المتوفی ۵۰۵ھ) اپنے رسالہ المستطیری میں جو "فضائح الباطنیہ" کے نام سے مشہور ہے لکھتے ہیں -

والقول الوحيد فيه أنه يُسَلِّكُ بهم مَسَلِكُ المُرْتَدِّينَ فِي النَظَرِ فِي الدَّمِ
وَالْمَالِ وَالنِكَاحِ وَالدَّيْنِ وَفَقْدِ الْأَقْصِيَةِ وَفُضَاءِ الْمَبَادَاتِ . أَمَّا الْأَرْوَاحُ
فَلَا يُسَلِّكُ بهم مَسَلِكُ الْكَافِرِ الْأَصْلِيَّ ، إِذْ يَنْتَجِبُ الْإِمَامُ فِي الْكَافِرِ الْأَصْلِيِّ
بَيْنَ أَرْبَعِ خُصَالٍ : بَيْنَ الْمَنِّ وَالْفِدَاءِ وَالْإِسْرَافِ وَالْقَتْلِ . وَلَا يَنْتَجِبُ فِي
حَقِّ الْمُرْتَدِّ ، بَلْ لَا سَبِيلَ إِلَى اسْتِرْقَاقِهِمْ (۱) وَلَا إِلَى قَبُولِ الْخِزْيَةِ مِنْهُمْ
وَلَا إِلَى الْمَنِّ وَالْفِدَاءِ ، وَإِنَّمَا الْوَاجِبُ قَتْلُهُمْ (۲) وَتَطْهِيرُ وَجْهِ الْأَرْضِ
بِهِمْ - هَذَا حُكْمُ الدِّينِ يُحْكَمُ بِكَفَرِهِمْ مِنَ الْبَاطِنِيَّةِ .

(نوٹ - فضائح الباطنیہ ص ۱۵۶ - طبع قاہرہ)

ترجمہ - ان کے (اسمعیلیوں کے) بارے میں مختصر بات یہ ہے کہ خون ، مال ، نکاح ، ذبیحہ
فیصلوں کے نفاذ اور فضلے عبادات کے بارے میں ان کا حکم مرتدین کا ہے لیکن ان کی جان لینے کے بارے
میں ان کے ساتھ کافر اصل کا معاملہ نہیں کیا جائیگا کیونکہ کافر اصلی کے معاملے میں براہ راست حکومت کو
اختیار ہے کہ بطور احسان ان کو چھوڑ دے یا فدیہ لیکر چھوڑ دے یا ان کو قتل کر دے یا ان کو غلام بنالے
لیکن مرتدین کے معاملے میں اس کو یہ اختیار نہیں - ان کو غلام نہیں بنایا جاسکتا ، نہ ان سے جزیہ قبول کیا
جاسکتا ہے نہ ان کو بطور احسان یا فدیہ لے کر چھوڑا جاسکتا ہے بلکہ ان کا قتل واجب ہے اور خدا کی زمین
کو ان کے ناپاک وجود سے پاک کر دینا ضروری ہے یہ حکم ان باطنیوں اسمعیلیوں کا ہے جو کفریہ عقائد
رکھتے ہیں -

امام ابو محمد علی بن احمد بن حزم الظاہری (المتوفی ۴۵۶ھ) کتاب الفصل فی الملل والایہا والنحل میں
عقیدہ حلول کے بارے میں لکھتے ہیں -

وَأَمَّا مَنْ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ هُوَ فَلَانٌ لِنَاسٍ بَيْنَهُ أَوْ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى
يَحِلُّ فِي جِسْمٍ مِنْ أَجْسَامِ خَلْقِهِ أَوْ أَنَّ بَعْدَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا
غَيْرَ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ فَإِنَّهُ لَا يَخْتَلِفُ إِنْسَانٌ فِي تَكْفِيرِهِ لَصَحَّةِ قِيَامِ الْحُجَّةِ

بكل هذا على كل أحد (فوٹو کتاب الفصل فی الملل والایہود والنسلی حافظ ابن حزم ص ۱۰۲ ج ۳)
 ترجمہ :- جو شخص یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ نفاق آدمی ہے یا یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے
 کسی جسم میں ملوث کرتا ہے یا یہ کہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی کوئی نبی سوائے عیسیٰ علیہ السلام کے
 آئے گا۔ تو ایسے شخص کے کافر ہونے کے بارے میں دو آدمیوں کا بھی اختلاف نہیں کیونکہ ان تمام امور میں ہر شخص پر
 حجت قائم ہو چکی ہے ۔

دوسری جگہ امامیہ عقائد کو ذکر کر کے امام ابن حزم لکھتے ہیں ۔

« قال ابو محمد وكل هذا كفر مخرج لا يخفاء به هذه مذاهب الامامية وهي الموضوعة
 في الفل من فرق الشيعة وما النالية من الشيعة فهم فماني قسم اوجب النبوة بعد النبي صلى
 الله عليه وسلم ام بعد واتسم الثاني رجبوا الالهية لغير الله عز وجل فلقنوا بالنعاري واليهود
 وكفروا اشنع الكفر فوٹو کتاب الفصل فی الملل والایہود والنسلی حافظ ابن حزم ص ۱۰۳ ج ۳)

ترجمہ :- یہ تمام باتیں صریح کفر ہیں جن میں کوئی خفا (پوشیدگی) نہیں یہ امامی کے مذاہب

ہیں جو علویں متوسط ہیں ، وہی شیعوں کے غالی فرقے ، تو ان کی دو قسمیں ہیں ایک قسم وہ ہے جنہوں نے
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دوسرے لوگوں کے لئے نبوت ثابت کی ۔ دوسری قسم وہ ہے جنہوں
 نے غیر اللہ کے لئے الوہیت ثابت کی جس کی وجہ سے وہ یہود و نصاریٰ کے ذمے میں شامل ہو گئے
 اور بدترین کفر کے مرتکب ہوئے ۔

امام ابو منصور عبد القادر بن طاہر البغدادی (المتوفی ۴۲۹ھ) الفرق میں لکھتے ہیں ۔

« قال عبد القادر : الذي يصف عندي من دين الباطنية انهم دهرية زمانة يقولون نعم
 العالم ويشكرون الرسل والشرايع ، كلما ملأوا الى استباحة كل ما يميل اليه الطبع .

(فوٹو کتاب ، الفرق بين الفرق - ص ۱۷۷)

ترجمہ :- باطنیہ (اسماعیلیہ) کے دین کے بارے میں جو چیز میرے نزدیک سنی ہوئی وہ یہ
 ہے کہ یہ لوگ دہر شے میں زندگی ہیں عالم کو قدیم مانتے ہیں ، رسول اور شریعت کے یکسر منکر ہیں
 اور ان تمام چیزوں کو جن کی طرف ان کی طبیعت مائل ہو ان کو حلال سمجھتے ہیں ۔

منذ الهند شاه عبدالعزیز محدث دہلوی (المتوفی ۱۲۳۹ھ)

تحفہ انا عشریہ میں لکھتے ہیں ۔

دینار معلوم شد که تغییر حکم است و شیعه با اختلاف منطبق است بر حال فلا و کیانید و ۲۹ عملید

(زیر تحفظ اشاعت، مطبوعہ کسبیل اکیڈمی لاہور ص ۱۱)

ترجمہ :- اور یہ بھی معلوم ہوا کہ غالی شیعوں، کیسانہ اور اسماعیلیوں پر بغیر کسی اختلاف کے کفر و ارتداد کا حکم نافذ ہے۔

علامہ محمد امین ابن عابدین شامی (المتوفی ۱۲۵۲ھ) رد المحتار میں لکھتے ہیں

(نعم ! يعلم ما لها حكم القرور والحيمة فيها . ولما الشامية يعهرون الإسلام والقصور والصلابة مع أنهم يحتفلون شامخ الأرواح وحل النمر والونا وأ الأله به تعد . و شخص بعد شخص ويصعدون الحفر والقصور والصلابة والحج ويقولون : سى به غير المعنى المراد ويتكلمون في محب نبينا صل الله عليه وسلم كنسات فنيعة : ولعلامة المحقق عبد الرحمن الحمادى بهم فتوى ما . وذكر فيها أنهم يتنقلون عقائد النصرانية والإنسانية الذين يلعبون بالقراءة والباطنية الذين ذكرهم صاحب الواقف . ونقل عن علماء المذاهب الأربعة أنه لا يحمل إرثهم في ديار الإسلام بجزية ولا غير ما ، ولا تحمل مناسكهم ولا ذبايحهم ، وبهم فتوى في الحادية أيضا لمراجعها .

مطلب حمله من لا تقبل تبرئه

والحاصل أنهم يصدق عليهم اسم الترتيق والمناقب والمحدد . ولا ينفق أن إقرارهم بالشهادتين مع هذا الاعتقاد الخبيث لا يجعلهم في حكم المرتد لعدم التصديق ، ولا يصح إسلام أحدهم ظاهرا إلا بشرط القبري عن جميع ما يخالف دين الإسلام لأنهم يدعون الإسلام ويقرون بالشهادتين وبعد الفخر بهم لا تقبل توبتهم أصلا .

نوٹ: کتاب درالمنہجہ و شامی - ص ۲۴۲ ج ۴ - طبع بیروت

ترجمہ :- یہیں سے درذریوں اور تیامنہ کا حکم معلوم ہو جاتا ہے یہ لوگ شام کے علاقوں میں اسلام کا
اظہار کرتے ہیں اور نماز روزہ بھی کرتے ہیں لیکن اس کے باوجود تاسیخ کا عقیدہ رکھتے ہیں شراب
اور زنا کو حلال سمجھتے ہیں اور یہ کہ الوہیت ایک کے بعد دوسرے شخص میں ظاہر ہوتا رہتی ہے ۔ یہ لوگ حشر اور
نماز روزہ اور حج کے منکر ہیں اور کہتے ہیں کہ حقیقت معنی مراد کے علاوہ ہے اور جناب نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کی شان گھناؤنے الفاظ بولتے ہیں ۔ ان کے بائیس میں علامہ محقق عبد الرحمن عمادی کا
ایک طویل فتویٰ ہے جس میں ذکر کیا ہے کہ یہ لوگ نصیری اور اسماعیلی عقائد رکھتے ہیں جن کو قرامطہ اور

باطنیہ کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے اور جن کا تذکرہ صاحبِ مواقف نے کیا ہے اور مذاہبِ اربعہ کے
 علماء سے یہ فتویٰ نقل کیا ہے کہ ان کو دارالاسلام میں بٹرنے کی اجازت دینا حلال نہیں نہ جزیرہ کیساتھ اور
 نہ بغیر جزیرہ کے نہ ان کی عورتوں سے نکاح جائز ہے اور نہ ان کا ذبیحہ حلال ہے۔ نیز ان کے بارے میں فتادی
 جزیرہ میں بھی فتویٰ ہے اس کو دیکھ لیا جائے۔ حاصل یہ کہ ان پر زندیق، منافق اور ملحد کا لقب صادق آتا
 ہے اور محقق نہیں کہ ان غیث عقائد کے باوجود ان کا دعویٰ اسلام، ان کو مرتد کے حکم میں قرار نہیں دیتا
 کیونکہ تصدیقِ معقودہ ہے اور ان میں سے کسی کا بظاہر دعویٰ اسلام قابلِ اعتبار نہیں جب تک کہ ان تمام
 عقائد سے برأت کا اعلان نہیں کرتا جو دینِ اسلام کے خلاف ہیں کیونکہ اسلام کا تور و دعویٰ کرتے ہیں
 اور شہادتوں کا بھی اقرار کرتے ہیں (لہذا ان کا صرف دعویٰ اسلام کافی نہیں، بلکہ تمام غلط عقائد سے
 بیزاری کا اعلان شرط ہے) اور اگر ان میں سے کوئی ہاتھ آجائے تو اس کی توبہ ہرگز قبول نہیں کی جائے گی
 (بلکہ اس کا قتل واجب ہوگا)

حضرت حکیم الامت مولانا محمد اشرف علی تھانوی (امداد الفتاویٰ جلد ششم صفحات ۱۱۰ سے ۱۱۵ تک) آغا خان
 جماعت کے بارے میں کفر کا فتویٰ موجود ہے۔ اس کا ایک فقرہ یہاں نقل کرتا ہوں۔

اور انہی کفریات کے ہوتے ہوئے نہ ایسے شخص کا دعویٰ اسلام کافی ہے نہ اس
 کا نمازی اور روزہ دار ہونا کافی ہے نہ اس پر نماز جنازہ ہے نہ مقابرِ مسلمین
 میں دفن کرنا جائز ہے اور نہ مصلحت کے سبب کافر کو مسلمان کہنا یا اس کے
 ساتھ مسلمانوں کا سامعہ کرنا جائز ہے۔ (امداد الفتاویٰ ج ۶ ص ۱۱۳)

واللہ الحمد اولاً و آخراً

محمد یوسف لدھیانوی

علامہ بنوری ٹاؤن، کراچی ۵

الِاسْتِغْنَاءُ

کیا فرمائیں گے علمائے دین متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہمارے علاقہ چترال کے علاوہ مملکت، کراچی اور دیگر علاقوں میں اسماعیل (آغا خان) فرقہ سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی کافی تعداد آباد ہے جو اپنے آپ کو مسلمان کہلاتے ہیں مگر ان کے عقائد و نظریات مندرجہ ذیل ہیں۔

① کلمہ ۱۔ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَ اَشْهَدُ اَنْ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيٌّ اللّٰهُ -

② امام ۱۔ یہ لوگ آغا خان کو اپنا امام مانتے ہیں اور اسی کو جملہ اشیاء اور ہر نیک و بد کا مالک جانتے ہیں اور اس کے اقوال و احکامات کو فرمان کا نام دیتے ہیں اور اس کے فرمان ماننے کو سب سے بڑا فرض سمجھتے ہیں۔

③ مشرعیّت ۱۔ ظاہری شرع کی پابندی نہیں کرتے بلکہ آغا خان کو قرآن مطلق کعبہ بیت المعمور اور سب کچھ جانتے ہیں ان کی کتابوں میں ہے کہ اس ظاہری قرآن میں جہاں کہیں "اللّٰهُ" کا لفظ آیا ہے ان سے مراد امام زمان (آغا خان) ہیں۔

④ نماز پنجگانہ کے منکوحہ ۱۔ ان کے بچلے تین وقت کی دعاؤں کے قائل ہیں۔

⑤ مسجد ۱۔ مسجد کے بجائے جماعت خانہ کے نام سے اپنے لئے مخصوص عبادت گاہ بناتے ہیں۔

⑥ زکوٰۃ ۱۔ شرعی زکوٰۃ کو نہیں مانتے اس کے بجائے اپنے ہر قسم کے مال کا دسواں حصہ مال واجبات اور "دمشوند" کے نام سے آغا خان کے نام پر دیتے ہیں۔

دو روزہ ۱۔ رمضان المبارک کے روزہ کے منکر ہیں۔

۸ حج ۱۔ حج بیت اللہ کے منکر ہیں اس کے بجائے آغا خان کی دیدار کو حج کہتے ہیں

۹ سلام ۱۔ الت سلام علیکم کے بجائے ان کا مخصوص سلام - یا علی ھد د ہے

۱۰ جواب سلام ۱۔ وعلیکم السلام کے بجائے یا علی مدد کے جواب میں وہ مولانا علی مدد کہتے ہیں۔

اب سوال یہ ہے کہ (۱) ان عقائد و نظریات کے باوجود کیا یہ

فرد مسلمان کہلانے کا مستحق ہے یا کافر ہے؟

۲ ان پر نماز جنازہ جائز ہے؟

۳ مسلمانوں کے مقبرہ میں ان کو دفنانا جائز ہے؟

۴ ان کے ساتھ مناکح جائز ہے؟

۵ ان کا ذبیحہ حلال ہے؟

۶ کیا ان کے ساتھ مسلمانوں جیسا معاملہ کیا جاسکتا ہے؟ اللہ جواب صادر فرما کر

مسلمانوں کے الجھنوں کو دور فرمائیں۔

واجزکم علی اللہ

المستفتی: قاضی غلیل الرحمن حیرانی، دارالعلوم سرحد پشاور

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن

صاحب ٹونکی مدظلہم کا فتویٰ

الجواب باسمہ تعالیٰ

فرقہ آغا خانی جن عقائد اور نظریات کا حامل ہے ان کے پیش نظر اس فرقہ کو مذہب اسلام اور مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ ان کے عقائد اور نظریات کی بنا پر ان کو شرک اور کفر ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں چنانچہ بطور نمونہ ان کے چند اہم عقائد ملاحظہ ہوں۔

۱۔ اسلامی کلمہ "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کی بجائے ان کا کلمہ "اشہدان لا الہ الا اللہ و اشہدان محمد رسول اللہ و اشہدان امیر المؤمنین علی اللہ" یعنی گو اہی دیتا ہوں کہ بیشک محمد اللہ کے رسول ہیں اور میں گو اہی دیتا ہوں کہ امیر المؤمنین علی اللہ میں ہے۔
۲۔ آغا خانی فرقہ اللہ کے بجائے اپنے امام حاضر کی عبادت کرتا ہے۔

۳۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت علیؑ کی بیوی بتاتا ہے۔

۴۔ اسلامی سلام "السلام علیکم" کی بجائے ان کا سلام "یا علی مدد" اور اس کا جواب یہ لوگ "وعلیکم السلام" کی جگہ "مولا علی مدد" دیتے ہیں۔

۵۔ اسمعیل تعلیمات کتاب ۱۹۶۶ء، شاخہ کلام :- اسمعیلیہ ایسوسی ایشن پاکستان (دکڑی) کے حوالہ گینان برہم پرکاش: پیر شمس الدین - مجموعہ مقدس گینان صفحہ نمبر ۲۹۶ - مطبوعہ - اسمعیلیہ ایسوسی ایشن برائے ہندوستان کے حوالہ گینان حسن حقیقانی، از سید امام شاہ، مقدس گینان کا مجموعہ صفحہ نمبر ۱۳۲ - مطبوعہ، اسمعیلیہ ایسوسی ایشن - برائے انڈیا بمبئی - صفحہ ۱۷۱ - حوالہ - بنی مہم - "مشکشف مالا" دوسری کتاب اناسٹ اسکولز مطبوعہ ایضاً -

۵۔ ساتویں امام مولانا محمد بن اسماعیل نے شریعت محمدیہ کے ظاہر کو معطل کر کے باطنی شریعت جاری کی ہے۔ ۵۵

۶۔ اللہ تعالیٰ اپنے اوتار میں غریبوں پر رحم کرنا لازماً پروردگار مہولی "امام حاضر" کے روپ میں ہو کر تشریف فرما ہے ۵۶

۷۔ امام حاضر کے عقل کل ہے اسی وجہ سے جو کچھ ہو چکا ہے جو ہو رہا ہے اور جو ہونے والا ہے یہ سب امام پر روشن ہے یعنی وہ عالم الغیب والشہادت ہے ۵۷

۸۔ اللہ تعالیٰ ذات و صفات میں شریک قرار دینا شرک نہیں ہے بلکہ ان کے امام کے بجائے دوسرے کسی کو امام تسلیم کرنا شرک ہے ۵۸

۹۔ انبیاء علیہم السلام کے متعلق ان کا عقیدہ یہ ہے کہ ان سے گناہ سرزد ہو سکتا ہے ۵۹

وہ معصوم نہ تھے اور انہوں نے ایسے مراتب طلب کئے جن کے وہ مستحق نہ تھے۔ بخلاف حضرت علی اور ان کی نسل سے ہونے والے ائمہ کہ انہوں نے ایسے مراتب طلب کئے جن کے وہ مستحق نہیں تھے۔ اور یہ سب ملائکہ بالفعل اور معصوم ہیں اور انبیاء

اور مرسلین سے چار درجے افضل ہیں ۶۰

۵۵ حوالہ: ہمارا اسماعیلی مذہب اور اس کا نظام، صفحہ نمبر ۱۹۲، دہشت ستر حوالہ: تعداد فی صفحہ نمبر ۲
شاکشن مالایا، دہلی کتاب برائے ریلمجسٹریٹ اسکوٹ۔ پبلشر: شب تعلیم انڈیا لیشن برائے انڈیا بمبئی۔

۵۶ حوالہ: "مارگ ڈیشیکا" صفحہ ۸۱۔ دہلی کتاب برائے ریلمجسٹریٹ اسکوٹ۔ مطبوعہ اسماعیلیہ
ایر سی لیشن برائے انڈیا بمبئی۔ ۵۷ "ہمارا اسماعیلی مذہب اور اس کا نظام" صفحہ ۱۹۲۔ اسی کا اصل عبارت ہے

"الشرک فی المحدث لا فی المعبود" یعنی ہر دور میں شرک ہو سکتا ہے معبود میں نہیں ہو سکتا، اور ان کے اعتقاد کے مطابق ان کے امام اور امام کے مددگاروں کو قہراً کہا جاتا ہے (تو ہر دور کے بارے میں شرک ہو سکتا ہے)

یہی جو تلمیذ بنوہ نے فقہی میں تحریر کیا (ملاحظہ ہو۔ ہمارا اسماعیلی مذہب اور اس کا نظام صفحہ ۲۹۹ دہشت۔

۵۸ حوالہ: ہمارا اسماعیلی مذہب اور اس کا نظام صفحہ ۲۹۹ دہشت۔

۱۸ — ہوا لھی الفتوح کے عمل تصویر امام حاضر ہیں تھے

۱۹ — حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا پیدا کر نیوالا "ذنا و شہوت" ہے

۲۰ — خاجہ ابوطالب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت و رسالت پر دیکھ کر کہے تھے

ان کے علاوہ بہت سے عقائد باطلہ اور نظریات فاسدہ کی تفصیلات ان کی شائع کردہ اپنی مذہبی اور دہکسی کتابوں میں موجود ہیں، جن کو معلوم کرنے کے بعد کوئی عالم اور عقلمند تو درکنار ایک غیر عالم شخص بھی ان کو مومن اور مسلمان تسلیم کرنے کے لئے ہرگز تیار نہیں ہو سکتا، اور اس قسم کے عقائد اور نظریات رکھنے والوں کے متعلق فتاویٰ شامی کے اندر علامہ ابن عابدین تحریر فرماتے ہیں ۱۔

ترجمہ :- باب المرتدین میں اتمام کفار بیان کرنے کے بعد بعد لکھتے ہیں کہ "یہ ہیں سے در ذیلوں اور تیانوں کا حکم معلوم کیا جاسکتا ہے کہ وہ بلاد شام اپنے مسلمان ہر نا اور اپنا نماز روزہ ظاہر کرتے ہیں حالانکہ وہ ناسکین ارجاح (یعنی گوان) کا عقیدہ رکھتے ہیں اور شراب اور زنا کو حلال جانتے ہیں اور یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ ان کے احوال کے روپ میں خود خدا تعالیٰ بلوہ گر ہوتے ہیں اور یہ لوگ حشر نشر اور نماز روزے کے منکر ہیں اور کہتے ہیں کہ نماز روزے کا وہ مفہوم نہیں جو عام لوگ سمجھتے ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں گندی گندی باتیں کہتے ہیں آگے علامہ شامی مزید فرماتے ہیں کہ "ان کے ساتھ رشتہ نکاح کرنا ناجائز ہے اور ان کا ذبیحہ بھی حلال نہیں ہے اور فتاویٰ خیرہ کے اندر بھی ان کے متعلق کفر کا فتویٰ مذکور ہے۔ غلامہ کلام یہ ہے کہ وہ زندیق منافق اور ملحد ہیں (رد المحتار ج ۳ ص ۳۶۶ مطبوعہ مابعدیہ کوئٹہ) اور فتاویٰ عالمگیریہ میں مذکور ہے۔

تشم کلام امام مبین، (زین امام سوم، حصہ اول ص ۵)

لکھ گمان مومن چیتا منی از سید امام شاہ - مقدس گینانوں کا مجموعہ ص ۱۱۰

۱۲۰ ہمارا اسمعیلی مذہب اور اس کے کا نظام ص ۶۳ و ص ۶۴

ترجمہ :- ان دافض کو کافر جاننا واجب ہے جن کے عقائد مذہبِ ذیل ہوں ۔ مردے پھر زندہ ہو کر دنیا میں واپس لوٹ آتے ہیں ۔ رو میں جسمانی ڈھلچنے بدل کر دنیا میں پھر نئے روپ میں آجاتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ اماموں کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں یعنی اماموں میں اللہ تعالیٰ کی روح منتقل ہو جاتی ہے ۔ ایک باطنی امام کے آنے تک احکام شریعت پر عمل درآمد معطل رہے گا ۔ جبریل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی وحی کو علی بن ابی طالب کے پاس یحیٰی کی بجائے غلطی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جاتے ہے ۔

مذہبہ بالا عقائد کے حامل لوگ ملت اسلام سے خارج ہیں اور ان کے احکام مرتدین جیسے ہیں (فتاویٰ عالمگیریہ ص ۲۶ ج ۲) مطبوعہ مابعدیہ کوئٹہ

اس کے علاوہ دورِ حاضر کے تمام علما محققین اور مفتیاں اہل سنت والجماعت نے بھی آغا خانی فرقہ کا کافر مشرک ہونے اور دائرہ اسلام سے خارج ہونے کے متعلق متفقہ فیصلہ دیا اور تحریری فتویٰ صادر فرمایا ۔ چنانچہ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی ، امداد الفتاویٰ کے اندر بعنوان الحکم الحقانی فی حزب الاغاخانی ، ایک مفصل فتویٰ اس کے کفر کے بارے میں تحریر فرمایا ۔ مفتی اعظم پاکستان محمد شفیع صاحب مرحوم نے بعنوان ” تکفیر کے اصول اور آغا خانی فرقہ کا حکم “ ایک مستقل رسالہ کا شکل میں ان کے متعلق ایک مفصل فتویٰ صادر فرمایا ہے ۔ مفتی اعظم ہند حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب نے ملول الہیہ اور قرآن مجید کی زیادتی کے اعتقاد رکھنے والوں کے بارے میں کفر کا فتویٰ اور ان کے ساتھ رشتے طے کرنا ناجائز قرار دیا ۔ (کفایت المفتی ج ۱) اور علامہ انور شاہ کشمیری ۔ ” اکفار المحدثین “ کے اندر تحریر فرماتے ہیں ۔ اسمعیلی فرقہ سے توبہ طلب نہیں کی جائے گی اور باوجود اظہار توبہ کے ان کو قتل کر دیا جائے گا ۔ (احکام القرآن ص ۵۲ ج ۱ بحوالہ اکفار المحدثین ص ۳)

نیز دارالعلوم دیوبند ، مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور ، جامعۃ العلوم الاسلامیہ

بنوری ٹاؤن کراچی، دارالعلوم کراچی، جامعہ فاروقیہ کراچی، جامعہ عربیہ خیر المدارس ملتان
جامعہ قاسم العلوم ملتان، جامعہ مدنیہ لاہور، جامعہ اشرفیہ لاہور، دارالعلوم حقانیہ
اکوڑہ خشک، دارالعلوم سرحد، اور پاکستان کے تمام مدارس دینیہ اور دنیا کے مشہور
و معروف مدارس کلمہ جامعہ اہل ہند سجدی عربیہ کے مشہور عالم دین شیخ عبد العزیز بن باز
کے متفقہ رائے یہی ہے کہ اس قسم کے عقائد کے حامل آغا خانی فرقہ کافر اور دائرہ اسلام
سے خارج ہے۔

لہذا ان کے ساتھ مسلمانوں کا معاملہ کرنا، ان کے ساتھ رشتے نہ بنانا،
ان کا جنازہ پڑھنا، مسلمانوں کے مقبرہ میں دفن کرنا جائز نہیں ہے۔
نقطہ، واللہ تعالیٰ اعلم

دارالافتاء، جامعۃ العلوم الاسلامیہ

علامہ بنوری ٹاؤن - کراچی ۷۵ (پاکستان)

المفتی ولی حسین

مولانا حبیب محمد صاحب

دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ

قاری عبدالحی صاحب

علامہ محمد یوسف خوریات کوٹلی

مولانا مفتی عبد القیوم صاحب

حضرت مولانا محمد عیسیٰ صاحب

دارالمدار جامعۃ العلوم اسلام

حضرت مولانا محمد صاحب

حضرت مولانا مفتاح اللہ صاحب

مفتی ولی

مفتی محمد

الجواب :- اسمعیلی فرقہ جس کا رہبر آغا خان ہے اس فرقہ کے عقائد کفریہ اظہر من الشمس ہیں ان کے کفر میں شک کرنا بھی باعث کفر ہے ۔

محمد یونس صاحب
جامعہ العلوم اردو
سیدہ سہیلہ صاحبہ
۲۰۱۱/۳/۲۰
مفتاح اللہ مفتی عمر

عبدالحلیم غفرلہ



آغا خانی فرقہ اسماعیلیہ کا بدترین فرقہ ہے، اسمعیلیہ کی تمام شاخیں اسلام سے خارج ہیں آغا خانی حضرت علی کی الوہیت کے قائل ہیں اور انہوں نے شریعت کو معطل کر رکھا ہے۔ قرآن، حج نماز سے ان کو کوئی علاقہ نہیں۔ اس لئے ان کے خارج اسلام ہونے میں کوئی شک نہیں، واللہ اعلم ۔ محمد عبدالرشید نعمانی

میں عرصہ چھ سال سے ان کی کتابوں کا مطالعہ کر رہا ہوں میرے نزدیک ان سے واشد کافر دئے زمین میں ملنا مشکل ہے ۔ محمد انور بدخشانی

آغا خانیوں کا کافر ہونا اور اسلام سے خارج ہونا اظہر من الشمس ہیں، محدود

حضرت مولانا عبدالسمیع صاحب

حضرت مولانا مفتی عبدالمنان صاحب

حضرت مولانا خالد محمود صاحب

حضرت مولانا نعیم صاحب

حضرت مولانا مفتی عطاء اللہ صاحب

حضرت مولانا مزمل حسین کاپڑیا

حضرت مولانا مفتی سعید الرحمن صاحب

حامد او مصليا و مسلما

اما بعد میں نے اسماعیل فرقہ کے بارے میں استفتاء اور محترم مولانا اصغر علی صاحب
زید مجاہد کی جانب سے اسماعیلی فرقہ کی کتابوں سے ان کے عقائد و نظریات پر جمع کردہ
حوالہ جات کو بغور مطالعہ کیا۔

درج شدہ حوالہ جات کی رو سے اسماعیلی فرقہ اور اس جماعت کے پیروکار حضرت
علی کرم اللہ وجہہ اور ان کے بعد بعض ائمہ کے لئے باری تعالیٰ کی الوہیت ابوہیت،
قدرت وغیرہ صفات کے قائل ہیں اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور اس کے بعد دوسرے
ائمہ کے لئے رسالت اور نبوت ثابت کرتے ہیں۔ قرآن کریم کو صحابہ کرام کی تصنیف کردہ
کتاب سمجھتے ہیں اور مخفی مانتے ہیں وغیرہ وغیرہ، مذکورہ بالا عقائد و نظریات میں
سے ہر عقیدہ اور نظریہ ایسا ہے کہ جس سے آدمی کافر اور مرتد ہو جاتا ہے تو جس فرقہ
اور جماعت کی پیروان تعداد کفریہ اور گمراہ کن نظریات ہوں تو ان کے کافر اور دائرہ اسلام
سے خارج ہونے میں کیا تردد ہو سکتا ہے اسی وجہ سے مذکورہ بالا عقائد باطلہ کی
رو سے وہ کافر ہیں اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں ان کو مسلمان سمجھنا بھی کفر ہے
ان کے ساتھ اور دوسرے اسلامی معاشرت جائز نہیں ہیں ان کا ذبیحہ مسلمانوں
کے لئے حلال نہیں ہے ان کی نماز، خازہ میں شرکت کرنا مسلمانوں کے لئے ناجائز ہے
ان کو مسلمانوں کے مقبرہ میں دفن کرنا بھی درست نہیں ہے یہی حکم تمام کافروں کا ہے

(اکفار المحدثین) کتبہ جند محمد عبد السلام علیہ
اسلام آبادی عقائد اللہ عنہ

الحجۃ صحیح دارالافتاء جامعہ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی ۵

احمد الرحمن عظمیٰ
مستقیم جامعہ العلوم الاسلامیہ کراچی

الشیخہ
صباحہ
محمد شام

حضرت مولانا مفتی رشید احمد مدظلہم کا فتویٰ

آغاخان مرتد اور زندیق ہیں۔ آغاخانوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں یہ لوگ بلاشبہ کافر اور مرتد ہیں اور واجب القتل ہیں لہذا ایسے لوگوں کا اس خطرناک منصوبہ میں کسی قسم کا تعاون کرنا اور حقیقت چند نکوں کی خاطر ایمان کو فروخت کرنا ہے حکومت اسلامیہ پر فرض ہے کہ سادہ لوح مسلمانوں کو مرتدین کے بیچ کفر سے نجات دلائے اور اسلام کے ان دشمنوں کو عبرت ناک سزا دے وہاں کے علماء اور صلحاء اور بااثر لوگوں پر بھی یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ جلد از جلد اس بائیسے میں موثر اقدامات کریں عوام پر ان لوگوں کا کفر و زندقہ واضح کیا جائے تاکہ اس خطرناک حربہ سے دنیا و آخرت بجاہ نہ کریں۔ وہاں کے مسلمانوں کو بھیع باد کر لیا جائے کہ آغاخان ادارہ میں شرکت خواہ کسی درجہ میں، کسی قسم کا تعاون، محرر و غیر بنانا جائز اور حرام ہے۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

الجواب صحیح
ص ۱۵



دارالعلوم کراچی کا فتویٰ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

فتویٰ سے نہایت ہم نے اسماعیلیوں کی قدیم و جدید معتبر کتابوں کے حوالہ جات درج کئے ہیں قدیم کتابوں کے حوالہ جات جناب ڈاکٹر زاہد علی اسماعیلی کی کتاب ”ہمارے اسماعیلی مذہب کی حقیقت اور اس کا نظام“ سے لئے گئے ہیں۔ واقعہً بقول مصنف یہ کتاب صحیح معنوں میں اسماعیلی مذہب کی معلومات کا مکمل خزانہ ہے۔

اختصار کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کتاب کے حوالہ جات پیش کرتے وقت ہم نے اس کتاب کا نام بعض جگہ صرف ”ہمارا اسماعیلی مذہب“ اور بعض جگہ ”ہمارا اسماعیلی مذہب“ اور اس کا نظام“ تحریر کیا ہے۔

مصنف کتاب جناب ڈاکٹر زاہد علی ولد فضل علی حسینی علم حیدر آباد دکن کے رہنے والے ہیں آپ بقول خود اصل نسلی اسماعیلی ہیں۔ آپ پنجاب یونیورسٹی سے بی۔ اے اور مولوی فاضل ہیں۔ اور قظام کالج حیدر آباد دکن کے سابق پروفیسر عربی اور وائس چانسلر ہیں۔ آپ ”تاریخ فاطمین مہر“ کے مؤلف اور دیوان ابن صفائی الاندلسی کے شارح ہیں اور آپ آغا پورہ حیدر آباد دکن میں قائم شدہ ”اکادمی آف اسلامک اسٹڈیز“ کے رکن دکن ہیں۔

آپ اپنی کتاب ”ہمارے اسماعیلی مذہب کی حقیقت اور اس کا نظام“ کے مقدمہ میں اپنے متعلق فرماتے ہیں کہ ”میں خود اصلًا نسلاً اسماعیلی ہوں سات پشتوں سے“

میرے گھر میں اسمعیلی مذہب کا سرمایہ راز سب سے کی طرح سینہ بسینہ منتقل ہوتا چلا آیا ہے۔
صفحہ ۵۔ بعنوان مقدمہ اور اپنی اس کتاب کے متعلق فرماتے ہیں کہ ”میں نے اپنے یہاں کی
مستند اور معتبر خاص کر زمانہ ظہور کی کتابوں کے اصلی اقتباسات پیش کر دیئے ہیں تاکہ
ذمہ داری لکھنے والوں کے سر پہ۔ ان میں دو کتابوں ادعیۃ الایام السبعۃ لمولانا الامام
المعزی لدین اللہ اور تادیل الشریعہ من کلام الامام المعز لدین اللہ کو تو ہمارے ظہور کے
جو تھے امام کی زبان مبارک سے صادر ہونے کا شرف حاصل ہے میری حیثیت ناقل محض
سے زیادہ نہیں۔ بہر طور ذات اسلام کے سوا اس ضمیر کا مرجع کوئی اور دوسرا نہیں قرار
پاسکتا۔ اب ان کی مزید تحقیق کی ضرورت نہیں۔“ صفحہ ۱۰ بعنوان عرضِ حال۔

میری طرف سے اس میں کوئی بات نہیں صرف مسائلِ حوالہ جات کے ساتھ ایک جگہ
جمع کر دیئے گئے ہیں سوائے تبصروں کے جو میرے ہیں اور جنہیں ناظرین کی تفہیم اور
مسائل کی تنقید کی غرض سے علیحدہ لکھا ہے۔ میرے بھائی خود ان پر غور کریں اور اگر میں کسی مقام
پر راہِ راست سے بھٹک گیا ہوں تو مجھ اپنے ارشاد سے متنبہ کریں میں پوری توجہ سے ان کا جواب
سننے کے لئے تیار ہوں حق کی تحقیق میں کسی کو تعصب کا کام نہ لینا چاہیے۔ صفحہ ۵۔ بعنوان مقدمہ
یہ تالیف چند فصول پر مشتمل ہے ہر فصل میں ایک علیحدہ مسئلہ بیان کیا گیا ہے۔ اور اس کے
تمام پہلوں پر روشنی ڈال گئی ہے تاکہ پڑھنے والے کو سمجھنے میں آسانی ہو۔ اور جس مسئلے کے
متعلق وہ چاہے معلومات حاصل کر سکے ہر فصل کے بعد ایک تبصرہ میں نے اپنی طرف سے
لکھا ہے جس میں اس مسئلے سے متعلق چند امور پر توجہ دلائی گئی ہے بہر حال جو کچھ میں نے لکھا
ہے وہ سب اپنی دعوت کی کتابوں سے ماخوذ ہے ترجمہ کرتے میں امکانی کوشش کی گئی ہے
کہ وہ اصل کے مطابق ہو گویا اگر نے میں مجھے بعض اوقات اردو محاورہ سے کچھ الگ ہو جانا
پڑا۔ حوالے کثرت سے دیئے گئے ہیں۔ جن بھائیوں کو میرے ترجمہ سے تشفی نہ ہو وہ ان
حوالوں کی مدد سے اصل کتاب سے خود تحقیق کر کے اطمینان حاصل کر لیں۔ اکثر مواضع پر

اصل اور ترجمہ دونوں نقل کر دیئے ہیں۔ بعض موقعوں پر تکرار سے کام لیا گیا ہے تاکہ مسائل اچھی طرح ذہن نشین ہو سکیں۔

آخر میں مجھے یہ کہنا ہے کہ میرے اسماعیل بھائی تمام مسائل پر گہری نظر ڈالیں تاکہ اُن پر بھی اسماعیلیت کی حقیقت کھل جائے۔ منہ بعنوان مقدمہ جدید کتابوں کے حوالہ جات ہم نے اپنے محترم دوست مولانا محمد ظاہر شاہ صاحب کے فراہم کردہ ایک مجموعہ سے لئے ہیں جو کہ اصل حوالہ جات کے فوٹو اسٹیٹ اور ان کے ترجمہ پر مشتمل ہے یہ مجموعہ بھی اسماعیل مذہب کی حقیقت معلوم کرنے کے لئے معلومات کا خزانہ ہے۔ اس مجموعہ سے ہم نے جو حوالہ جات نقل کئے ہیں وہ اتنے سہل ہیں کہ جنہیں ایک معمولی لکھا پڑھا شخص بھی آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔

حوالہ جات کی عبارتوں کے متعلق چند ضروری گزارشات

○ قدیم کتابوں کے حوالہ جات کے لئے ہم نے ڈاکٹر زاہد علی صاحب کی کتاب کے اقتباسات واوین " کے درمیان نقل کر دیئے ہیں۔

○ اور ان عبارت پر ڈاکٹر صاحب موصوف کے تبصرے بھی (نوٹ) کے عنوان سے واوین " کے درمیان نقل کر دیئے ہیں۔

○ حوالہ جات یا نوٹ کی اصل عبارت میں جس جگہ ہم نے افہام معنی اور توضیح مطلب کے لئے کسی لفظ یا فقرہ کا توہین () کے درمیان اضافہ کیا ہے تو ساتھ ہی اُس لفظ یا فقرہ پر " از صغریٰ لکھیا ہے تاکہ واضح رہے کہ یہ لفظ یا فقرہ میری جانب سے ہے۔

○ ہم نے جہاں زاہد علی کی کتاب کا اقتباس اُن کے عنوان سمیت نقل کیا ہے وہاں واوین عنوان کے شروع میں لگائی ہیں اور جہاں اُن کا عنوان نہیں لیا گیا یا وہاں عنوان نہیں تھا بلکہ ہم نے عنوان لگایا ہے وہاں ہم نے عنوان کو چھوڑ کر حوالہ کی عبارت کے شروع میں واوین لگائی ہیں۔

ہم نے جس جگہ اپنی طرف سے کوئی مستقل نوٹ لکھا ہے وہاں بھی از الصغر علی لکھ دیا ہے
 ڈاکٹر زاہد علی صاحب نے اپنے اسمعیل ہونے کی وجہ سے جہاں ہائے امام، ہمارے
 ذریعہ، ہائے عقائد، ہائے پیشوا، باری کتابوں وغیرہ لکھا تھا ہم نے اقتباس میں اُسے
 اسماعیل امام، اسماعیلی ذریعہ، اسماعیلی عقائد، اسماعیلی پیشوا، اسمعیل کتابوں
 وغیرہ لکھ دیا ہے یہ بات زیادہ تر اقتباس کے شروع میں ہے اور کہیں کہیں درمیان
 عبارت بھی ہے۔

۱۱۔ اجمالی تبصرہ - ہمارا اور ڈاکٹر زاہد علی صاحب کا مشترک تبصرہ ہے -
 جدید کتابوں کے حوالہ جات کے عنوان - سب ہمارے تجویز کردہ ہیں سوائے حوالہ نمبر ۴۴
 ۴۶ - ۵۲ -

تین چار جگہ ڈاکٹر صاحب کے حوالہ جات میں مشکل لفظ تھے وہاں ہم نے ان کا مترادف لکھ دیا ہے
 آخر میں جناب ڈاکٹر زاہد علی صاحب کی بات دہراتا ہوں یعنی کہ تمام مسائل پر گہری نظر ڈالیں
 تاکہ ناظرین کو کام پر اسماعیلیت کی حقیقت کھل جائے -

حررہ اصغر علی

دارالعلوم کراچی ۱۴

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

○ الجَوَابُ وَهَذَا الصَّدَقُ وَالصَّوَابُ ○

اسماعیل یعنی آغا خانی فرقے کے بارے میں اولاً ہم ان کی قدیم و جدید معتبر کتابوں سے ان کے عقائد و نظریات بیان کریں گے تاکہ مسلمان عوام و خواص اُن کے مذہبی نظریات کے آئینہ میں اُن کی صحیح تصویر دیکھ سکیں اور ثانیاً استفادہ خدا کے اصل سوالات کا جواب تحریر کیا جائے گا۔ وباللہ التوفیق۔

(نوٹ) ہم نے حوالہ جات پیش کرتے وقت اسماعیلیوں کے جملہ قدیم و جدید پیشواؤں کے نام پر اے القاب و آداب کے ساتھ ذکر کئے ہیں کیونکہ ہمارا مقصد سادگی اور سادگی کے ساتھ حوالے پیش کرنا ہے نہ کہ ناموں کو بگاڑنا یا ان کی بے حرمتی کرنا، قدیم کتابوں کے حوالوں کے لئے یہاں سے ڈاکٹر ذہاب علی کی کتاب ”بارے اسماعیل مذہب کی حقیقت اور اس کا نظام“ کے اقتباسات شروع ہوتے ہیں۔

اصغر علی دارالعلوم کراچی۔

”عقل اولیٰ یا عقل عاشریا امام الزمان کا
خدا تعالیٰ کے اوصاف سے موصوف ہونا
(اسماعیلیوں کے ہاں) باری تعالیٰ کے تمام اوصاف
و نفوت سے باری تعالیٰ مراد نہیں بلکہ عقل اول یا

عقل عاشریا امام الزمان موصوف ہیں یہاں تک کہ آیات کریمہ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ، هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمَصْطُورُ میں ”اللہ“ سے مراد عقل اول یا

امام الزمان ہیں (اسماعیلیوں کے پیشوا) مولانا معز فرماتے ہیں کہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کی تفسیر لا اِلهَ اِلا الله امام الزمان ہے (تائیل الشریعہ من کلام الامام مولانا معز ص ۱۷) مولانا

”شہد اللہ انہ لا الہ الا هو“ میں ”اللہ“ سے اشارہ عقل اول کی طرف ہے

”مَبْتَعٌ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ“ لہ ملک

السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ يَحْيٰ وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، هو الاول و

الآخر والظاهر والباطن وهو بكل شئ عليم۔ هو الذي خلق
 السموات والارض في ستة ايام ثم استوى على العرش يعلم ما يلج في
 الارض وما يخرج منها وما ينزل من السماء وما يعرج فيها وهو معكم
 اينما كنتم والله بما تعملون بصير له ملك السموات والارض والى الله
 ترجع الامور "۔ آیات عقل اول ہی سے مخصوص ہیں (کنز الورد صفحہ ۱۰۶) بحوالہ ہمارا اسمعیل مذہب
 اور اس کا نظام ص ۲۶)

"واذ قال ربك للملكة "میرتب" سے مقصود "امام مستقر" ہے۔

(تقدم از قاضی نعمان بن محمد فصل ۱۵) بحوالہ ہمارا اسمعیل مذہب اور اس کا نظام ص ۲۶)

۲۔ حضرت علی کا خدائی صفات سے موصوف ہونا]۔ (اسماعیلیوں کی کتابوں میں) "یہ کلام حضرت

علی سے منسوب کیا گیا ہے۔ "انا وجد الله وانا يده الله بالاسطة على

الارض انا جنب الله الذي يقول فيه القائلون واحرته على ما فرطت في

جنب الله۔ انا الاول والاخر وانا الظاهر والباطن وانا بكل شئ عليم

وانا الذي رفعت سماءها وانا الذي دحوت ارضها وانا الذي ابنت

اشجارها وانا الذي اجررت انهارها " معاصم الہدیٰ از احمد تہ الدین کرانی

المجالس المستنصرية۔ "بحوالہ ہمارا اسمعیل مذہب اور اس کا نظام ص ۲۶۔

قال مولانا علی انا نقلت لادم ونوح وموسى وعيسى وانا نبأت

النبیین وانا ارسلت المرسلین

(انوار اللطیف از محمد بن طاہر بن محمد بن ابراہیم سرزاق ص ۴ باب ۴) بحوالہ ہمارا اسمعیل مذہب اور اس کا نظام ص ۲۶

۳۔ عالم الغیب والشہادۃ سے مراد (امام)

قائم القیامہ میں جو قیامت کے روز سب سے

حساب لیں گے۔ (تذکرۃ الزکوة از سیدنا جعفر بن منصور النین ص ۱۶۶) کتاب الافکار از

ابو یعقوب سبجی آل ص ۱۲۴)

ان ہی کتابوں میں مزید لکھا ہے کہ امام قائم القیامۃ حساب لیٹنے کے بعد (اہل جنت کو جنت میں اور اہل نار کو جہنم میں بھیجیں گے ۔

” وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ” میں ” سلیم سے مقصود ” قائم القیامۃ ” ہیں ۔
(راحة العقل فی آخر الشرح الرابع عشر من السراسل)

وقوله ” اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا خَبِيْرًا ” اشارۃ الی القائم الذی ہوا قیم عن اللہ ثم ابتداء فقال ” واعبدوا اللّٰه ولا تشركوا بہ شیئاً ” اشارۃ الی الامام علیہ السلام لانہ ہوا اللہ الباری البر یا تبارک عن ان یكون لہ شئیہ وشریک لکنہ ہوا القائم عن اللہ وداعی الخلق الی عبادتہ ۔

ترجمہ :- ” تم خدا کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو ” یہ اشارہ ہے امام یعنی حضرت علیؑ کی طرف کیونکہ وہی اللہ ہیں اور مخلوقات کے پیدا کرنے والے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ منزہ ہے اس بات سے کہ اس کا کوئی شئیہ یا شریک ہو لیکن امام ہی قائم ہیں اللہ کی طرف سے اور وہ مخلوقات کو اپنی عبادت کی طرف دعوت دیتے ہیں ۔ (تاویل سورۃ النساء جعفر بن منصوۃ المثنیٰ)
(بحوالہ ہمارا اسماعیل مذہب اور اس کا نظام ص ۲۸)

۴۔ اسماعیلیوں کا ہر ایک امام ” عالم الغیب والشہادۃ ” ہوتا ہے | ” قوله ھا یکون من نبوی قلئلا الا هو را بعلمہ ” — فاعلم ان هذه الاوصاف واقعة علی کل ایام لانہ عالم باکان وما یکون لقول مولنا الصادق جعفر بن محمد لبعض شیخہ استخوانی فی معانیہا کما استخوانی منا فی محضرنا فانما العلم بمرکم ونبواکم ۔ واللہ ما یدخل الداخل منکم سلینا الا ونعرفہ ، اھو مو من صادق ام منافق کاذب ۔ (الشموں الزاھرۃ از قائم بن ابراہیم مثنیٰ)
(بحوالہ ہمارا اسماعیل مذہب اور اس کا نظام ص ۲۹)

۵۔ اسماعیلی تفسیر قرآن کا نمونہ | ” مسئل الصادق عن صفۃ الرب فقال خمس کلمات ۱۔ اللہ احد ، محمد الصمد ، فاطمہ لم تلد المحسن ، ولم یولد

الحسین . ولم یکن لأمیر المؤمنین علی بن ابی طالب کفوا احد .
 وقول الصادق هذا اشارة الى الوهیتهم فاما النواصیت فهي مولودۃ
 ترجمہ ۱۔ مولانا صادق سے کسی نے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کی کیا صفت ہے ؟ آپ نے فرمایا
 پانچ کلمے ہیں " اللہ ایک ہے ، محمد بے نیاز ہیں ، فاطمہ سے حسن پیدا نہیں ہوئے اور نہ
 حسین کسی سے پیدا ہوئے ۔ اور نہ کوئی امیر المؤمنین علی بن ابی طالب کا تسمیہ ہے " امام
 صادق کا یہ جواب ان حضرات کے " خدا ہونے " کی طرف اشارہ ہے باقی رہے نواصیت
 سو وہ تو پیدا ہوئے ہیں (الثموس الزاهرة از حاتم بن براءہیم)

(بحوالہ ہمارا اسمعیل مذہب اور اس کا نظام ص ۳۶)

۶۔ اللہ تعالیٰ ستر شکلوں میں ظاہر ہوتے ہیں اور آئمہ کرام
 مختلف لوگوں کے روپ اختیار کر سکتے ہیں اور مختلف
 بہر روپ بھرتے رہتے ہیں ۔

منظرون الا ان یابیتہم اللہ فی ظل من الغمام والملائکۃ . واجل
 ہیا کلمۃ یعنی البیوت الرسل والائمة والاہام اجل ہیا کلہم والرسل
 والائمة ہم المحب اللہ یحجب بہم ، واول حجاب احتجب بہ الباری تعالیٰ
 ہو آخر ما یظہر لاولیائہ وهو معنی قوله هو الاول والاخر وظهر الصادق
 فی صورة کالقمر وظهر فی صورة فاطمہ و فی صورة محمد ثم التفت
 عن یمینہ فی صورة الحسن وعن یشارہ فی صورة الحسین ورجع الی صورۃ
 وقال هذا کلمۃ واحد بلسان واحد ینطق ویصور کیف یشاء بقدرۃ
 رب العلمین وظهر فی صورة الانزعیۃ ورجع الی صورۃ نجابر بن عبد اللہ
 الانصاری قال یا جابر ایتحتم عقلک هذا ؟ ہذا قمیصتی وملابی
 فی کل وقت وزمان ۔ (زہر المعانی ص ۲۵-۵۴)

ترجمہ ۱۔ بے شک اللہ تعالیٰ اپنے آپ کو ستر ہیکلوں (یعنی شکلوں) میں ظاہر کرتا ہے
 یہی تفسیر ہے اللہ تعالیٰ کے قول کی کہ "کیا یہ لوگ منتظر ہیں کہ اللہ تعالیٰ بادلوں کا
 چھتر لٹائے، فرشتوں کو ساتھ لئے ان کے سامنے آجود ہو"۔ سب سے بڑی ہیکل
 (یعنی شکل) یعنی "بیوت" انبیاء و مرسلین اور ائمہ ہیں۔ ان میں سب سے بڑی ہیکل یعنی شکل جس
 میں خدا تعالیٰ ظہور کرتا ہے، امام ہے۔ ائمہ اور رسل سب اللہ کے حجاب یعنی پردے ہیں جن میں
 وہ پوشیدہ ہوتا ہے۔ پہلا وہ پردہ جس میں اللہ تعالیٰ چھپا وہی وہ پردہ ہے جو آخرت میں
 اس کے اولیاء کے لئے ظاہر ہوگا یہی ہے معنی اس قول "هو الاول والاخر" کے۔ امام حسن
 صادق ایک صورت میں جو چاند سی ہتھی، ظاہر ہوئے اور آپ حضرت فاطمہ کی صورت میں ظاہر
 ہوئے اور محمد کی صورت میں بھی ظاہر ہوئے پھر آپ اپنے دائیں جانب حسن کی صورت
 میں اور بائیں طرف حسین کی صورت میں پھرے۔ پھر آپ نے اپنی اصل صورت اختیار کر لی اور فرمایا
 "یہ سب ایک ہی چیز ہیں جو ایک ہی زبان بولتے ہیں اور رب العالمین کی قدرت
 سے جس طرح چاہتی ہیں صورت اختیار کر لیتی ہیں"۔

پھر آپ صورتانزعیہ (یعنی حضرت علی کی صورت) میں ظاہر ہوئے اور جابر بن عبد اللہ انصاری
 کے لئے پھر اپنی صورت کی طرف لوٹ گئے (یعنی اپنی اصلی شکل اختیار کر لی) پھر آپ نے فرمایا
 اے جابر! کیا تیری سمجھ میں یہ بات آسکتی ہے؟ یہ ہر وقت اور ہر زمانے میں میری تمہیں اور
 لباس ہیں۔ (بحوالہ ہار اسمعیل مذہب اور اس کا نظام ص ۱۳)

اسمعیلیوں کی مشرکانہ دعاؤں کا ایک انوکھا نمونہ۔ "یا محمد اہ، یا محمد اہ، یا محمد اہ
 یا محمد اہ الی استبحیر بک فاجری والی استعین بک فاعنی والی اتوکل
 علیک فلا تحذلنی والی اتوکل بک الو عاشر العقول وبک وبہ الی جمع
 العقول الابداعیۃ وبک وبہم الی من جلت قدرتہ وعظمت مشیتہ ان
 یصلی علیک وعلیہم اجمعین"۔

ترجمہ ۱۔ اے محمد! اے محمد! اے محمد! بے شک میں تجھ سے پناہ کا خواستگار ہوں تو مجھے پناہ دے اور بے شک میں تجھ سے مدد مانگتا ہوں تو مجھے مدد دے اور بے شک میں تجھ پر توکل کرتا ہوں تو مجھے تنہا بے پناہ نہ چھوڑ میں تیرے وسیلے سے عقلِ عاشق کی طرف متوجہ ہوتا ہوں اور آپ کے اور اس کے وسیلے سے تمام عقولِ ابداعیہ کی طرف متوجہ ہوں اور آپ کے اور ان کے وسیلے سے اُس ہستی کی طرف متوجہ ہوتا ہوں جو کہ بڑی قدرت اور مشیت کا مالک ہے را اور دعا کرتا ہوں کہ) وہ مجھ پر اور ان سب پر درود بھیجے۔ (صحیفۃ الصلوٰۃ ص ۱۴)

(بحوالہ ہمارا اسماعیل مذہب اور اس کا نظام ص ۴)

۱۰۸ اسماعیلیوں کی مشرکینِ عرب کی دعاؤں سے | ”بسم اللہ وبسم رسول اللہ وبسم
ملتِ جلتی دعا بوقتِ ذبح حیوان سے عقیقہ | امین المومنین علی بن ابی طالب

وبسم مولاتنا طمۃ الزہراء وبسم مولانا الحسن وبسم الطیب ابی القاسم
امین المومنین صلوات اللہ علیہم اجمعین (صحیفۃ الصلوٰۃ عقیقہ کی دعا ص ۹)
(بحوالہ ہمارا اسماعیل مذہب اور اس کا نظام ص ۴)

۹۔ اسماعیلیوں کے نزدیک یہود و نصاریٰ اور بت پرست مشرک | ”اسماعیلی دعوت کی کتابوں
نہیں بلکہ حضرت علی کی ولایت میں کسی کو شریک ملنے والے مشرک ہیں | میں اکثر مقامات پر یہ کہا گیا

ہے کہ ”الشِّرْکُ فِی الْحُدُودِ لَا فِی الْمَعْبُودِ“

یعنی حدودِ دین کے باہر میں شرک ہو سکتا ہے معبود میں نہیں ہو سکتا۔ (بحوالہ اسماعیلی مذہب ص ۹)
(نوٹ) اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ذات و صفات میں کسی کو شریک و
سہیم ماننے والا شخص مشرک نہیں بلکہ ران کے) (امام کی بجائے دوسرے کو اعلم تسلیم
کرنے والے مشرک ہیں۔) (اصغر علی

در مولانا جعفر صادق نے فرمایا کہ آیت کریمہ ۱۔ ”وَمِیلَ لِلْمَشْرِکِیْنَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْتُوْنَ
الزَّکٰوٰۃَ“ میں مشرکین وہ افراد ہیں جنہوں نے حضرت علی کی ولایت میں شرک کیا۔ کتاب الکشف ص ۳۱
(بحوالہ ہمارا اسماعیل مذہب اور اس کا نظام ص ۹)

مہینہ نامہ اپنی ایک مجلس میں فرماتے ہیں کہ یہود شرک سے بری ہیں کیونکہ باری تعالیٰ کے متعلق ان کا اور مسلمانوں کا عقیدہ ایک ہی ہے۔ نصاریٰ مشرک نہیں کہے جاسکتے، اگرچہ وہ تین کو ملا کر ایک کہتے ہیں۔ - ثنویہ بھی مشرکین میں شامل نہیں کیونکہ وہ ضد کے قائل ہیں اور ضد غیر شریک ہے اب صرف عبدة الاصنام یعنی بتوں کی پوجا کرنے والے باقی رہ گئے یہ لوگ عقلاء مکلفین میں ہی داخل نہیں ہیں کہ ان کو مشرکین کہا جاسکے۔ کلام مجید میں مشرکین کا ذکر تو ہے لہذا ان کا وجود ہونا چاہیئے اس لئے مشرک وہ ہے جو رسول ہونے کا دعویٰ کرے اور وہ رسول نبویا جو دھمی ہونے کا دعویٰ کرے اور وہ دھمی نہ ہو اور یہی شرک صحیح ہے۔

ذریعہ الملکذ بین سے وہ افراد مراد ہیں جنہوں نے حضرت علیؓ کی ولایت کو جھٹلایا (شرح الاخبار ص ۶۶) ہمارا اسمعیل مذہب ہے

”لئن اشرکت لیحبط عملک“ کی تفسیر اسماعیلیوں کے ہاں (یہ ہے کہ اسے رسول! اگر تم نے کسی اور کا تقرر کر کے اسے علیؓ کے ساتھ امر خلافت میں شریک کیا تو آپ کے اعمال برباد ہو جائیں گے۔ بحوالہ ہمارا اسمعیل مذہب تفسیر ص ۵۵)

۱۰۔ (اسماعیلیوں کے ہاں) حضرت آدمؑ اور ان کی حقیقت | ہمارے دور ستر کے پہلے پہلے ناطق (رسول) یا مستور علیٰ تخوم بن بخلاق ہیں جن کا نام عبداللہ ہے لیکن یہ عام طور پر آدم کے نام سے مشہور ہیں ان کو دور کشف کے آخری مستقر امام ہنید نے قائم کیا اسی وجہ سے یہ آدم کے مقیم کہے جاتے ہیں اسرار النطقاء از جعفر بن منصور البہن ص ۲۹ اور ص ۳۰ حضرت آدم کے قصے کا تاویل بھی ملا خط فرمائیے۔

جب انہوں نے دیکھا کہ دین میں فترت (سستی) واقع ہو گئی ہے اور لوگ ان کی عمت سے پھرتے جاتے ہیں اور ان میں یہ صلاحیت باقی نہیں رہی کہ انہیں عام طور پر حکم کھلا علم باطن کی تعلیم دی جائے تو انہوں نے دور ستر کی تہید شروع کی یعنی خود بھی چھپ گئے اور علم باطن کو بھی عام لوگوں سے چھپا دیا اور اپنی دعوت کے حدود (یعنی ارکان) میں سے جن

کے تیل مٹ سے دیکھی ہے ایک مد کو اپنا نائب مقرر کیا اور اسے یہ حکم دیا کہ وہ ظاہری شریعت کی طرف تمام لوگوں کو دعوت دے لیکن علوم باطن یا تاویل چند خاص لوگوں کے سوا جو اس کے مستحق ہوں کسی کو نہ بتائے آدم کی پیدائش کا یہی تفسیر ہے۔ آیت کریمہ ، **وَإِذْ قَالَ رَبِّي لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ** میں رب سے امام مستقر مراد ہے جنہوں نے ملکہ یعنی اپنے حدود سے کہا کہ میں آدم کو تمہارا صدر مقرر کرنے والا ہوں تم ان کی اطاعت کرو۔ حضرت آدم کا بڑا دشمن شیطان جو باطنی دعوت میں شریک تھا اُس نے انہیں علم ظاہر کے ساتھ علم باطن بھی لوگوں کو بتائے اور قائم الیقاہ کے رتبے پر کچھ روشنی ڈالنے کی رغبت دلائی ان سے یہ کہا کہ اگر وہ ایسا کریں تو ان کا مشن ترقی کرے گا اور ان کی دعوت میں لوگ کثرت سے داخل ہوں گے یعنی اس درخت کے پھل کھانے کی رغبت دلائی جس کے استعمال کی امام مستقر نے ممانعت کی تھی حضرت آدم دھوکے میں آگئے اور علم باطن کے چند نکتے عوام پر ظاہر کر دیئے گئے۔ اس جرم کے سرزد ہوتے

ہی وہ اپنی جنت یعنی باطنی دعوت سے نکال دیئے گئے۔ اور ظاہری دعوت کے صدر مقرر کئے گئے۔ اس زمانے سے علم باطن کی تعلیم کس لئے آدم نے اپنے وصی بابل کو مقرر کیا۔ دور میں ظاہری شریعت کا معلم ناظم یعنی رسول ہوتا ہے اور باطنی شریعت کا معلم اساس یعنی وصی ہوتا ہے دور کشف میں اس تقسیم کار کی ضرورت نہیں پڑتی۔ جیسا کہ ہم اس سے پہلے بیان کر چکے ہیں کیونکہ اس وقت ظاہری شریعت یعنی اعمال مرتفع ہو جاتے ہیں محض باطنی شریعت یعنی علم باطن باقی رہ جاتا ہے۔ (مرآۃ الملتقا از سید جعفر بن منصور البیہقی ص ۲۹، ۶۴)

(بحوالہ ہمارا اسمعیلی مذہب اور اس کا نظام ص ۵۷)

(نوٹ) اسمعیلی فرقہ پیغمبروں کے معجزات اور خوارق کائنات نہیں کیونکہ ان کے نزدیک یہ سب غیر فطری باتیں ہیں اس لئے انہوں نے پیغمبروں کے تمام معجزات اور خوارق عادت حالات کی تاویل بابر تحریف کر ڈالی اور یوں معجزات تسلیم نہ کرنے کا ایک راستہ تلاش کر لیا۔ اس کے لئے ملاحظہ ہو اساس التاویل از قاضی نعمان بن محمد۔ از صفحہ ۷۱

۱۱۔ آنحضرت صلعم کے بعد اجراء نبوت جدیدہ اور ”حضرت آدم کے بعد آپ کے قائم مقام نسخ و تعطیل شریعت محمدیہ کا عقیدہ“ آپ کے وحی ہائیل ہوئے۔ ہائیل

نے دعوت باطن کے لئے اپنا ایک مدگار مقرر کیا جسے حجت کہتے ہیں اور جو آپ کے بعد آپ کے جانشین ہوئے اسی طرح آپ کے دور میں یکے بعد دیگرے اللہ ہر تہہ پہاں تک کہ ناطق ثانی (یعنی رسول ثانی) حضرت نوح کا دور آیا، جن کو آپ کے زمانے کے مستقر امام مولانا ہود نے قائم کیا آپ کے وحی مولانا سام تھے آپ کے دور کے بعد ناطق ثالث (یعنی تیسرے رسول) حضرت ابراہیم کا دور شروع ہوا آپ اپنے دور کے مستقر امام بھی تھے گویا آپ مستقر امام بھی ظاہر ہو گئے اسی وجہ سے یہ کہا جاتا ہے کہ حضرت ابراہیم چاروں مراتب نبوت رسالت، وصایت اور امامت کے مالک تھے آپ نے حضرت اسحق کو ظاہری شریعت کے لئے اور حضرت اسمعیل کو باطنی شریعت کے لئے قائم کیا۔ وفدیناہ بذبح عظیم کی ہے تفسیر ہے۔ آپ کے دور کے بعد ناطق رابع (یعنی چوتھے رسول) حضرت موسیٰ کا دور شروع ہوا جو مستقر امام نہ تھے آپ کے مقیم مولانا ادا اور آپ کے وحی مولانا ہارون تھے آپ کے دور کے بعد ناطق خامس (یعنی پانچویں رسول) حضرت عیسیٰ کا دور شروع ہوا جن کے مقیم مولانا خزیمہ اور وحی شمعون با صفا تھے آپ کے دور کے بعد ناطق سادس (یعنی چھٹے رسول) آنحضرت صلعم کا دور شروع ہوا آپ کے مقیم مولانا ابوطالب اور وحی مولانا علی تھے آپ کے دور کے بعد ناطق سابع (یعنی ساتویں رسول) مولانا محمد بن اسمعیل کا دور شروع ہوا جو دور روحانی اور قائم کا دور تھا۔ یہ سب انبیاء اس وجہ سے نطق رکھتے ہیں کہ ان میں سے ہر نبی نے اپنے پیش رو نبی کی شریعت کو معطل یعنی منسوخ کر کے ایک جدید شریعت وضع کی چنانچہ مولانا محمد بن اسمعیل نے شریعت محمدی کے ظاہر کو معطل کر کے باطنی شریعت جاری کی جیسا کہ آئندہ معلوم ہوگا۔ (دیکھئے اساس التاویل مولفہ سیدنا قاضی نعمان از ابتدائے قصہ آدم اور بالخصوص کتاب الکشف ص ۱۵۲) کی یہ عبارت ملاحظہ ہو۔

النطقاً هم الذين ينطقون بالانزلي والشرائع فهم آدم و
 نوح وابراهيم وموسى وعيسى ومحمد وهو احمد ومحمد
 المهدي الناطق السابع فهم ميوت وحى الله .
 (بحوالہ ہمارا اسمعیلی مذہب اور اس کا نظام ص ۵۹۰)

۱۲ - موجودہ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی کتاب نہیں بلکہ صحابہ وغیرہ کی تصنیف ہے
 سیدنا قاضی نعمان اور باب الالباب سیدنا حمید الدین کرمانی دونوں کا اس امر پر اتفاق ہے کہ حضرت علی نے آنحضرتؐ کی وفات کے کچھ ہی بعد قرآن مجید جمع کر کے لوگوں کے رد و پیش کیا لیکن دشمنی کی وجہ سے اسے قبول نہیں کیا گیا اور کہا گیا کہ ہمارے پاس جو کلام اللہ ہے وہ کافی ہے آپ اپنا نسخہ واپس لے گئے اور یہ فرمایا کہ اب قائم کے سوا اسے کوئی نہیں کھولے گا سیدنا جعفر بن منصور الیمین ایک طویل بحث میں فرماتے ہیں جس طرح یہود و نصاریٰ نے اصلی تورات و انجیل کو چھوڑ کر اپنی رائے اور قیاس سے علیحدہ کتابیں جمع کر لیں مسلمانوں نے بھی اسی طرح کیا ۔ رسول خدا صلعم نے کلام اللہ جمع کر کے اسے اپنے اصحاب کے سامنے اپنے دھبی کے سپرد فرمایا یہ لوگ اس سے بے پرواہ ہو گئے اور اپنے قیاس و رائے سے ایک الگ قرآن مجید جمع کیا اس کے بعد خلیفہ ثالث نے شیخین کا جمع کیا ہوا نسخہ جلاؤ الا اور ایک دوسرا نسخہ تیار کیا پھر حجاج آیا اور اس نے خلیفہ مذکور کے نسخے کو لے کر آگ میں بھونک دیا اس کے بعد اس میں سے جو چاہا نکال دیا اور ایسی کتاب تالیف کی جو اب ان کے پاس موجود ہے (دیکھئے اساس التاویل فی ذکر وصی رسول اللہ ، معاصم الہدی از سیدنا حمید الدین کرمانی ص ۱۰۴ ، سرائر النطقاء ص ۱۰۴)
 (بحوالہ ہمارا اسمعیلی مذہب اور اس کا نظام ص ۱ بعنوان مقدمہ)

۱۳ اللہ تعالیٰ کے تمام اوصاف مثلاً خالق ، مالک ، رزاق وغیرہ مجازی ہیں اسمعیلی نقطہ نظر حقیقت میں یہ اوصاف امام الزمان کے ہیں ۔
 اور اعتقاد کے لحاظ

سے اللہ تعالیٰ کے تمام اوصاف مثلاً خالق ، مالک ، رزاق وغیرہ مجازی (یعنی برائے ہونے کا نام) ہیں حقیقت میں وہ عقل اول پر صادق آتے ہیں جو عالم روحانی کا پہلا موجود ہے عالم جسمانی میں ان اوصاف و نفوت سے امام الزمان موصوف ہوتے ہیں کیونکہ وہ اس عالم میں عقل اول کے مقابل میں یہاں تک کہ " اللہ " کا لفظ بھی جیسا کہ آئندہ معلوم ہوگا عقل اول اور امام پر اطلاق کیا جاتا ہے اس لئے ذات باری تعالیٰ کو مبدع یا غیب بلکہ غیب الغیوب کہتے ہیں اسے کسی وصف سے موصوف کرنا گویا اس کی ذات میں کثرت ثابت کرنا ہے جو شرک کا مترادف ہے " (باری تعالیٰ سے صفات سلب کیے کے اور وہی کو ان صفات سے موصوف کرنے کا یہ لوگھا استدلال ہے) (حوالہ کیٹے ملاحظہ ہو کنز الوداد زیدنا براءہیم بن الحسین الحمدی ص ۴۵۶ ، فصل بعنوان ، عقل اول یا عقل عاشر یا امام الزمان کا خدا تعالیٰ کے اوصاف سے موصوف ہونا) اسماعیل مذہب " مولانا محمد باقر سے روایت کی جاتی ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ " عالم " ہے لیکن اس معنی سے کہ وہ جسے چاہتا ہے اسے علم کی دولت بخش کر عالم بناتا ہے نہ اس معنی سے کہ یہ صفت خود اس کی ذات سے قائم ہے ۔ (ملاحظہ ہو راحۃ العقل) اسماعیل مذہب

۱۴۔ اسماعیلیوں کے ہاں " اسماعیل عقائد کے اعتبار سے تمام موجودات کی عقل اول کا مقام و مرتبہ " غلت اولیٰ اور محرک اولیٰ " موجود اول " ہے جس کا نام " عقل اول " ہے اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اس نے اپنی ذات کو پہچان لیا یہی ملک مقرب اور اسم اعظم ہے بلکہ یہی خالق اور باری اور مصور ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ۱۔ **هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ** اسماعیلی شریعت کی اصطلاح میں اسے عقل نہیں کہتے بلکہ قلم کہتے ہیں ۔ (فلاسفہ یونان کی تقلید کرتے ہوئے اسماعیلیوں نے یہ عقیدہ اختیار کر لیا کہ) چونکہ باری تعالیٰ کی ذات میں کسی قسم کی نہ تو کثرت ہے اور نہ ترکیب اس لئے اس سے صرف عقل اول ہی کا صدور

ہوا جو ایک ہی ہے۔ اگر باری تعالیٰ ایک ہوتا تو اس سے دو موجود صادر ہوتے کیونکہ ایک کے بعد دو کا رتبہ ہے۔ (حاصل یہ کہ واحد یعنی ایک ہونا بھی اللہ تعالیٰ کی صفت نہیں، از اصغر علی) بحوالہ ہمارا اسمعیل مذہب اور اس کا نظام ص ۲

(نوٹ) حکمایونان بھی بقول ”لا یصدر عن الواحد الا الواحد“ موجودات کا نظام تخلیق ایسے ہی بتایا ہے (جو کہ ان کے لامذہب دماغ کی ایجاد ہے) بحوالہ حاشیہ ہمارا اسمعیل مذہب اور اس کا نظام ص ۲

(حوالہ کیلئے مندرجہ ذیل عبارت غور سے پڑھئے۔ المبدع الاول۔ الناطق (المصور) المنبعث الاول۔ الاساس (الباری) الموجود الثالث۔ الامام (المخالق) فجمع الله تعالیٰ المراتب الثلاثة فی ایتہ واحدة ونسبها الی الاول فقال هو الله المخالق البارئ المصور کیلئے الاسماء الخمسة الیٰ له المراتب الثلاثة التي دون ذلك (راحة العقل المشیع السادس من السور السابع) بحوالہ ہمارا اسمعیل مذہب ص ۲

۱۵۔ عبدالمطلب اور ابوطالب پیغمبر تھے بلکہ پیغمبر گراموں رسول ساز تھے | آنحضرت صلعم انہوں نے ہی آنحضرت صلعم کو پیغمبر کی بخشی تھی کے دادا مولانا

عبدالمطلب حضرت ابراہیمؑ کی ذریت سے ہیں آپ بھی حضرت ابراہیمؑ کی طرح حضرت عیسیٰ کے دور میں مستقر امام تھے یعنی آپ میں نبوت، رسالت، وصایت اور امامت چاروں مراتب جمع تھے آپ نے اپنے دو فرزندوں مولانا عبد اللہ اور مولانا ابوطالب کو خدا کے امر و وحی سے الگ الگ رتبے دیئے پہلے کو نبوت و رسالت کے رتبے دے کر ظاہری دعوت کا صدر بنایا اور دوسرے کو وصایت و امامت کا درجہ دیکر باطنی دعوت کا رئیس مقرر کیا۔ (کنز الولد ص ۴۶، الانوار اللطیفہ فصل ۵ باب ۲ سراق ۲ بحوالہ ہمارا اسمعیل مذہب ص ۶۳)

”مولانا عبد اللہ کے انتقال کے وقت آنحضرت صلعم پیدا نہیں ہوئے تھے اسی لئے مولانا عبدالمطلب نے اپنے فرزند مولانا ابوطالب پر نص کر کے انہیں آنحضرت صلعم کا کفیل بنایا

اسی وجہ سے مولانا ابوطالب "ذوالکفل" کہلاتے ہیں تاکہ آپ اپنے انتقال کے وقت نبوت و رسالت کا رتبہ آنحضرت صلیع کے سپرد کر دیں۔ مولانا ابوطالب نے خدیجہ بنت خویلدؓ میرہ بحیرا (راغب) اور مرقل کو "حجت" کے رتبے میں قائم کیا آپ کے بارہ اقیب نہ تھے کیونکہ کیونکہ آپ صاحب ولایت یعنی صاحب امانت تھے جیسا کہ حضرت موسیٰ کے دور میں ہوا موسیٰ یوشع بن نون کو اپنے فرزند بارون کے لئے جو سن بلوغ کو نہیں پہنچے تھے مستودع بنایا۔
 در سرائر النطق ص ۱۳۸ تا ص ۱۴۰) بحوالہ ہار اسمعیل مذہب اور اس کا نظام ص ۶۲ ص ۶۳

مولانا ابوطالب نے نبوت و رسالت کا رتبہ آنحضرت صلیع کو اور وصایت اور امامت کا درجہ مولانا علی کو دیا۔ مولانا عبد اللہ کے قائم مقام آنحضرت صلیع اور مولانا ابوطالب کے جانشین مولانا علی ہوئے۔ ایک دوسری روایت میں یہ ہے کہ مولانا عبد اللہ نے اپنے انتقال کے وقت اپنے والد مولانا عبد المطلب کو آنحضرت صلیع کا کفیل بنایا تاکہ وہ اپنے بعد نبوت و رسالت کا عہدہ آنحضرت کے سپرد کر دیں۔ (کنز الاولاد ص ۴۹۶)
 بحوالہ ہار اسمعیل مذہب اور اس کا نظام ص ۶۴

"مولانا ابوطالب کی شان عظمت و جلالت اس سے ظاہر ہے کہ آپ میں بھی مولانا عبد المطلب کی طرح چاروں مراتب جمع ہو گئے تھے (الانوار اللطیفہ فصل ۵ باب ۱ مرقق)
 ۱) بحوالہ ہار اسمعیل مذہب اور اس کا نظام ص ۶۴

"آپ نے اپنی حجت حضرت خدیجہ کو آپ کی بعثت کے ایک روز بعد سہ شنبہ کو ظہر کے وقت اللہ تعالیٰ کے امر و وحی سے یہ حکم دیا کہ وہ آنحضرت صلیع اور مولانا علی کو اپنے پانچ "حدود" کے سامنے بلا کر آنحضرت صلیع کو رتبہ وصایت و امامت کے متعلق مولانا علی کے کفیل اور مستودع بنائیں۔ چنانچہ حضرت خدیجہ نے آپ کے حکم کے متعلق عمل کیا اور شرح ویسٹ سے آنحضرت صلیع کے سامنے کہا کہ مولانا علی آپ کے وصی اور آپ کے علم کے وارث ہیں اور آپ کی یعنی مولانا علی کی ذات وہ ہے جس میں چاروں مراتب نبوت

ان یسکفل محمدًا علی رتبة الوصایة والامامة ویستودع فیہما لا
(ومولانا علی) هو الذی تجتمع الیہ المراتب الاربع وهو مستقر الباطن
(کنز الولد ص ۵۵) بحوالہ ہمارا اسمعیلی مذہب اور اس کا نظام ص ۶۴

۱۶۔ بحیرۃ اہلب اور چار دیگر آدمی آنحضرت صلم کے
اساتذتھے اور خدیجہ آپ کی اسانی تھیں جن سے آپؐ تکمیل علیہم کی
”پانچ ارکان دعوت جو آنحضرت
صلعم اور آپ کے ”رب“ یعنی

مولانا ابوطالب کے درمیان معلموں کی حیثیت سے تھے ان کے نام یہ ہیں ۔

(۱) ابی بن کعب (۲) زید بن عمرو (۳) عمرو بن نفیل (۴) زید بن اسامہ

(۵) بحیرۃ اہلب یہ پانچ ارکان ولایت، طہارت، صلوٰۃ زکوٰۃ اور صوم کے

مقابل ہیں گویا ہر ایک نے آنحضرت صلم کو ایک رکن شریعت کی تعلیم دی آخر میں آپ نے
حضرت خدیجہ سے تعلیم پائی (کنز الولد ص ۴۹، ص ۵۵) بحوالہ ہمارا اسمعیلی مذہب ص ۶۵

۱۷۔ نبی اکرم صلم غیر معصوم تھے مگر حضرت علی اور باقی سب امام
معصوم تھے اور نبی اکرم صلم سے چار درجے افضل تھے ۔
”سیدنا جعفر بن منصور
الیمین کہتے ہیں کہ تمام

انبیاء کی قدر تیری ہے ان کی شریعتوں میں اختلاف اور شبہ پایا جاتا ہے ان سے گناہ برزد
ہوئے کیونکہ انہوں نے ایسے مراتب طلب کئے جن کے وہ مستحق نہ تھے وہ سب غیر معصوم
تھے ان میں آنحضرت بھی شامل ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ خود آپ کو خطاب کہے فرماتا ہے ۔

انا فتحناک فتحاہدینا لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر
اس کے آپ کے وصی مولانا علی اور آپ کی نسل سے جسے اللہ ہوئے ان کی حد تاویل ہے
جس میں کوئی اختلاف نہیں پایا جاتا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ما تری فی خلق الرحمن
من تفاوت ، انہوں نے ایسے مراتب طلب نہیں کئے جن کے وہ مستحق نہ تھے ۔ یہ سب
ملکہ بالفعل اور معصوم ہیں اور چار درجے انبیاء و مرسلین سے افضل ہیں ۔ سیدنا موصوف

نے اس مقام پر طویل بحث کی ہے جو تقریباً سچے سچوں پر مشتمل ہے ان کے بعض حقیقیہ بمنہ
 یہاں درج کئے جاتے ہیں۔ الملئکہ المقربون هم الانعمة المعصومون وهم افضل
 من الرسل الموبدين۔ لا يعصون الله ما امرهم ويفعلون ما يؤمرون
 ۔ والملئكة بالفعل هم المقربون فوق الرسل بارج درجات لان الانبياء وقعت
 عنهم الذنوب والمعاصي ثم نالهم التوبة والرحمة اذ عصيانهم متوجہ الى
 الطاعة فكانوا غير معصومين نطلبهم مراتب فوق مراتبهم لم يستحقوها
 وكان اسسهم معصومين لانهم لم يطلبوا فوق حد هم كادهم وما ذكره الله
 من عصيانہ ويوسف وموسى وداود وما حكى الله في قصة نبيہ محمد في
 قوله ليغفر لك الله ما تقدم من ذنبك وما تأخر وليس بين الرسل والملئكة
 مساواة في الحقيقة۔ وكذلك ان المومنين المعصومين لا تجري عليهم
 الذنوب كما ان الذنوب لا تجري على المومنين من الملئكة۔

(سراۃ النظم ص ۶۵ ۶۶۔ بحوالہ ہمارا اسمعیل ذریعہ اور اس نظام ص ۷۰ ۷۱)

۱۸۔ اقرار ولایت علی کے بغیر ہر نیک عمل بے کار ہے حتیٰ کہ جس
 پیغمبر نے ان کی ولایت کا اقرار نہیں کیا اس سے پیغمبر کی چھین لگ گئی

آنحضرت صلعم اس حال دور کے صرف مستجبین کے مجمع تھے یعنی اس دور کے مستجبین کی صورتیں
 آپ میں جمع تھیں اور مولانا علی میں دو درجات کے تین ہزار سال اور دورتر کے مولانا ہاشم تک تمام مقامات
 یعنی حدود عالیہ اور ہیاکل نورانیہ جمع تھے۔ کسی نبی کی توبہ کسی دل کا انتخاب کسی ولی کی امامت اور
 کسی عامل کا عمل اگرچہ کہ وہ عبادت میں فنا ہو جائے درست نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کے ساتھ مولانا
 علی کی ولایت نہ ہو جس نبی نے آپ کی ولایت کا اقرار نہیں کیا اس کی نبوت ساقط ہو گئی (یعنی چھین لگ گئی)

بہر حال کسی عامل کا عمل آپ کی ولایت کے بغیر مقبول نہ ہوگا۔

ان الله لا يقبل توبة بني ولا اصطفأولي ولا امامة وصي ولا عمل طاعة من عامل ولو

تقطع فی العبادۃ والاجتهاد الا بولایۃ علی بن ابی طالب فمن انی بغیر ولایۃ علی
اسقطت نبوتہ ووصایۃ وصالح عملہ ولا زکاة عمل (مرکز النطق) از سیدنا جعفر بن منصور الیمین
ص ۳۵۔ بحوالہ ہمارا اسمعیل مذہب اور اس کا نظام ص ۱۷

۱ نوٹ: سیدنا جعفر بن منصور الیمین، مولانا معز کے باب الابواب تھے اور انہوں نے اسماعیل
دعوت کی اشاعت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ بحوالہ ہمارا اسمعیل مذہب اور اس کا نظام ص ۱۷
۱۹۔ حضرت علیؑ عمر بعد از حضرت کے ساتھ کربوت میں شریک رہے۔ ائمہ اثنی عشریوں کا دعویٰ مطلق سیدنا حسین
بن علیؑ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مولانا علیؑ دونوں کا مرتبہ اور درجہ ایک تھا ایک کو دوسرے پر کوئی
فضیلت نہیں بلکہ دونوں مساوی ہیں جس نے یہ اعتقاد رکھا کہ ایک دوسرے سے افضل ہے اس نے
ایک میں غلو کیا اور دوسرے میں تقصیر کی (لے مو من ا) تو یہی اعتقاد رکھ۔ جس کا اعتقاد اس کے
خلاف ہو اس پر خدا کی لعنت المبدأ والمعاد ص ۳۵۔ بحوالہ ہمارا اسمعیل مذہب اور اس کا نظام ص ۱۷
۲۰۔ دونوں میں مساوات بھی اتنی تھی کہ بقول سیدنا اور لیس، مولانا علیؑ آنحضرتؐ کی زندگی تک
آپ کے ساتھ رسالت میں بھی شریک تھے اور آپ (یعنی علیؑ) درجہ نبوت پر فائز تھے ازہر المعانی ص ۲
ازہر المعانی کی اصل عبارت ملاحظہ ہو۔

قال رسول الله صلعم فلما نلت کمال المراتب رفعت علیاً علی
المنزلة التي رفعت مساویته فی الدرجة التي ملکیت۔ وقت
هو منی بمنزلة هارون من موسى عند کمال هارون بمنزلة
الرسالة وقت ان علیاً فی ذلك الوقت قد حاز درجة النبوة
— وهذا ماویل قولی "انه لا نبی بعدی" کہ شرح کی جاتی ہے
کہ مولانا علیؑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کی زندگی تک کربوت میں شریک رہے۔
(بحوالہ ہمارا اسمعیل مذہب اور اس کا نظام ص ۱۷)

۲۰۔ حضرت علیؑ کربوت سمیت چار اعلیٰ مراتب تھے۔ ۱۔ "مولانا علیؑ" هو الذی یجتمع

الیہ المراتب الاربع وهو مستقر الباطن - یعنی حشرت علی میں چاروں مراتب
یعنی نبوت، رسالت، وصایت اور امامت جمع تھے اور آپ باطن مستقر ہیں (کنز الدرامہ ص ۵۱۵)
بحوالہ ہارال اسمعیل مذہب اور اس کا نظام ص ۴۳

۲۱ - مولانا علی غافر خطیبہ الرسول | اس بارے میں سیدنا جعفر بن منصور
نفس اللہ اور معبود الملکۃ اہلب
الیمین کی یہ تین روایتیں ملاحظہ فرمائیں

① وقد روى عن رسول الله صلى الله عليه وآله قال قال علي بن رؤس الاشهاد
وهو اخذ بيد علي بن ابي طالب وقد علي به المنبر معه و
الناس محدقون به فقال بعد حمد الله وثناؤه هذا علي
اخى - والخليفة من بعدى - وابو عترقى وسائر عولتى
ومخرج كوفتى وغافر خطيئتى (مسائر النطقاء -

از سیدنا جعفر بن منصور الیمین ص ۱۲۵ ، ص ۲۰۹

② وروى عن اسد الهجرى انه قال سمعت امير المؤمنين علي
بن ابي طالب يقول فى محضر من شيعته واصحابه - ما آمن
بالله ولا اقرب نبوة رسول من لم يقرب ولايتى وان سليمان بن
داود سأل الله ان يعطيه ملكا لا ينبغي لاحد من بعده فاجاب
الله سؤاله - فاعجب بملكه فعرضت عليه ولايتى فتوقف
عن ولايتى فلبى الله ملكه وابنلاه بالجد على كرسىه ومقطت
نبوته اربعين يوما حتى آمن بى واقرب ولايتى فرد الله عليه ما صلبه
وكشف عنه بلاءه وكذلك داود عليه السلام امر بالحكم بين
الناس فحكم واعجب بما امار اليه فعرضت عليه ولايتى فتوقف
فابنلاه الله بما ذكره من بلاءه وكذلك يونس عرضت عليه

ولایتی فتوقف فابتلاه الله بالحوث فابطلعه كما قال الله تعالى
 فلولا انه كان من المسبحين لبث في بطنه الى يوم يبعثون
 فلما اقر بولایتی وعرفنی خلص الله مما ابتلاه فاما من نبی
 الا وعرضت علیه ولایتی فمن سارع الى الاجابة بالولایة
 كان من المرسلین ومن ابطأ عن الاجابة بولایتی والاقرار
 بی كان غیر مرسل الا ان ولایتی ولایة الله -

وهو قوله ۱- هنالك الولایة لله المحق - فهي ولایتی فمن اقر بها
 فقد اقر بالله واعترف بوحده انیته واقر لمحمد بالنبوة و
 من انكرها فقد انكر الله وكفر به وانكر رسوله ولم يؤمن به
 وروی عن ابی ذر جندب انه قال سمعت امیر المؤمنین علی
 بن ابی طالب وهو یقول انا دین الله حقا وانا توحید الله
 حقا وانا نفس الله حقا لا یقولها غیری ولا یدعیها غیری
 مدع الا کاذب -

(خوش) یہ روایت عیسائیت کا چرپر ہے الوہیت کے علاوہ بھی عیسیٰ علیہ السلام
 کے بائے میں انہوں نے اسی قسم کا غلو کیا ہے ملاحظہ ہو شہرستانی صفحہ ۱۴۲ -
 قالت النصارى المسيح هو الذى به غفر زلّة آدم وهو الذى بحاسب
 المخلوق (شہرستانی کی یہ عبارت اہلکے اسمعیلی مذہب اور اس کا نظام کے صفحہ ۸۱ پر
 ملاحظہ ہو -

(۳) وروی عن رسول الله صلعم انه قال لما عرج بي الى السماء
 الرابعة رأيت عليا جالسا على كرسي الكرامة والملائكة
 حافون به يعظمونه ويعبدونه ويسبحونه ويقدمونه

فلتت لحبیبی جبریل مصبقنی انی علی الی هذا المقام فقال لی
 یا محمد ان اللہ لک شکلت الی اللہ تعالیٰ مشدہ شوقہا الی عنی
 لعلہا . بعلوہ وھنزلہ وملت النظر الیہ فخلق اللہ ھذا اللہ
 علی صورۃ علی والزھم طاعنہ فکلما استاقوا الی علی نظر والی
 ھذا فی عبدوہ ولیسبحوہ ویقدسوہ وذلک قولہ عز وجل -
 ھو الذی فی السماء الھد فی الارض الہ وھو الحکیم العلیم
 وقد قال رسول اللہ صلعم النظر الی وجہ علی عبادۃ -

۱ سرار النظم ص ۲۸۲ ، ص ۳۱۳ فی آخر الکتاب

ترجمہ ۱۔ آنحضرت صلعم سے روایت کی گئی ہے کہ آپ ایک روز منبر پر تشریف لکھتے
 تھے اور لوگ آپ کو گھیرے ہوئے تھے آپ نے برسر عام مولانا علی کا ہاتھ پکڑ کر حمد و ثناء کے
 بعد فرمایا اے لوگو! - یہ علی میرے بھائی ہیں اور میرے بعد میرے خلیفہ ہیں اور میری
 عشرت کے باپ اور میرے راز کے پردہ پوش اور میری خلیفہ دو کر کے والے اور میری
 خطا معاف کرنے والے ہیں

ترجمہ (۲) اسد ہجری سے روایت کیا گیا ہے کہ آپ نے مولانا علی کو اپنے شیعہ کی مجلس
 میں یہ فرماتے شا کہ جو میری ولایت کا اقرار نہ کرے وہ مومن نہیں اور نہ وہ آنحضرت کی ولایت
 کا مقرر ہے - بے شک حضرت سلیمان نے اللہ تعالیٰ سے ایک ایسا ملک مانگا جو کسی کو
 آپ کے بعد سزاوار ہو اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا قبول فرمائی آپ ملک پر مغرور ہو گئے آپ پر
 میری ولایت پیش کی گئی لیکن آپ نے اس کے ماننے سے توقف کیا اس لئے اللہ تعالیٰ نے
 آپ سے ملک چھین لیا اور آپ کی کرسی پر دھڑلا ڈالنے سے آپ کو مبتلا کیا (والقینا
 علی کرمیہ جسدًا) اور آپ کی نبوت چالیس روز تک چھن گئی یہاں تک کہ آپ مجذوب
 ایمان لائے اور میری ولایت کا اقرار کیا پھر اللہ تعالیٰ نے جو کچھ آپ سے چھین لیا تھا اسے

والپس کر دیا اور آپ کی بلاؤں دور کی اس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد کو حکم دیا کہ وہ
 انہوں کے درمیان فیصلہ کرے آپ نے فیصلہ کئے جس کی وجہ سے آپ مغرور ہوئے
 پھر اللہ تعالیٰ نے آپ پر میری ولایت پیش کی آپ نے بھی توقف کیا اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ
 کو گرفتار بلا لیا۔ اسی طرح حضرت یونس پر میری ولایت پیش کی گئی آپ نے بھی توقف
 کیا لہذا اللہ تعالیٰ نے پھل کے ذریعے آپ پر بلاؤں کا نازل کیا پھل آپ کو گل گئی جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا
 ہے۔ اگر وہ تسلیم نہ کرتے تو قیامت کے دن تک پھل کے پٹ میں ہی رہتے
 جب آپ نے میری ولایت کا اقرار کیا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو مصیبت سے نجات دی۔
 کوئی نبی ایسا نہیں گزرا۔ جس پر میری ولایت پیش نہ کی گئی ہو۔ جس نے اسے جلد قبول
 کر لیا۔ وہ مہلین میں شمار کیا گیا اور جس نے اس کے قبول کرنے میں دیر کی اور میرا اقرار
 نہ کیا وہ غیر مہلین سمجھا۔ خبردار! میری ولایت خدا کی ولایت ہے اور یہی معنی ہیں
 اللہ تعالیٰ کے قول۔

هناك الولایة الحق کے معنی سب ولایت خدا ہے برحق ہی کو ہے
 جس نے اس کا اقرار کیا اس نے خدا کی وحدانیت اور رسول کی نبوت کا اقرار کیا اور ان
 پر ایمان لایا۔ ولایت ہے ابوذر جبریل کے اپنے امیر المؤمنین علی بن ابی طالب کو
 یہ کہتے سنا کہ میں حقیقت میں خدا کا دین ہوں۔ خدا کی توحید ہوں اور خدا کا نفس ہوں یعنی
 خود خدا ہوں یہ سب کو کوئی شخص ایسا نہیں کر سکتا۔ اور نہ ایسا دعویٰ کر سکتا
 ہے اگر دعویٰ کرے تو وہ جھوٹا ہے۔

ترجمہ ۲۔ آنحضرت سے روایت کی گئی ہے کہ معراج میں جب چوتھے آسمان پر پہنچا تو
 دیکھا کہ وہاں ہوں۔ علی کرسی کرامت پر بیٹھے ہوئے ہیں اور فرشتے آپ کو گھیرے ہوئے
 ہیں۔ وہ آپ کی عبادت تسلیم اور تقدیس کر رہے ہیں میں نے اپنے دوست
 جبریل سے پوچھا کہ علی اس مقام پر مجھ سے پہلے پہنچ گئے ہیں جبریل نے کہا
 فرشتوں نے علی کے جہنم تبارک و جہنم سے آپ کو دیکھنے کا بہت شوق ظاہر کیا اس
 لئے اللہ تعالیٰ نے اس فرشتے کو آپ کی صورت میں پیدا کیا اور ان اس کی عبادت فرض کی

جب کبھی وہ آپ کو دیکھنے کے مشتاق ہوتے ہیں تو اس کو دیکھ لیتے ہیں اور اس کی عبادت تسبیح و تقدیس کرتے ہیں یہی ہے معنی اللہ تعالیٰ کے قول ۔

هو الذي في السماء والارض والارض والسماء
معبود برحق ہے کہ آسمانوں میں بھی اس کی بندگ ہے اور زمین میں بھی اس کی بندگ ہے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ علی کا منہ دیکھنا عبادت ہے ۔

(بحوالہ ہمارا اسمعیل مذہب اور اس کا نظام صفحہ ۸۴)

نوٹ ۱۔ منقولہ بالا روایتوں کے معتبر اور مستند ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں ہو سکتا کیونکہ انہیں اسمعیل دعوت کے بانی اور امام مولانا معز کے باب الابواب سیدنا جعفر بن منصور الیمین نے اپنی مہتمم بالشان کتاب سررہ النطقاء میں مدون فرمایا ہے آپ کا یہ فرمانا کہ مولانا علی رسول اللہ کی خطا معاف فرماتے والے ہیں اور نفس اللہ ہیں (یعنی خود خدا ہیں) اور چوتھے آسمان پر فرشتوں کے معبود ہیں جس کی وہ عبادت اور تسبیح و تقدیس کرتے ہیں یہی غلو آمیز باتیں ہیں۔ جن کی وجہ سے حضرت علی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر تو کجا خود اللہ تعالیٰ کے ہم درجہ و ہم پلہ ہو جاتے ہیں فتعالی اللہ عما یشرکون ۱۰۰ بحوالہ ہمارا اسمعیل مذہب صفحہ ۸۵)

۲۲۔ مولانا معز کی دعاؤں میں اسماعیلیوں کے خود ساختہ پیغمبر محمد بن اسماعیل کے ذریعہ شریعت محمدیہ کے معطل و منسوخ ہونے کی ایک دعا نبی سید الاوصیاء

المنتجبین و علی فاطمة الزهراء سیدۃ النساء العالمین و علی سبطیہ الحسن و الحسنین

بالصدق الناصح من جدہ الرسول لنا من من ابیہ الکواثر السابح من آباء الائمة سابح الرسول من آدم و سابع الاوصیاء من شیعہ و سابع الائمة البررة صلوات اللہ علیہم اجمعین کما قلت سبحانہ خلقنا السموات و

الارض فی ستہ ایام سوا للساتلین - تم استوی الی السماء وهو استواء
 امر النطفاء بالسابع القائم صلوات اللہ علیہ (کما ذکرنا انفاً) الذی
 شرفته وکرمته وعظمتہ وختمت بہ عالم الطبايع وعظمت بقیامہ
 ظاہر شریعہ محمد صلعم الخ (ادعیۃ الایام السبعۃ از مولانا المعز لدین اللہ)
 ترجمہ ۱۔ اور درود بھیج تو یا اللہ اپنے نبی کے بھائی علی پر جو ادھیاء منجبین کے
 سردار ہیں اور عالم الزہراء پر جو عالمین کی عورتوں کی سردار ہیں اور ان کے دونوں نواسوں
 حسن اور حسین پر اور درود بھیج تو قائم بالحق اور ناطق بالصدق پر جو اپنے نانا رسول سے نبی
 اور اپنے باپ کوثر سے اٹھویں اور اپنے آبا سے ساتویں ہیں اور جو آدم سے ساتویں رسول
 اور شیث سے ساتویں وصی اور نیک اماموں سے ساتویں امام ہیں۔ درود اللہ کا ان سب
 پر جس طرح فرماتا ہے تو کہ ”پیدا کیا ہم نے آسمانوں اور زمینوں کو چھ دن میں پھر بلند ہوا وہ
 اللہ آسمانوں کی طرف، مراد اس سے ناطقوں کے امر کا بلند ہونا ہے قائم سابع سے درود
 اللہ ان پر (جیسا کہ ابھی ہم نے ذکر کیا ہے) اور وہ (یعنی محمد بن اسمعیل) ایسے ہیں
 جنہیں تو نے مشرف معظم اور مکرم کیا اور جن کے ذریعہ سے تو نے عالم طبايع کو
 ختم کیا اور شریعت محمدیہ کے ظاہر کو معطل کیا۔“ بحوالہ ہمارا اسمعیل مذہب ص ۱۲

(نوٹ) اوپر کا اقتباس مولانا معز کی سات دعاؤں سے لیا گیا ہے جن میں ہر دعا ایک دن
 کے لئے مخصوص ہے ہر دعائیں ایک ناطق (یعنی رسول) ان کے وصی اور چھ اماموں کا
 ذکر ہے۔ پہلی یکشنبہ کی دعا میں حضرت آدم کا بیان ہے اسی طرح سلسلہ وار سات دعاؤں میں
 سات ناطقوں (یعنی رسولوں) اور ان کے حدود پر درود بھیجا گیا ہے (ان دعاؤں کو بخوف
 طوالت ہم نے یہاں ذکر نہیں کیا صرف شبہ کی آخری دعا (مع ترجمہ) نقل کر دی ہے جس میں
 مولانا محمد بن اسمعیل کی شان بتائی گئی ہے کہ وہ نبی اکرم صلعم کے بعد رسول بنا کر بھیجے گئے
 جنہوں نے شریعت محمدیہ کو منسوخ کر دیا یہ محمد بن اسماعیل، امام جعفر صادق کے پوتے ہیں،
 (از اصغر علی)

اسمعیل مذہب کی حقیقت دریافت کرنے کے لئے محقق کو اس سے بڑھکر کسی اور
 دوسرے حوالے کی ضرورت ہی نہیں کیونکہ یہ ان کے ایسے امام کی دعا ہے جن کی شان بہت
 بڑی ہے آپ ظہور کے اماموں کے چوتھے اور مولانا حسن سے جو دھویں امام ہیں اور
 اور اسمعیل اصول کے لحاظ سے چوتھے اور ساتواں اعلیٰ اور افضل ہوتا ہے اسی وجہ
 سے اسماعیلی فرقے کو فرقہ سبعیہ بھی کہا جاتا ہے۔ (از صفر علی) حوالہ کے لئے ملاحظہ ہو زیر المعانی
 از سیدنا اور ایس صفحہ ۵۶۸ بحوالہ ہمارا اسمعیل مذہب اور اس کا نظام ص ۹۵۔

۲۳۔ رسول اللہ صلعم کا اپنی اذان میں مولانا محمد بن اسمعیل اور مولانا
 القائم محمد بن عبد اللہ المہدی کی رسالت کی گواہی دینا۔
 داعی مطلق سیدنا ابراہیم

ابن الحسین الحامدی المتوفی ۵۵۷ھ جو ظہور کے آخری زمانے میں مولانا آمر کے عہد میں موجود
 تھے اپنی مہتمم بالشان کتاب کنز الولد میں اس طرح ارشاد فرماتے ہیں۔

واما محمد بن اسمعیل فهو مہتمم شریعتہ (ای شریعت محمد صلعم)
 وموفیہا حقوقہا وحدودہا وهو السابغ من الرسل۔ بیان ذلک فی ادعیتہ
 مولانا المعز السبعۃ وهو الذی یشہد (ای النبی صلعم) لہ وللقائم محمد
 بن عبد اللہ المہدی لانہ قائم القیامۃ الوسطی وقائم القیامۃ الاولی
 امیر المؤمنین وقائم القیامۃ الکبریٰ صاحب الکشف فی اذانہ بقولہ
 اشہدان محمد رسول اللہ واشہدان محمد رسول اللہ لان الخلی
 یشہدون برسالۃہ وهو یشہد لمتم دورہ وشریعتہ ومنہاجہ وهو
 منسوب الی عبد اللہ بن میمون فی الترویۃ۔

ترجمہ ۱۔ لیکن محمد بن اسمعیل وہ تو محمد (یعنی رسول اللہ صلعم) کی شریعت کے تمام
 واکمال کرنے والے اور اس کے حقوق و حدود کو پورا کرنے والے ہیں اور ساتویں رسول
 ہیں جن کا بیان مولانا معز کی سات دعاؤں میں ہے اور وہ یہی ہیں کہ جن کے لئے اور

قائم محمد بن عبد اللہ المہدی کے لئے آپ (یعنی رسول اللہ صلیم) اشہدُ محمدًا رسول اللہ
 اشہدان محمدًا رسول اللہ کہ گواہی دیتے ہیں کیونکہ مولانا محمد بن اسمعیل قیامت وسطی کے قائم
 اور امیر المؤمنین یعنی مولانا علی قیامت اولی کے قائم اور صاحب الکشف قیامت کبری کے ہیں
 تمام لوگ آپ (یعنی رسول اللہ صلیم) کی رسالت کی گواہی دیتے ہیں۔ اور آپ صلیم خود اپنے دور
 اور شریعت کے پورا کرنے والے کی گواہی دیتے ہیں جو تربیت کے لحاظ سے عبد اللہ بن مہموں
 طرف منسوب ہیں (کنز الولد ابواب الحادی عشر ص ۵) بحوالہ ہمارا اسمعیل مذہب ص ۹۷
 مندرج بالا عبارت کا سلیس مطلب یہ ہے کہ (اذا صغر علی)

اذان کے پہلے کلمے اشہدان محمدًا رسول اللہ میں محمد سے مولانا محمد بن اسمعیل
 اور دوسرے کلمے اشہدان محمدًا رسول اللہ میں محمد سے مولانا القائم محمد بن عبد اللہ المہدی
 مراد ہیں۔ گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں کی رسالت کی گواہی دیتے ہیں۔
 بحوالہ ہمارا اسمعیل مذہب اور اس کا نظام ص ۹۷

۲۴ - اماموں اور مؤمنین (یعنی اسماعیلیوں) کا اپنی اپنی اذانوں میں
 رسول اللہ صلیم اور (امام جعفر صادق کے پوتے) محمد بن اسمعیل کی
 رسالت کے گواہی دینا۔
 سیدنا محمد بن طاہر
 المکاسر سیدنا ابراہیم
 بن الحسین الحمادی

متوفی ۵۸۳ھ اپنی علم حقیقت کی مشہور کتاب الانوار اللطیفہ میں اس طرح فرماتے ہیں:-
 وتسلیمہ (ای تسلیم رسول اللہ صلیم) لمحمد بن اسمعیل شہادتہ
 لہ بالرسالة فی الاذان عند قوله: اشہدان محمدًا رسول اللہ
 لان شہادتہ صلیم لنفسہ غیر جائزۃ وانما کانت شہادتہ لمحمد بن
 اسماعیل۔ واما شہادۃ الائمة وسانئ المسلمین فہی لہ (ای لرسول اللہ
 صلیم) لانه الناطق السادس وكون الشہادۃ مثناة فی الاذان لما کانت
 الشہادۃ الاولى لہ (ای لرسول اللہ صلیم) والثانية لمحمد بن اسمعیل

الذی ہو متم دورہ و هو صاحب الرسل والیہ اشار مولانا المعز فی دعائہ
یوم السبت اذ هو الناطق السابع - فاما قائم القیامۃ علی ذکرہ السلام مامورہ
اعلیٰ من ذلک لانه غیر منظم فی سلب الرسل -

ترجمہ ۱۔ اور آپ کے (یعنی رسول اللہ صلعم کے) محمد بن اسمعیل کو (علم و حکمت)
کے سونپنے کے یہ معنی ہیں کہ آپ نے اپنی اذان میں (اشہد ان محمداً رسول اللہ کے
محمد بن اسمعیل) کی رسالت کی گواہی دی ہے کیونکہ آپ کی گواہی خود اپنے
لئے ناجائز ہے۔ آپ نے محمد بن اسمعیل کی رسالت کی شہادت دی اور اماموں اور دیگر مسلمانوں
کی شہادت کے یہ معنی ہیں کہ یہ لوگ آپ صلعم کی اور محمد بن اسمعیل کی رسالت کی گواہی دیتے ہیں۔
کیونکہ آپ صلعم چھٹے ناطق (یعنی چھٹے رسول) ہیں اور محمد بن اسمعیل آپ کے دور کے متم اور
ساتویں رسول اور ساتویں ناطق ہیں اذان میں (اشہد ان محمداً رسول اللہ کے مکرہ ہونے کے
یہی معنی ہیں اور اسی کی طرف مولانا معز نے اپنے یوم السبت (شنبہ) کی دعا میں اشارہ فرمایا،
لیکن قائم القیامۃ کا معاملہ اس سے اعلیٰ ہے کیونکہ وہ رسولوں کی لڑی میں منسلک نہیں۔

بحوالہ ہمارا اسمعیل مذہب ص ۹۸، ص ۹۹

(نوٹ) جب قائم القیامۃ کا امر (یعنی معاملہ) رسول سے اعلیٰ ہے تو اس کا یہی
مطلب ہو سکتا ہے کہ وہ الوہیت کے منصب پر فائز ہیں جیسا کہ مندرجہ ذیل حوالہ سے بھی
یہ بات بالکل روز روشن کی طرح واضح ہے۔ (ملاحظہ ہو نمبر ۲۵)

۱۵ امام قائم القیامۃ منصب وحدت والوہیت پر فائز | وانساق الامر بعد مولانا
وتمکن ہیں اور محمد بن اسمعیل رسالت پر |
الحسین بن علی الی باقی الائمة

انی ان انتہی فی مولانا محمد بن اسمعیل فکان محمد بن اسمعیل متم
الدور وخاتم الرسل المنہیند الیہ غایۃ الشرائع المختومة بہ الشئ
علی مراتب حدودها المحیط بعلومہم وهو القائم بالقوة صاحب

انکشفۃ الاولی لان القائم بالفعل هو القائم الکلّی الذی هو صاحب
 انکشفۃ الاخری وابطشۃ العظمی لان القیامات کثیرۃ اولہا
 الماذون المكفوف و آخرہا قائم القیامات - وهو الذی یخلف العاشر
 فی موضعہ بعد ارتفاعہ من ہذہ الدار وانما وقع علیہ اسم الناطق
 السابع لنطقہ بالامر الالہی وقولہ " انا " لانہ غیر منظم فی سلسلۃ نطقہ
 دور الستراذہ ہو بخلافہ و لیس ہو بتم ولا رتب بمحدودہ ولا ہو برسول
 بل ہو منفرد برتبہ الوحیدۃ والالوہیۃ وانما هو الانا محمد بن اسمعیل
 المخصوص بذلک لانظامہ فی سلسلۃ مقامات دور السترو نطقہ
 فاذا عددت آدم ووصیہ و متمی دورہ الستۃ کان سابعہم ناطقاً
 و ہونوح — و اذا عددت عیسی ووصیہ و متمی دورہ الستۃ کان
 سابعہم ناطقاً و ہو محمد و اذا عددت محمد ا ووصیہ و متمی دورہ
 الستۃ کان سابعہم ناطقاً و ہو محمد بن اسمعیل — اذ بقیامہ
 تمام دور السترو اعتقاد دور انکشف و نسخ شریعۃ الرسول السادس
 صلعم و بذلک نطق مولانا المعز فی دعائہ یوم السبت حیث قال و علی
 القائم بالحق الناطق بالصدق — سابع الرسل من آدم و سابع
 الاوصیاء من شیش و سابع الائمة البررة الذی شرفلہ و عظمہ
 و کرمہ و ختمت بہ عالم الطبائع و عطلت بقیامہ ظاہر شریعۃ محمد
 صلعم کل ذلک بالقوہ لا بالفعل لکونہ قائماً بالقوہ -

ترجمہ ۱۔ اسی طرح امامت مولانا حسین بن علی کے بعد باقی متمین میں جاری رہا
 یہاں تک کہ مولانا محمد بن اسمعیل تک پہنچا جو دور کے پورا کر کے واپس آئے اور آخری رسول ہیں جن
 پر شریعتیں منتہی اور ختم ہوئیں اور جو حدود کے مراتب اور ان کے علوم پر محیط ہیں اور قائم بالقوہ

صاحب کشف اولیٰ میں کیونکہ قائم بالفعل قائم کل ہیں جو کشف آخری اور بشرط عظمیٰ کے صاحب ہیں اس لئے کہ قیامتی بہت ہیں جن میں پہلی قیامت مازون مکفوف ہے اور آخری قیامت قائم القیام ہے جو اس گھر سے مرتفع ہونے کے بعد عقل عاشر کے خلیفہ ہوں گے اور آپ (یعنی مولانا محمد بن اسمعیل یا قائم القیام) ناطق سابع اسی لئے کہے گئے کہ آپ نے امر الہی بیان فرمایا اور آپ یعنی قائم القیام نے انا کہا کیونکہ آپ دورِ ستر کے ناطقوں میں شریک نہیں اس لئے کہ آپ اس کے خلاف ہیں اور نہ آپ متم ہیں اور نہ آپ کے لئے حد و کتبے ہیں اور نہ آپ رسول ہیں بلکہ آپ مرتبہ وحدت والوحیۃ کے ساتھ منفرد ہیں اور مولانا محمد بن اسمعیل کے اس فضیلت (یعنی رسالت) کے ساتھ مخصوص ہونے کی وجہ یہ ہے کہ آپ دورِ ستر اور اس کے نطقاً میں شامل ہیں۔

مولانا محمد بن اسمعیل کی فضیلت کا مفصل بیان یوں ہے کہ جب تم آدم اور آپ کے دھی اور آپ کے دور کے چھ متم (امام) شمار کرو تو ان کا ساتواں امام ناطق ہوگا جو نوح ہیں اور جب تم عیسیٰ اور آپ کے دھی اور آپ کے دور کے متم (امام) گنو تو ان کا ساتواں ناطق ہوگا جو محمد (یعنی محمد صلعم) ہیں اور جب تم محمد صلعم اور آپ کے دھی اور آپ کے دور کے چھ متم (امام) کا حساب لگاؤ تو ان کا ساتواں امام ناطق ہوگا جو محمد بن اسمعیل ہیں اس لئے کہ مولانا محمد بن اسمعیل کے قیام سے دورِ ستر پورا ہوا اور دور کشف شروع ہوا اور چھٹے رسول (یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کی شریعت منسوخ ہوئی جو ہمارا اعتقاد ہے اسی وجہ سے مولانا معز اپنی مینچر کی دعائیں یہ فرماتے ہیں درود بھیج تو اسے اللہ قائم بالحق ناطق بالصدق پر جو آدم سے ساتویں رسول اور شیت سے ساتویں دھی اور تیک اماموں سے ساتویں امام ہیں جن کو تو نے مشرف معظم مکرم کیا اور جن کے ذریعہ تو نے عالم طبائع کو ختم کیا اور جن کے قیام سے تو نے شریعت محمدیہ کے ظاہر کو معطل کیا۔ یہ سب بالقوۃ تھانہ کہ بالفعل اس لئے کہ آپ قائم بالقوۃ ہیں۔ بحوالہ ہمارا اسماعیلی مذہب ص ۹۹ تا ۱۰۱

”نوٹ ہے :- مولانا معمر کی دعائیں بالقوہ ذکر نہیں یہ سیدنا محمد بن طاہر کی طرف سے ذاتی اضافہ ہے۔ مولانا معمر کی ہفتہ بھر کی دعاؤں میں تو صاف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدم کی شریعت کے ظاہر کو نوح کے قیام سے معطل کیا اور نوح کی شریعت کے ظاہر کو ابراہیم کے ظہور سے معطل کیا۔

اسی طرح عیسیٰ کی شریعت کے ظاہر کو آنحضرت صلعم کی بعثت سے معطل کیا اور آنحضرت صلعم کی شریعت کے ظاہر کو مولانا محمد بن اسماعیل کے قیام سے معطل کیا۔ جب آدم وغیرہ کی شریعتوں کا ظاہر بالفعل معطل کر دیا گیا ہے تو آنحضرت صلعم کی شریعت کا ظاہر بھی مولانا محمد بن اسماعیل کے قیام سے بالفعل معطل کر دیا گیا ہے کیونکہ تمام انبیاء کی شریعتوں کی تعطیل ایک ہی نوعیت کی بتائی گئی ہے اور سیاق عبارت سے بھی یہی واضح ہے۔ (بحوالہ ہار اسماعیل مذہب اور اس کا نظام ص ۱۱۷) یہ نوٹ ڈاکٹر زاہد علی کے ایک طویل تبصرے کا اختصار ہے۔ (اضع علی)

۳۲۔ ساتویں امام یعنی محمد بن اسماعیل | وان السابع هو القائم بتبديل الشريعة
نے شریعت میں یہ کو منسوخ کر دیا۔ لمن عرف ذلك وعقله فلا يظهر

السابع وجب عليهم طاعته وترك الامر الاول الذي قامت الشريعة به۔

ترجمہ :- اور بے شک ساتواں امام ہی وہ امام ہے جو مبدل شریعت ہے (یعنی تبدیل شریعت کا کام انجام دینے والا ہے) یہ بات اس شخص کے لئے ہے جو سمجھتا اور عقل رکھتا ہے۔ جب ساتواں ناطق (یعنی رسول) ظاہر ہوتا ہے تو اس کی طاعت واجب ہوتی ہے اور امر اول جس سے شریعت قائم تھی متروک ہو جاتا ہے۔ اسرار النطقا سازیدنا جعفر بن مضیہ الریمی ص ۹۵) بحوالہ ہار اسماعیل مذہب ص ۱۲۲ تا ۱۲۳

۳۷۔ مولانا محمد بن اسماعیل کا دور مصطفیٰ کو پورا کرنا | وسابع النطقاء وهو هم دور مصطفیٰ (ترجمہ) ساتویں ناطق ہی آنحضرت صلعم کے دور کو پورا کرنے

والے ہیں :- (کتاب الفترات والقرانات ص ۳۲) بحوالہ ہمارا اسماعیل مذہب ص ۱۲۹

۲۸ - مولانا محمد بن اسماعیل کا ساتواں | ہندو البیوت انما ہی المنطقاء
ناطق (اور مہبط وحی الہی) ہونا | الذین ینطقون بالسنزلی و

الشرائع فہم آدم ونوح وابراہیم وموسیٰ وعیسیٰ ومحمد وهو
احمد ومحمد المہدی الناطق السابع فہم بیوت وحی اللہ۔
ترجمہ ۱- یہی گروہ نطقاء ہیں جو تنزیل اور شرائع بیان کرتے ہیں یعنی لاتے
ہیں۔ وہ آدم، نوح، ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ، محمد جو احمد ہیں اور محمد المہدی جو
ساتویں ناطق ہیں یہ سب خدا کی وحی کے گھر ہیں جن میں وحی اترتی رہی۔

(کتاب الکشف ص ۵۲) بحوالہ ہمارا اسماعیل مذہب ص ۱۲۹

۲۹ - لا الہ الا اللہ میں "اللہ" سے مراد امام الزمان ہے اور اعادة التکبیر
موتین بعد ذلک (ای بعد حی علی خیر العمل) مثل علی انہ عند
انقضاء امور المتین من الائمة یقوم الخلفاء بدعوة القائم بتأیید
الاصلین ثم یقول مرة لا الہ الا اللہ ای لاقائم الامام الزمان
ولا صاحب العصر الا القائم بباطن الشرائع بمجرداً محضاً
یلا ظاہر ووجہاً واحداً وحرفاً واحداً۔

ترجمہ ۱- حی علی خیر العمل کے بعد بحیر کا دو دفعہ کہنا مثل ہے اس امر پر کہ
ائمہ متین کے بعد جو خلفاء ہوں گے وہ اصلین (عقل و نفس) کی تائید سے امام قائم
کی دعوت کو قائم کریں گے پھر لا الہ الا اللہ کہنے کے یہ معنی ہیں کہ نہیں
ہیں قائم مگر امام الزمان اور صاحب عصر مگر قائم جو وجود واحد کے لحاظ سے شریعتوں
کا باطن محض و مجرد بغیر ظاہر کے بتائیں گے۔ (تائید الشریعہ من کلام الامام المعز ص ۵)
بحوالہ ہمارا اسماعیل مذہب اور اس کا نظام ص ۱۳۴

۳۰۔ تکالیف شرعیہ کا گردیا جانا اور شرائع عقلیہ کا باقی رکھنا۔
 "واما الشرائع فتخط عنهم التكليفات كالصلوة والزكاة والصوم والحد والجهاد وتبقى معهم"

الشرائع العقلیات الیٰتی ہی النکاح والطلاق والموارث والاملاک ودفن الموتی وغسلہم الاجسام بالما وما شامل ذلک من الشرائع العقلیات ۔

ترجمہ ۱۔ گیکنے تکلیف شرعیہیں مثلاً نماز زکوٰۃ روزہ حج اور جہاد ان سے گرا دی جائیں گی اور عقل شرعیہیں جو عقد نکاح طلاق ، موارث ، املاک ، دفن موتی اور ان کا پانی سے دھونا اور ان کے شامل جو عقل شرعیہیں میں باقی ہیں (اگر بہ کتب اسمعیلیہ) بحوالہ ہمارا اسمعیلی مذہب اور اس کا نظام ص ۱۳۶

۳۱۔ قائم مہدی کا دور علم کلبہ نہ کہ عمل کا
 "لأنه صاحب الظهور ومبطل الشرائع كلها ومستقر ظاهرها النطق والعمل بالعلم بلا عمل والذهب من امثال القائم المہدی صاحب دور البجراً وخاتم الدنيا وقائم باب الآخرة وانما مثل بالذهب
 العبد ۔

ترجمہ قائم مہدی کا دور علم بلا عمل کا دور ہے "سونا" قائم مہدی پر مثل ہے جو دور جزا کے مالک ہیں اور دنیا کے ختم کرنے والے اور آخرت کا دروازہ کھولنے والے ہیں ۔
 "سونے" کا آپ پر مثل ہونا صرف اس وجہ سے ہے کہ آپ ظہور کے صاحب تمام شریعتوں کے باطل کرنے والے اور ناطقوں کے ظاہر اور عمل بالظاہر کو ساقط کرنے والے ہیں ۔
 (تأویل الزکوٰۃ از سیدنا جعفر بن منصور الیمین ص ۶۲) بحوالہ ہمارا اسمعیلی مذہب ص ۱۳۹

۳۲۔ امام اور ولی کا عالم الغیب والشہادہ ہونا اور حوادث آئندہ کی خبر دینا ۔
 "سیدنا جعفر بن منصور الیمین فرماتے ہیں ۔

القائم بالنیف يعلم الجہر من القول وما کنتم تکتُمون ۔

ترجمہ ۱۔ شمشیر بردار امام اس بات کو بھی جانتا ہے جو بلند آواز سے کہی جائے
اور اس بات کو بھی جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو۔ (کتاب الکشف ص ۱۲۸)
سیدنا مذکور اپنی دوسری تصنیف میں فرماتے ہیں کہ۔

اولیاء اللہ یعلمون افعال العباد ویطلعون علی سرائر العباد۔
ترجمہ ۱۔ اولیاء اللہ کو بندوں کے افعال کا علم ہے اور وہ ان کی مخفی باتوں کو جانتے ہیں
(سرر النطق ص ۲۵۸)

سیدنا حمید الدین کرمانی کا ارشاد ہے ولہ (ای مولانا الحاکم) معجزۃ بل
معجزات و اخبار الکائنات قبل کونہا و اظہار العلم المکنون۔
ترجمہ ۱۔ مولانا حاکم کا ایک معجزہ نہیں بلکہ کئی معجزات ہیں آپ حادثوں کی خبر ان کے
وقوع سے پہلے دیتے ہیں اور آپ پوشیدہ علوم کو جانتے ہیں۔ یعنی مولانا حاکم عالم الغیب
والشہادۃ ہیں (المصباح ذکر مولانا الحاکم) بحوالہ مبارک اسماعیل مذہب ص ۲۵۷

۳۳۔ اللہ تعالیٰ کا اسمعیلیوں کے امام
اسمعیل بن جعفر کی طرف وحی بھیجنا
”سیدنا جعفر بن منصور الیمین فرماتے ہیں
ولم یعلموا ان اسمعیل لم یغیب عن
الدار حتی خلف ولدًا کاملًا وان الامر رجع الیہ بامر اللہ ووحیہ
وانہ لما حضرہ ما اراد اللہ من امرہ ووحی اللہ ان یسلم الامر الی ولدہ
محمد۔“

ترجمہ :- وہ لوگ نہیں جانتے کہ مولانا اسمعیل دنیا سے اس وقت تک غائب نہیں
ہوئے جب تک کہ آپ نے اپنے بالغ بیٹے کو خلیفہ نہ بنا دیا جس کی طرف امر امامت خدا کے
حکم اور اس کی وحی سے راجع ہوا (یعنی ان کے سپرد ہو) جب آپ کی وفات کا وقت قریب ہوا
تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف وحی بھیجی کہ آپ امر امامت کو اپنے بیٹے (مولانا) محمد کے سپرد کریں
۱۔ سرر النطق ص ۲۲۵ (بحوالہ مبارک اسماعیل مذہب ص ۲۵۸)

فوطے :- یہاں دینی بالمعنی انحصار ہے جو اسباب یا ک طرف سے بھی جاتی ہے کیونکہ
 خدا کے امر کے بعد اس کی وحی کا ذکر ہے ۔ بحوالہ ہمارا اسمعیل مذہب ص ۲۵۸
 ۳۴ - امام کا فواحش و منکرات کا مرتکب ہونا ۱۰ فواحش کا ارتکاب کرنے سے
 امام کی شان یا اس کے ایمان میں کچھ فرق نہیں آتا ۔ لیکن ان فواحش کے ارتکاب میں
 اسے ملوث دیکھ کر اگر مومن اس کی امامت میں شک کرے تو اس کا ایمان جاتا رہتا
 ہے ۔ اور اس کی دنیا و آخرت برباد ہو جاتی ہے ۔

احام کے کسی نعل کو برا نہ سمجھنا چاہیے اگرچہ ہم اسے اپنی آنکھوں سے شرعی محرمات
 کا مرتکب ہوتا ہوا بھی دیکھیں ۔ یہ مسئلہ بہت ہم ہی ہم ہے اس لئے ہم یہاں سیدنا قاضی
 نعمان بن محمد کی عربی عبارت بحسنہ نقل کرتے ہیں ۔

وقد جاء عن بعض الدعاة المحم الاثمة قول يصير عن
 جميع ذلك ويأتي على جملة (اى الانتكار على الاثمة في افعالهم مما
 يتعلق في تقرير العمال على بلادهم - وكذلك ينكر بعض الجبال
 على الاثمة ما يفعل الناس في زمانهم وياتيه من خالف امرهم من عالم
 وذلك ان بعض الاولياء من خراسان سأل داعية الاذن في المسير الى
 بعض الاثمة فلم يأذن له في ذلك فالحج عليه فقال له ويحك ههنا اسلم
 لك واعفى قال وكيف ذلك قال انت ههنا على يقين ومعرفة با ما ههنا والاثمة
 لما ظهر والنظهور امر الله لم تقم مورم الابداملة اهل الدنيا بالدنيا واخشي عليك
 ان سرقت الى دار الامام ان ترى بعض ذلك فتكره بلسانك او بقلبك فتهلك
 ويحبط عملك قال ما كنت بالذي انكر شيئا من ذلك كما نأما ما كان فالحج عليه
 بالاذن فقال ان لم يكن في ذلك بداخذ عليك العهد كما اخذته ادلا
 منك انك ان رايت الامام بعينيك يزني ويشرب الخمر ويأتي الفواحش

وقد اعاد الله الائمة من ذلك لا تنكر ذلك بقلبك ولا لسانك ولا
يتخالف الشك فيه انه صواب وحق قال نعم فخذ علي فاخذني ذلك عليه
قال الرجل فوالله لولا ما كان منه الى لهلك كما قال ولكن اذا رايت امرأ
انكرته ذكرت ما كان منه وهذا او ما يدخل في معناه اشبه بشي مما
قد منا ذكره من قصة موسى والعالم فيما انكره موسى ومعصو اب وحق
ترجمہ ۱۔ _____ خراسان کے ایک "مومن" نے اپنے داعی سے امام

کی خدمت میں حاضری کی اجازت چاہی داعی نے اجازت نہ دی۔ "مومن" نے بہت اصرار
کیا داعی نے کہا بھلے آدمی تیرے لئے یہیں ٹھہرنا زیادہ اچھا ہے اور اسی میں تیری (دینی) سلامتی
ہوگی "مومن" نے کہا کس طرح؟ داعی نے کہا تو یہاں اپنے امام کے متعلق "یقین و معرفت"
پر قائم ہے اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت سے صاحب اقتدار ہوئے تو ان کے معاملات اس
وقت تک درست نہیں ہو سکتے جب تک کہ وہ اہل دنیا کے ساتھ دنیاوی برتاؤ نہیں کرتے مجھے
ڈر ہے کہ اگر تو امام کے حضور میں جائے گا تو کچھ ایسی باتیں دیکھے گا کہ انہیں اپنے دل اور
زبان سے منکر (یعنی بُرا) سمجھے گا نتیجہ اس کا یہ ہوگا کہ تو اس بد اعتقادی کے سبب برباد
ہو جائے گا (یعنی "مومن" نہیں رہے گا) اور تیرا عمل رائیگان چلا جائے گا۔ "مومن"
نے کہا کہ میں ایسا نہیں ہوں کہ امام کی کسی بھی بات کو منکر (یعنی بُرا) سمجھوں خواہ کچھ ہو۔ اس پر اس
نے امر کیا۔ داعی نے کہا خیر تو جانا ضروری سمجھتا ہے تو میں تجھ سے وہ عہد و پیمان لیتا ہوں
جو میں نے تجھ سے اس سے پہلے لیا ہے کہ اگر تو اپنی دونوں آنکھوں سے امام کو زندہ کرتے شراب
پیتے اور دیگر فواحش کا مرتکب ہوئے ہوئے بھی دیکھے تو تولے سے اپنے دل اور زبان سے
منکر (یعنی بُرا) نہ سمجھنا اور اس کے درست اور حق ہونے میں دل میں کچھ شک نہ لانا کیونکہ اللہ تعالیٰ
نے اُمہ کو ان کاموں سے محفوظ اور معصوم رکھا ہے۔ مومن نے کہا بہت اچھا، آپ مجھ سے ایسا ہی
عہد و پیمان لیں داعی نے عہد و پیمان لیا مومن نے کہا خدا کی قسم اگر داعی مجھ سے عہد و پیمان نہ لیتا تو میں
جیسا کہ اس نے کہا تھا۔ ہلاک ہو جاتا۔ یعنی امام

کی بد فعلیاں دیکھ کر بد عقیدگی کی وجہ سے "مومن" نہ رہتا لیکن جب میں کوئی بُری بات دیکھتا تو اس عہد و پیمان کو یاد کرتا تھا۔ یہ اور (فواحش کے) اس جیسے دیگر واقعات زیادہ مشابہ ہیں حضرت موسیٰ اور عالم کے قہقے سے جسے ہم نے پہلے بیان کیا ہے حضرت موسیٰ نے عالم کے افعال کو بڑا سمجھا حالانکہ وہ درست اور حق تھے۔ بحوالہ ہمارا اسمعیل مذہب ص ۲۶۳

نوٹ ۱۔ یہ واقعہ تیزا قاضی نعمان نے اپنی بلند پایہ تصنیف معروف بہ کتاب اللمۃ فی آداب اتباع الائمۃ میں بیان کیا ہے اس کی صحت میں کچھ شک نہیں ہو سکتا اس کتاب کے لکھنے کی غرض یہ ہے کہ "مومنین" اماموں کے آداب سے واقف ہوں اس میں بڑی اہم ہدایتیں ہیں منجملہ ان کے ایک یہ ہے کہ مومن امام کے رد و ایسے ادب سے کھڑا ہے جیسے وہ نماز میں کھڑا ہوتا ہے جو کچھ آدمی کما ہے وہ غنیمت ہے اس سے امام کو پہلے "خمس" یعنی پانچواں حصہ سے پھر باقی ماندہ میں سے زکوٰۃ ادا کرے۔ حالانکہ خمس (صرف کفار سے حاصل ہونے والے) مال غنیمت میں ہوتا ہے۔ نیز اس کتاب میں امام کو سجدہ کرنے کی ترغیب دی گئی ہے یہ عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

ولیت الغنیمۃ ما اخذ من ایدی المشرکین خاصۃ بل ذلک وکل کسب کسبہ المرء فهو غنیمۃ۔ فما کسب احدکم من کسب او افاد من فاسدۃ فلیخرج خمسہ فی وقت وصولہ فیرفعہ الی امامہ ثم ینظر الی ما بقی فی یدہ فیزکیہ لکل عام واجب الزکوۃ فیہ و لیس فیہ بعد ذلک خمس (کتاب الہمد فی الارباب اتباع الائمۃ ص ۱۵۱)

تقییل الارض بغير نية السجود علی انہ لو سجد ساجد لولی من اولیاء اللہ اعظما ما للہ لم یکن بمنکر (کتاب الہمد ص ۱۵۱)

اور اپنے متعلق لکھتے ہیں۔ فدخلت الی مجلس الخلافۃ واجتهدت عند وقوعی الی الارض ساجدا لولی السجود ومستحقۃ (السیرۃ النبویۃ ص ۴۵)

(بحوالہ ہمارا اسمعیل مذہب ص ۲۶۲)



۱۔ بہر حال ائمہ کی پیش پرستی بدو زمانہ کاری اور سراب نوشی کو نہ بھی تقدس کے پردے میں چھپانے کی کوشش کی گئی ہے اور ان کو ہر قانون الہی سے بالاتر قرار دیا گیا ہے۔ از جعفر علی
 فرمے :- ۱۔ اپنے ائمہ ^{علیہ السلام} کے لئے شرعی محرمات کے جواز کی آئید میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مثال پیش کی گئی ہے لیکن یاد رکھنا چاہئے کہ یہ مثال یہاں بالکل موزن نہیں ہے کیونکہ یہ
 ائمہ "معصومین" کا مسئلہ ہے جن کے متعلق سیدنا جعفر بن منصور العین نے فرمایا ہے کہ
 ان سے ہرگز کوئی گناہ سرزد نہیں ہو سکتا بخلاف انبیاء و مرسلین کے جن سے گناہ سرزد ہوئے
 ان انبیاء و مرسلین میں موسیٰ تو ایک طرف خود آنحضرت صلعم تک شامل ہیں جیسا کہ پہلے
 معلوم ہو چکا ہے۔ بحوالہ ہمارا اسمعیل مذہب ص ۳۶



۲۵۔ امامت کے سوا اللہ تعالیٰ کی مشیت کا ہر چیز میں جاری ہونا۔
 مولانا جعفر صادق سے یہ (نام نہاد) حدیث منسوب کی جاتی ہے۔

ان البداوة والمشیة لله تعالیٰ فی کل شیء الا الامامة اس کا مطلب یہ ہے کہ
 اللہ تعالیٰ مشیت کو ہر چیز میں داخل ہے لیکن امامت کے مسائل میں اس کی مشیت کچھ نہیں کر سکتی
 یہ حدیث مولانا اسمعیل بن جعفر کی وفات کے سلسلہ میں درج کی گئی ہے (یہ بات سرائر النطق
 میں اٹنا عشر یوں کے ساتھ ایک اختلافِ مسند کے ضمن میں بھی گئی ہے) ہمنزل

فلما غاب شخصہ (اسمعیل) فی حیوة ابیہ کما تقدم القول فی
 اسمعیل بن ابراہیم ما بد الله فی شیء کما بد فی اسمعیل اذ قبض فی حیوة
 ابیہ وقد روينا نحن وانتم انه قال ان البداء والمشیة لله فی کل شیء الا الامامة
 فعظمتم الغزوة (سرائر النطق ص ۲۳۴۔ بحوالہ ہمارا اسمعیل مذہب ص ۳۶)

۳۶۔ سلمان فارسی نے رسول اللہ صلعم کو سجدہ کیا | سلمان فارسی نے رسول اللہ صلعم
 کو ایک دن اس وجہ سے سجدہ کیا کہ آپ کی پیشانی میں "امامت کا نور" تھا۔
 تاریخ الزکوة از جعفر بن منصور العین ص ۱۴۰ بحوالہ ہمارا اسمعیل مذہب ص ۳۸۱

۳۷۔ عیسیٰ بن مریم سے علی بن حسین یعنی
 امام زین العابدین  اور  آیت کریمہ "ولما ضرب ابن مريم

مثلاً اذ قومك منه يصدون" میں ابن مریم سے مولانا علی بن حسین یعنی
 امام زین العابدین  اور  واما القول لله تعالى ولما ضرب ابن مريم مثلاً
 اذ قومك منه يصدون فيعني بهذا علي بن الحسين بن علي ۔

کتاب الشواہد والبیان ص ۲۱ بحوالہ ہمارا اسمعیل مذہب ص ۲۸

۳۸۔ لا اله الا الله کا مطلب اور شرک کی حقیقت | کلمۃ یعنی لا اله الا الله
 کی (اسما علیوں کے بار) مختلف تاویلیں ۔

لا اله الا الله تاویل ۔ لا امام الا امام الزمان (تاویل الشریعہ من کلام
 امام الغزالی ص ۳)

اسم الله فی التأویل "ولی الزمان" الذی یعرف الناس ربهم لو کان
 فیہما الہة الا الله لفسدتا یعنی بہ الامام (تاویل الزکوٰۃ ازید جعفر بن منصور ص ۲۳)
 ولن نشرك بربنا احداً - ای لا نشرك معه (ای مع علی) احداً
 فی منزله ۔ (تاویل الزکوٰۃ ص ۱۵۸)

واعبدوا الله ولا تشركوا به شيئاً إشارة الى الامام عليه السلام لانه
 هو باری البرایا تبارک الله تعالیٰ عن ان يكون له شیه ولا شریک
 لکنه هو القائم عن الله وداعی الخلق الى عبادته ۔

تاویل سورة النساء - ازیدنا جعفر بن منصور ص ۲۴ ہمارا اسمعیل مذہب ص ۲۸

نوٹ ۔ مندرج بالا حوالوں کے اعتبار سے لازم ہے کہ بندہ کلمہ لا اله الا الله
 کہتے وقت "امام الزمان" کا تصور کرے نہ کہ ذات وحدہ لا شریک لہ کا جس نے امام کو
 پیدا کیا ہے ۔ (قیاللعجب) ہمارا اسمعیل مذہب ص ۲۸

۳۹۔ ابوطالب کے بعد نبوت کے اصل وارث علی تھے اور آپ صلعم تو علی کے
جوان ہونے تک مستودع یعنی عارضی اور عبوری پیغمبر تھے یعنی یہ حقیقت آپ صلعم کا
منصب نہیں تھا۔
سے بھرا (دور عبوری)

کے آخری امام) ایک دہائی میں ملے اور نبوت کی میراث جوان کے پاس تھی وہ آپ کے سپرد کی جس
کی وجہ سے آپ نبی مشہور ہوئے اس کے بعد آپ اپنی قوت کے کمال کو پہنچے اور وحی آپ پر نازل
ہوئی جس کی بدولت آپ رسول ہوئے اب آپ کو یہ گمان پیدا ہوا کہ ابوطالب کے بعد میرے سوا
کوئی امام نہیں ہے اس گمان کی وجہ سے اُن مواردِ حانیہ میں جو آپ کو عددِ علویہ کے ذریعہ
پہنچتے تھے فوراً پڑ گیا اور ان کا سلسلہ ٹوٹ گیا یہ آپ صلعم کا پہلا گناہ ہے کیونکہ آپ صلعم کے نفس
نے ایک ایسا رتبہ حاصل کرنے کی کوشش کی جو آپ کا نہ تھا۔ پھر آپ کو معلوم ہوا کہ اس میں تو
اللہ کا ایک راز ہے اور حقیقی امام دوسرا ہے آپ صرف مستودع میں یعنی یہ رتبہ آپ کے پاس
امانت کے طور پر رکھا گیا ہے اس کا مالک تو دوسرا ہے۔ اس لئے آپ نے توبہ کی اور خدا کی
طرف خرد و کا وسیلہ اختیار کیا پھر آپ کو منتظر اور قائم منظر کی معرفت حاصل ہوئی اور آپ زمین
کی طرف گرائے گئے یعنی خدیجہ کی طرف جو صاحبِ العصا کی رحمتِ بختیں سپرد کئے گئے
کہ وہ آپ کو تعلیم دیں یہی آپ کا جیوٹ یعنی گناہ ہے۔

۱۔ تاویل الزکوٰۃ ص ۱۱۰۔ زیر المعانی صفحہ ۳۹۲۔ بحوالہ سہار السعیل مذہب اور اس کا نظام ص ۵۳۱ اور ص ۲۳ پر

(نوٹ:۔ اس حوالے کا حاصل یہ ہے کہ مولانا ابوطالب مستقر امام تھے اور چاروں
مراتبِ نبوت، رسالت، وصایت اور امامت کے مالک تھے۔ آپ نے آنحضرت صلعم
کو قائم کر کے یہ کہا تھا کہ آپ کے پاس امامت کا رتبہ امانت رکھا جاتا ہے اس کا اصلی
دارش میراث کا علی ہے آپ اس کو نامزد کر کے یہ امانت اس کے سپرد کر دیں
مگر آنحضرت نے اس رتبہ کی اپنے لئے ناحق خواہش کر کے گناہ کا ارتکاب کیا
جس کی حدود ظہور کے وسیلہ سے معافی تلائی ہوئی۔ از۔ امیر علی)

۴۰۔ تحریف قرآن مجید | "قرآن مجید کی تحریف و تبدیل کے متعلق سیدنا جعفر بن منصور الیمین کا قول گزر چکا ہے اور یہ بھی معلوم ہو چکا ہے کہ مولانا علی نے ایک علیحدہ قرآن مجید جمع کیا تھا جسے ابن طاہر رٹھیا نے قبول نہیں کیا اس قسم کی تبدیل و تحریف کی بزعم اسماعیلیہ چند مثالیں یہ ہیں۔

۱۔ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک فان لم تفعل فما بلغت رسالتہ یہ آیت یوں تھی یا ایہا الرسل بلغ ما انزل الیک من ربک فی علی وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ۔

۲۔ فاذا فرغت فانصب (بفتح الصاد) یہ آیت یوں تھی۔ فاذا فرغت فانصب بکسر الصاد یعنی فاذا فرغت من اقامة الفرائض فانصب علی الناس ففعل صلوۃ اللہ علیہ (شرح الاخبار ص ۷۷)

۳۔ لا تحرك به لسانك لتعجل به ان علينا جمعه وقرآنہ فاذا قرأناہ فاتبع قرآنہ ثم ان علينا بیانہ یہ آیت یوں تھی لا تحرك به لسانك لتعجل به ان علیاً جمعه وقرأ به فاذا قرأناہ فاتبع قرآنہ ثم ان علیاً بیئہ۔ فتخوف من الناس ومن لفاق حججہ بعدہ فضا ق صدر رسول اللہ صلم وکان (ای صلم) یرجوان لا یکشف حقیقہ موتبہ وصیہ الارمزا حتی یبلغ الکتاب اجلہ فقال تعالی لا تحرك به لسانك لتعجل به ان علیاً جمعه وقرأ به ان (ازہر المعانی ص ۲۵) بحوالہ ہار اسماعیل مذہب اور اس کا نظام ص ۵۳۷، ۵۳۸)

(نوٹ) ہم جو قرآن مجید پڑھتے ہیں بزعم اسماعیلیہ یہ اصلی منزل من اللہ قرآن نہیں ہے بلکہ یہ لوگوں کی تصنیف و تالیف ہے جو کہ تحریف و تبدیل میں تورات و انجیل جیسا ہے اصلی قرآن مولانا علی کے پاس ہے جیسے قائم القیامت نبی کھولیں گے۔

اسماعیلیوں کے معتقد و مستند پیشواؤں سیدنا جعفر بن منصور السمنی، سیدنا حمید الدین
کرمانی اور سیدنا قاضی نعمانی بن محمد کا یہی مذہب و عقیدہ ہے۔ (از اصغر علی)

۴۱۔ ظاہری شریعت کی تعطیل اور "سیدنا عبداللہ بن میمون القدرانی نے اپنے اسماعیلی
باطنی شریعت کے ابتداء" مذہب کی بنیاد اس اصول پر رکھی کہ آنحضرت صلعم نے

ظاہری شریعت کی تبلیغ کی باطنی شریعت کے لئے آپ نے مولانا علی کو قائم کیا مولانا علی
اور آپ کے بعد چھ امام گز سے انہوں نے باطنی شریعت کو مکمل کیا جس کی وجہ سے
یہ سب متعین کہلائے۔ ساتویں امام مولانا محمد بن اسماعیل نے شریعت محمدیہ کے ظاہر کو
معطل کر کے باطنی شریعت جاری کی اسی وجہ سے تاریخ میں اس فرقے کا دوسرا نام

"سبعیہ" پڑ گیا (بزع اسمعیلیہ) آپ سے (محمد بن اسماعیل) سے روحانی دور شروع
ہوا آپ ہی وہ مہدی ہیں جن کو آپ صلعم نے بشارت دی تھی یہ شرف آپ کو اس وجہ سے
حاصل ہوا کہ آپ ساتویں امام ہونے کے علاوہ ساتویں ناطق اور ساتویں رسول بھی تھے
جیسا کہ مولانا معز کی دعاؤں کے حوالہ سے پہلے بتایا جا چکا ہے گویا آپ کے زمانہ سے
ظاہری شریعت کے اعمال مثلاً نماز، روزہ، حج وغیرہ کے ادا کرنے کی اور شرعی عبادت
سے بچنے کی ضرورت نہیں رہی بلکہ ان کی تاویل کی معرفت ہی کافی ہے۔

۱۔ بحوالہ جبار اسماعیلی مذہب اور اس کا نظام ص ۶۲

۴۲۔ دعوت کے حدود، ان کی تعداد، ان کے مناصب، ان کے وظائف | اپنے مذہب کی

اشاعت کے لئے ہم فرقہ اسمعیلیہ نے جو نظام اور سلسلہ قائم کیا ہے اسے "دعوت"

کہتے ہیں۔ دعوت کے صدر کو داعی کہتے ہیں خواہ وہ بیادھی یا امام اسے "ہدای" کہتے ہیں۔

بھی کہتے ہیں اس کے چند مددگار بھی ہوتے ہیں جو حدود کہے جاتے ہیں جو شخص داعی

کی دعوت کا جواب دے اور دعوت میں داخل ہوا اسے "مستجب" کہتے ہیں۔ دعوت کے

دس حدود، ان کے عہدے اور ان کے وظائف "راحتہ العقل" کی ترتیب

کے مطابق حسب ذیل ہیں ۔

نمبر شمار	حدود ارکان	عہدے	فرائض
۱	ناطق	رتبہ تنزیل	ظاہری شریعت کی تعلیم دینا ۔
۲	اساس	رتبہ تادیل	تادیل یعنی باطنی شریعت کی تعلیم دینا
۳	امام	رتبہ اہم	ظاہری اور باطنی شریعت کی حفاظت کرنا اور دینی و دنیوی حکومت قائم کرنا ۔
۴	باب	رتبہ فصل الخطاب	آخری فیصلہ کرنا ۔
۵	حجت	رتبہ حکم و میثاق	حق کو باطل سے علیحدہ کر کے بتانا
۶	داعی بلاغ	رتبہ احتجاج و تعریف معاً	آخرت کے مسائل سمجھانا ۔
۷	داعی مطلق	رتبہ تعریف محدود و علوی عبادت الہ	حدود علویہ اور باطنی دعوت کی تعریف کرنا ۔
۸	داعی محدود یا محصور	رتبہ تعریف محدود و سفلیہ عبادت الہ	حدود سفلیہ اور عبادت ظاہر کی تعریف کرنا
۹	ماذون مطلق	رتبہ اخذ عہد و میثاق	مستحبین سے عہد و پیمان لینا ۔
۱۰	ماذون محدود یا محصور	مخالفتین سے منظرہ بازی	مخالفتین کے عقائد کو کسر کر کے یعنی توڑ کر انہیں مستحب بنانا ۔

بحوالہ دارالاسمیعیل مذہب اور اس کا نظام صفحہ ۱۹ تا ۲۱

۴۳۔ دعوت کے حدود کی اصلیت | دعوت کی تنظیم کے بارہ میں ہم نصاریٰ کے ممنون ہیں اور اُن کا ماخذ ! اس بارہ میں ہم نے اُن کی پیروی کی ہے جیسا کہ میثاق

جعفر بن منصور الیمین فرماتے ہیں ۔

المسیح نصب دینہ علی سبعة حدود و ظاہرة و هم

۱۔ البطریق ۲۔ المطران ۳۔ الاسقف ۴۔ القس

۵۔ الشماس ۶۔ الموسم ۷۔ الدوس ۔

جعلہم مستودعین علما وحکماء۔ نصبہا الالب لقیام الدعوة و
 علی باطنہا یكون انقضاء دورہ ونسخ شریعتہ —
 نابطریق مثل علی الناطق والمطران علی الاساس والاسقف علی
 المتم والقس علی الحجۃ والقوس علی الداعی والشماس علی
 الماذون والدوس علی المومن البالغ ۱ سرر النطقا رمل ۱

(بحوالہ ہمارا اسماعیل مذہب ص ۳۲۹)

(نوٹ) ان حدود کے قیام کی نسبت حضرت عیسیٰ کی طرف سے لکھی ہے یہ ہرگز درست
 نہیں کیونکہ نہ انجیل میں ان کا کہیں ذکر ہے اور نہ ہی کوئی اسے انجیل سے دکھا سکتا ہے
 بلکہ اسے تو رومن کیتھولک چرچ کے پادریوں نے اپنا اقتدار قائم کرنے کے لئے ایجاد کیا ہے۔

(بحوالہ ہمارا اسماعیل مذہب ص ۳۳۰)

۱۰ اسماعیل دعوت کے حدود کی تنظیم سیدنا عبداللہ بن میمون القدراس کی اختراع ہے
 جن کے باپ میمون جو قداس کے نام سے مشہور ہیں۔ (بحوالہ خطابات) کے شاگردوں
 میں تھے اسماعیل دعوت کے حدود اور اس کی خفیہ کاروائی اور رازداری یہ سب ایسے اصول ہیں جن
 کا مقابلہ فری میسنوں یا چرچ مذکورہ بالا کے اصول سے کیا جاسکتا ہے۔

بحوالہ ہمارا اسماعیل مذہب ص ۳۳۱

اسماعیلیوں کے جدید کتابوں کے حوالوں کے لئے یہاں سے مولانا
 ظاہر شاہ صاحب کے ذرا بہ کردہ مجموعہ نقول فولو ایٹس کے اقبالیات سے
 شروع ہوتے ہیں۔ از اصغر علی دارالعلوم کراچی ۱۲

(ب) ہم اسماعیلیوں کے جدید کتابوں سے حوالے پیش کرتے ہیں۔

۴۴۔ حقیقی کلام | اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمداً
 رسول اللہ و اشہد ان امیر المومنین علیؑ اللہ۔

ترجمہ ۱۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ
 بے شک محمد اللہ کے رسول ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ علی اللہ میں (یا علی اللہ میں سے ہیں)
 (شکستہن مالا مطبوعہ اسماعیلیہ ایوسی ایش برائے ہند بمبئی)

۴۵۔ سب کچھ امام پر روشن ہوتا ہے یعنی جو کچھ ہو چکا | امام حاضر عقل کل ہے۔ اسی وجہ
 وہ بھی اور جو ہونے والا ہے وہ بھی۔ سے جو ہو چکا، جو ہو رہا ہے

اور جو ہونے والا ہے یہ سب امام پر روشن ہے (یعنی وہ عالم الغیب والشہادہ ہے)
 اور قرآن شریف سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ ہر ایک چیز امام ظاہر میں سمیٹی ہوئی ہے۔

(درسی کتاب درجہ سوم صفحہ شائع کردہ اسماعیلیہ ایوسی ایش برائے ہند بمبئی)

۴۶۔ اللہ تعالیٰ حاضر امام کے روپ | چوتھا دید یعنی اتھروید کو جو لوگ برابر پوری طرح
 میں ظاہر ہو کر تشریف فرما ہے | سمجھتے ہیں ان کا یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے

دسویں اوتار میں غریبوں پر رحم کرنے والا پروردگار مولیٰ "حاضر امام" کے روپ میں
 ظاہر ہو کر تشریف فرما ہے۔

(تعارف ۲ شکستہن مالا حصہ دوم شائع کردہ شعبہ تعلیم اسماعیلیہ ایوسی ایش برائے ہند بمبئی)

۴۷۔ یا علی مدد | "یا علی مدد" بہاؤ اسلام ہے "مولیٰ علی مدد" سلام کا جواب ہے
 یا علی بابا ہماری مدد کرتے ہیں۔ اٹھتے بیٹھتے "یا علی مدد" بولتے رہنا۔ گھر سے

باہر نکلنے وقت "یا علی مدد" ہونا۔ گھر میں داخل ہوتے وقت یا علی مدد کہنا۔ ماں باپ
 اور بھائی بہنوں کو (سلام کے طور پر) یا علی مدد کہنا۔ شکستہن مالا صفحہ

۴۸۔ امام، مکھی اور کامڑیا لوگوں کے | ہر چاندنات کو اور بڑے تہوار کے دن اور
 دانہ اور نادانستہ گناہ معاف کر سکے ہیں | امام حاضر کے فرمانوں کے تحت بیت الخیال

کی مجالس میں چھینٹے ڈال کر مکھی اور کامڑیا دانستہ یا نادانستہ گناہوں کو معاف

کر دیتے ہیں۔ مارگورسکا از مشرقی علی بھائی بابائی صفحہ ۲۸ مطبوعہ اسماعیلیہ ایوسی ایش برائے ہند بمبئی

۴۹۔ پیغمبر سے امام کا درجہ بڑا ہے
اس لئے کہ امام کا کام پیغمبر کے کام سے بڑا ہے

سوال :-

پیغمبر یعنی ناطق اور اساس ۔

یعنی امام ان دونوں میں سے کس کا درجہ بڑا ہے

جواب :-

اساس ۔ کا درجہ بڑا ہے کیونکہ جو کام پیغمبروں سے نہیں ہو سکتا تھا

وہ اساس (یعنی امام) کرتے تھے ۔ اور پیغمبروں میں سے اماموں کو بنانے کا اللہ تعالیٰ کا

وعدہ ہے جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کیلئے ہوا تھا ۔ اس سے بھی ثابت ہوتا ہے

کہ ”اساس“ کا درجہ بڑا ہوتا ہے ۔ پیغمبر اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچاتے ہیں اور اس کے ذریعے

اللہ تعالیٰ کی پہچان کراتے ہیں جبکہ ”اساس“ (یعنی امام) اپنی خود کی طاقت سے بذاتِ خود ہدایت

کرتے ہیں اپنی پہچان آپ کرتے ہیں اور ان کو کسی کی مدد کی ضرورت نہیں ہوتی ۔

امدگ و رشید کا حصول خدا از مشرعی علی بھائی بالوالی شائع کردہ اسماعیلیہ السیوسی ایشن)

۵۰۔ خدا تعالیٰ امام کے روپ میں جو دہاں اور یہاں خدا کا بڑا نام ہے اس نے انسان جہانی

شکل میں ظہور کیا اور اپنا نام رکھا ۔

(مقدس گنان کا مجموعہ صفحہ ۲۵۱ کے مطبوعات اسماعیلیہ السیوسی ایشن برائے ہندوستان)

۵۱۔ محمد صلعم علی کی بیوی ہیں | اولیٰ سے جو اللہ ہے اس کو علی کہتے نبی محمد صلعم نے

(اسماعیلیوں کے کمال ہے حیاتی ۱۲ منہ) اپنے شوہر (یعنی علی) کو پہچانا ۔

۱ مقدس گنان کا مجموعہ صفحہ ۱۲۲)

۵۲۔ علی کو اللہ کہہ کر اس کا سہارا حاصل کرو | جو لوگ دل سے علی کو اللہ مانیں گے ان

کی آل اولاد میں اضافہ ہوگا اور وہ فلاح پائیں گے اس درجہ سے نر علی کی اطاعت و عبادت

کرنا ۔ اس نرجی کو دشمن (دسواں حصہ) دینا اگر آپ نر علی کو دشمن دیتے رہیں گے تو آپ کی آل

اولاد اور مال میں برکت ہوگی اور وہ (یعنی علی) آپ کا ایمان سلامت رکھے گا اس لئے کہ

سہارا یہ نر علی (پوری کائنات کا) خالق مطلق ہے ۔

انجین مومن جیتا منی از سید امام شاہ مقدس گنان نول کا مجموعہ صفحہ ۱۳ شائع کردہ اسماعیلیہ السیوسی ایشن)

۵۳۔ علی ربّ الکائنات ہے | آسمان سے بادل آئیں گے ادھر ادھر برسیں گے یہ سب مولیٰ علی کے ہاتھ میں ہے جس نے ساری کائنات پیدا کی اور سب کا رب وہی ہے۔

گن مومن چیتا منی ازید امام شاہ، مقدس گناؤں کا مجموعہ صفحہ ۱۲ شائع کردہ اسٹیل پریس

۵۴۔ قرآن مجید کے چالیس پائے ہیں | قرآن مجید کے چالیس پائے ہیں جس میں سے تیس پائے اس دنیا میں ہیں اور دس پائے جو باقی رہے وہ اس کے (یعنی امام کے) گھر میں ہیں ان دس پیاروں کو "اطرودید" کہتے ہیں۔ ست گر (یعنی امام) کی زبان یہی (دس پائے) ہیں۔

(گن مومن چیتا منی ازید امام شاہ، مقدس گناؤں کا مجموعہ صفحہ ۹۵)

۵۵۔ نبی محمد صلعم، گرو برہما جی کے اوتار ہیں | نبی محمد گرو برہما جی کے اوتار ہیں نبی محمد صلعم پیدا ہوئے ان کا سلسلہ نسب چلا۔ ست گر برہما جی اور محمد ایک ہی میں ان کا پیدا کرنے والے دادا و شواہ ہے۔

(گن مومن چیتا منی ازید امام شاہ، مقدس گناؤں کا مجموعہ صفحہ ۱۲)

۵۶۔ شاہ مرداں شیریزاں حضرت علی کے مختلف دس روپ | پہلا اوتار شاہ نے پھل کے روپ میں لیا، دیو شکھاسر، کی گردن مروڑ کر شاہ نے مار ڈالا اور چاروں دیو اس سے لے آئے۔ (۲) دوسرا اوتار کچھوے کی صورت میں لیا اور "دیو مدھو لنگ" کو مارا اور پوری دنیا کا بوجھ اپنی پیٹھ پر اٹھایا۔ (۳) شاہ نے تیسرا اوتار دارا (یعنی سور) کے روپ میں لیا اور شاہ نے "مور دیو" کو مارا اور دیو "ہرنالکس" کو بھی مارا اور "پرھلاد" اور پانچ کروڑ مریدوں کو نجات دلائی۔

(۴) شاہ نے چوتھا اوتار "دایمن" کے روپ میں لیا اور "دیوبلی" کو مارا۔

(۵) شاہ نے "پرشورام" کے روپ میں پانچواں اوتار لیا اور "شیشتر اجن" دیو کو

مارا۔ (۶) چھٹا اوتار شاہ نے "رام" کے روپ میں لیا اور دس سر والے "داون"

کومارا " سیتارانی . کو ازا دگرایا اور راجہ " دہشتن " کو سری نکا کا راجہ بنایا ۔

۔ ۷

(۸) آٹھواں اوتار شاہ نے " کرشن " کے روپ میں یا " مند " کے گھر پیدا ہوئے
کے ہیپ ناگ کے ناک میں نیکل ڈال دی اور " کناسور " کومارا ۔

۹۔ شاہ نے نواں اوتار " بدھ " کے روپ میں لیا اور دیو " دریودھن " کو
ہلاک کیا ۔ پانچ پانڈؤں کو بچایا اور راجہ " پودھشٹر " کو نو کروڑ مریدوں کے ساتھ نجات
دلائی ۔ (۱۰) آج کل دسویں اوتار میں " علی " کے روپ میں شاہ کا ظہور ہے ۔

(مقدس گناؤں کا مجموعہ گنان ۱۴ ص ۱۴ مرتبہ پیر شمس از مطبوعات اسماعیلیہ السیسی ایشین)
(۱۱) خدا تعالیٰ کا ظہور اول :- شاہ امام " محفل " کے روپ میں دنیا میں آیا اور پانی کے
اندہ اترا اور " سکھاسر " نام دیو کو مار کر چار وید لاکر " برہما " کو دیئے ۔

(۲) دوسرا ظہور :- شاہ (امام) پھوسے کا روپ دھار کر دنیا میں آیا اور اپنی پیٹھ پر
سارابو جھ اٹھایا اور " مدھو کنکب " نام دیو کو ہلاک کیا اور " نورتن " کو چمکایا ۔

۳۔ تیسرا ظہور :- شاہ یعنی امام " سور " کے روپ میں دنیا میں آیا اور اپنی داڑھ
میں پوسے آسمان کو رکھ لیا اور " مور ڈسے " نام دیو کو ہلاک کیا ۔

۴۔ چوتھا ظہور :- شاہ یعنی امام نرسی (آدھا جسم انسانی اور آدھا جسم شیر کا) کے
روپ میں دنیا میں آیا اور " ہیرا نکنش " دیو کو ہلاک کیا اور راجہ " پڑھلا د " اور اس کے
پانچ کروڑ مریدوں کو بچایا ۔

۵۔ پانچواں ظہور :- شاہ (یعنی امام) " دایمن " کے روپ میں اس دنیا میں آیا اور
" برے " دیو کو ہلاک کیا ۔

۶۔ چھٹا ظہور :- شاہ (امام) " پرشودام " کے روپ میں دنیا میں آیا اور
" کھشتری " لوگوں کو ہلاک کیا ۔

۷۔ ساتواں ظہور :- رام چند جی کے روپ میں دنیا میں آیا اور "راون" جس کے دس سر تھے اس کو ہلاک کیا۔ سینا کو بچایا اور ننکا کو جلایا۔

۸۔ آٹھواں ظہور :- کرشن کے روپ میں شاہ (امام) اس دنیا میں آیا، معیوب کلمے ناگ کو (دریا سے جنائیں) نیکل ڈال کر مارا۔

۹۔ نواں ظہور :- شاہ (امام) مہاتما بدھ کے روپ میں دنیا میں آیا کو لدوؤں کو قتل کیا اور پانچ پانڈوؤں کو بچایا۔

۱۰۔ دسواں ظہور :- شاہ (امام) نے اپنا نام نکلا نک بتایا اور پانچ سات نو اور بارہ کرڈ انسانوں کو بچایا۔ پچھلے اوتاروں کی نیکیاں پھل ہوئیں۔

یہ دس اوتار گنن میں پیر صد الدین نے بیان کئے اور دس لوگوں کو شاہ (امام) کا دیدار دکھلایا اور گنن سے غافل انسان شیطان کی طرح راستے سے بھٹک گئے۔

(مقدس گنن کا مجموعہ کنان ص ۱۸۲ ص ۱۸۳ از پیر صد الدین مطبوعہ اسماعیلیہ السیوسی ایشیہ ۵۷۔ دشوند دینے سے "اداگون" سے نجات ملے گی) دشوند (یعنی دسواں حصہ) دیتے

رہتے اور روز بروز نیکیاں کماتے رہتے اس کے ذریعہ آپ کو اداگوں کے چکر سے نجات ملے گی (انت الکھاڑو صفحہ ۳۷ کے از مطبوعات اسماعیلیہ السیوسی ایشن کراچی)

خوٹے ۱۔ اداگوں ہندوؤں کے ایک عقیدے کا نام ہے جس کی رو سے کاپنے اعمال کی پاداش میں چور اسی جونی یعنی چوراسی قابد ہوتا ہے اداگوں کے عقیدے کو عامی

کتابوں میں تناسخ ابدان کا نام دیا گیا ہے (جو کا فرانہ عقیدہ ہے۔ رفیع)

۵۸۔ اسماعیلیوں کے پاس کوئی کتاب ہدایت نہیں | آپ جانتے ہیں کہ انسان فلک مدگی اور دنیا ہر وقت بدلتی رہتی ہے ہر چیز بدلتی رہتی ہے۔ جس میں صحیح ہدایت امام مہر مجتبیٰ

سکتے ہیں اسماعیلیوں کے پاس ہدایت کے لئے کوئی لکھی ہوئی کتاب نہیں ہے۔ گمراہ امام ہے (ہدایت کے لئے) (کلام امام مبین حصہ دوم ص ۲۶۳ زبان ۵۳۰ کے از مطبوعات اسماعیلیہ السیوسی ایشن)

۵۹۔ هو الحق القیوم کی عمل تصویر امام ہے | امام حاضر دنیا میں موجود ہونا ہی چاہیے امام کے سہارے

دنیا ٹھہری ہوئی ہے ۔ (آغا خان سوم کے فرامین کا مجموعہ کلام امام مبین حصہ اول ص ۵)

جماعت خانے میں داخل ہوتے وقت "حی زندہ" بولو "حی زندہ" کا معنی ہے "حاضر امام"

(شکشبہن والا حصہ اول سبق ۲ صفحہ ۵) درسی کتاب برائے شبہ سکول اسماعیلیہ السیوس اشین بمبی

۶۰۔ شاہ پیر کی عبادت | اس دنیا میں جو مومن پہلے تھے اور جو مومن اس وقت ہیں اور جو آئندہ

ہوں گے یہ سب مومن شاہ پیر یعنی امام کی عبادت کرتے تھے کر رہے ہیں اور کرتے رہیں گے ۔

(گینان برہم پرکاش از پیر شمر مقدس گینانوں کا مجموعہ ص ۲۹۷)

(نوٹ) پیر شاہ بولکر نبی اور علی مراد ہوتے ہیں حوالہ کیلئے شکشبہن مالا سبق ۱۱ (صفحہ

۶) ۔ یا علی تو ہی رب ہے تو ہی رحمن ہے وغیرہ | یا علی تم ہی حق تعالیٰ ہو تم ہی پاک ذات ہو

مہربان بادشاہ ہو علی تم ہی تم ہو یا علی ! تو ہی رب ہے تو ہی رحمن ہے یا علی !

تو ہی اول ہے تو ہی آخر ہے اور تو ہی قاضی الحاجات ہے ۔ یا علی آتم ہی نے پیدا کیا تم ہی نے

پرورش کی ۔ یا علی ! خالق مطلق تم ہی ہو ۔ یہ سمندر کا پانی ، یہ زمین یہ آسمان ان سب میں تمہارا

ہی حکم چلتا ہے ۔ یا علی ! تیری ہی دوستی میں پیر شمس بولے کہ یا علی ! سب کچھ

تم ہی ہو ۔ (پچیس گینانوں کا مجموعہ گینان ۱ مطبوعہ اسماعیلیہ السیوس اشین برائے پاکستان کراچی)

۶۲۔ عورتوں کو پردے کی ضرورت نہیں | عورتیں جو برقعے پہنتی ہیں وہ اچھی بات نہیں ہے مگر

اپنے دل کی آنکھوں پر حیا کا پردہ ڈالو تاکہ تمہارے دل میں کبھی کوئی برا خیال نہ آئے ۔

(آغا سوم کے فرامین کا مجموعہ فرمان ۱۳۲ کلام امام مبین حصہ اول صفحہ ۲۴۳ مطبوعہ بمبی)

۶۳۔ گناہوں کی معافی کا اعلان | آج کے دن تک جتنے گناہ آپ لوگوں نے کئے ہیں وہ

سب ہم معاف کرتے ہیں اب آئندہ گناہ نہ کرنا ۔ کلام امام مبین صفحہ ۳۴۴ فرمان ۱۵۵

۶۴۔ سلطنت برطانیہ سے وفاداری کی تلقین ، ہمارے سارے روحانی بچوں کا مذہبی اور

سائنس کی فرض اولین ہے کہ اپنی پوری وفاداری سے اور کل طاقت سے برٹش حکومت

(یعنی سلطنت برطانیہ) سے تعاون کریں۔ سلطنت برطانیہ اپنے مذہب اپنے مقصد کا اور اپنی آزادی کا محافظ ہے اس لئے اس وقت پر غلوں و فساداری کے ساتھ لامتناہی خدمات انجام دینی چاہئیں۔

(کلام امام مبین حصہ دوم صفحہ ۲۸ فرماں ۴۲ کے از مطبوعہ اسماعیلیہ السیوسی ایشن بمبئی)

۶۵۔ حضرت علی اپنی طاقت سے گناہ بخش کر | مرشد یعنی امام حاضر (کو ہر بات خبر جنت میں بھیج سکتے ہیں) ہے اگر وہ (اپنی تصویر کے بجائے)

شراب کو سجدہ کرنے کو کہے تو کرنا چاہیے کیونکہ وہ مرشد یعنی امام حاضر کا فرمان ہے مرتضیٰ علی بزرگ ہیں ان کے فرمان ماننے چاہئیں۔ کیونکہ وہ خود اپنی قدرت سے گناہ بخش کر جنت میں بھیج سکتے ہیں۔ (کلام امام مبین حصہ اول صفحہ ۵۵ فرماں ۱۸)

۶۶۔ قرآن مجید کے چالیس سپاروں میں سے آخری دس پیائے حضرت علی گھر واپس لے گئے اور موجودہ قرآن اللہ تعالیٰ کی کتاب نہیں بلکہ حضرت عثمان کی کتاب ہے۔

حضرت علی مرتضیٰ نے لوگوں کو فرمایا کہ یہ کتاب مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے اور آپ لوگوں تک پہنچانے کی وصیت کی ہے اس لئے آپ اس کو لیجئے اس پر سب لوگوں نے کہا کہ ہاں ہے پاس حضرت عثمان کی کتاب ہے اور وہ ہیں کافی ہے آپ کی کتاب کی ہیں ضرورت نہیں اس پر علی مرتضیٰ نے فرمایا کہ اس کتاب کی رتی برابر خبر آپ لوگوں کو قیامت نہیں ملیگی۔ یہ کہہ کر کتاب اپنے گھر واپس لے گئے۔ وہ کتاب بقیہ دس پیائے ہیں جن کے بارے میں پیر صدر الدین نے گمان میں سمجھا دیا ہے اس کے مطابق عمل کرو۔

۱ کلام امام مبین حصہ اول صفحہ ۶۴ فرماں ۲۰)

۶۷۔ اماموں کا فرمان قرآن مجید کے برابر ہے | نازل وحی کا سلسلہ ختم ہونے کے بعد زمانہ کے تماموں کی معرفت ان کے فرمانوں کی شکل میں جو ہدایات کی جاتی ہیں وہ اللہ کے کلام کے برابر ہیں۔ اللہ نے حضرت پیغمبر کی معرفت تیس پیائے نازل کئے (باقی دس پیائے از زمانہ کے

انسانوں کی معرفت ان کے فرمانوں کی شکل میں ظاہر ہو رہے ہیں۔

(کلام الہی اور فرمانِ امام از خلیفہ المسلمان حضرت نور محمد صفحہ ۶۲ کے از مطبوعہ اسماعیلیہ ایسوسی ایشن سنزانیہ)

۶۸۔ قرآن مجید تو صدیوں کی بوسیدہ کتاب ہے | آپ لوگوں کے لئے جو علم ہے وہ گناہ ہے
اب امام کا فرمان ہی قابلِ عمل ہے | قرآن شریف کو تیرہ سو سال ہو چکے ہیں وہ

ملکِ عرب کی آبادی کے لئے ہے۔ گناہ کو سات سو سال ہوئے ہیں تم لوگوں کے لئے گناہ ہے
اور اسی پر عمل کرنا۔ (کلامِ امین حصہ اول صفحہ ۳۱ فرمان ۳۱)

۶۹۔ قرآن شریف بھی حق تھا مگر حضرت عثمان کے وقت میں اس میں رد و بدل کر دیا گیا جس

امام کی باری ہوتے ہیں اس کے فرمان پر عمل کرنا تو فائدہ ہوگا اصل میں تورات انجیل زبور اور فرقان
یہ سب کتابیں الگ الگ قوم پر الگ الگ وقف پر نازل ہوئی تھیں۔ قرآن مجید بھی حق تھا مگر خلیفہ
عثمان کے وقت میں اس میں رد و بدل کر دیا گیا۔ آگے کے الفاظ سمجھتے اور سمجھتے
کے الفاظ آگے دیکھ دیئے گئے ہیں۔ اس معاملے میں سارے خلاصے ہمارے پاس ہیں تم
لوگ ہم سے پوچھو گے تو ہم تم کو یہ خلاصے دکھلائیں گے۔

(کلامِ امین حصہ اول صفحہ ۹۶ فرمان ۳۸ مطبوعہ اسماعیلیہ ایسوسی ایشن برائے ہند بھٹی)

خلیفہ عثمان کے وقت میں کچھ حصہ قرآن مجید میں سے کال دیا گیا اور کچھ حصہ بڑھا دیا گیا
امام حاضر کے پاس ہر وقت ایک نئی چیز ہوتی ہے یہ اس وقت بتانے کی نہیں ہے بعد میں ہم
بتائیں گے۔ (حوالہ بالا)

۷۰۔ تنسیخِ شریعت کا اعلانِ عام، [تیسویں (۲۳ دن) امام حضرت شاہ حسن علی ذکرہ السلام

نے ۱۴ دین رمضان ۱۵۵۹ھ میں بھرے دربار میں فرمایا۔ آج کے دن سے آپ کو میں
ساری شریعت کی پابندیوں سے آزاد کرتا ہوں، آج کے دن تم لوگوں کے لئے رحمت کے
دروازے کھل گئے ہیں۔ آج کے دن ہم نے پوری دنیا کو شریعت اور قیامت کے مفہوم
سے آگاہ کر دیا ہے آج کے دن کے بعد سے جو کوئی نہیں پہچانتا تو ہم واضح الفاظ میں

بتا دیتے ہیں ۔

” ہر زمانہ کے (ناسخ شریعت) امام ہیں اور زمانہ (اب شریعت کی نہیں بلکہ علم ہمارے تابداری کے لئے تیار ہے ۔ نور مبین پبلشرین چارم کے صفحہ نمبر ۲۵۴

مذکورہ بالا حوالوں پر اجمالی تبصیر

ایسے مذہب کو اسلام اور اس کے ماننے والوں کو مسلمان نہیں کہا جاسکتا۔ جس مذہب میں کلمہ توحید لا الہ الا اللہ کی تفسیر ”لا امام الا امام الزمان“ ہو، جس میں ”لو کان فیہا الہة الا اللہ لفسدتا“ میں اللہ سے اشارہ امام کی طرف ہو، جس میں ”هو اللہ الخالق الباری المصور“ سے عقل اول یا امام الزمان مراد ہو، جس میں ”عالم الغیب والشہادۃ“ سے مقصود امام قائم ہوں جو قیامت کے دن ظاہر ہوں گے جس میں سورت اخلاص یعنی سورت قل هو اللہ احد میں اللہ تعالیٰ کی بجائے عقل اول یا بختین کے اوصاف بیان کئے گئے ہوں جس میں شرک کی تعریف خدا کے ساتھ کسی کو شرک کرنا نہ ہو بلکہ خلافت و امامت میں علی کے ساتھ دوسروں کو شرک کرنا ہو، جس میں رب و وصایت و امامت کی حیثیت سے آنحضرت صلعم ”مستودع“ یعنی عارضی اور حضرت علی مستقر یعنی مستقل سمجھے گئے ہوں جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کبار ساتواں رسول پیدا ہوگی جو حبیبین انبیاء (جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی شامل ہیں) گنا گار ہوں اور صرف ائمہ معصوم سمجھے گئے ہوں جس میں حضرت علیؑ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی تک آپ کی رسالت میں شرک ہوں جس میں حضرت علیؑ اور ائمہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چار درجے افضل مانے گئے ہوں جس میں حضرت علیؑ نفس اللہ معبود ملکہ اور غافر خطیۃ الرسول سمجھے گئے ہوں جس میں آنحضرت صلعم کی اذان کے پہلے کلمے ”اشہد ان محمد رسول اللہ“ سے محمد بن اسماعیل، کی اور دوسرے کلمے ”اشہد ان محمد رسول اللہ“ سے ظہور کے دوسرے امام، القائم محمد بن عبد اللہ المہدی

کی رسالت کی شہادت مراد ہو۔ جس میں مؤمنین کی اذان کے پہلے کلمے، اَشْهَدُ اَنْ
 مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے کلمے اَشْهَدُ اَنْ
 مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ سے ساتویں امام محمد بن اسماعیل کی رسالت کی طرف اشارہ
 ہو جس میں قرآن مجید، تورات اور انجیل کی طرح ایک تحریف شدہ کتاب سمجھی گئی ہو جس میں
 شریعت محمدی کے ظاہر کی نہ صرف توہین کی گئی ہو بلکہ یہ بھی کہا گیا ہو کہ اللہ تعالیٰ نے سلسلہ
 کے بعد سے محمد بن اسماعیل کے ذریعے اسے معطل کر دیا ہے جس کی بنیاد باطنیت پر قائم
 ہو۔ جس سے ارتکاب فواحش و منکرات مباح ہو جائے جس میں اپنے علم حقیقت
 کے مسائل مثلاً علول، تناسخ اور عقول عشرہ وغیرہ یونانی، ایرانی اور ہندی نظریات
 سے لئے گئے ہوں، جس میں دس حدود (یعنی ارکان دعوت) میں رومن کی تھوڑی
 بہ جزع کے نظام کی تقلید کی گئی ہو۔ جس میں حدود علویہ (یعنی عقول عشرہ) اور
 دس حدود سفلیہ (یعنی ارکان دعوت) کے واسطے کے بغیر خدا تک پہنچنا یا نجات حاصل
 کرنا ناممکن ہو۔ جہیں اپنی پوری وفاداری سے اور کُل طاقت سے سلطنت برطانیہ
 تعاون کرنے اور پر خلوص وفاداری کے ساتھ لامتناہی خدمات انجام دینے کی تلقین کی گئی ہو
 ہو۔ جس میں امام، محرمات اور فواحش کے مرتکب ہونے پر بھی امام باقی رہتا ہو اور فواحش
 کے ارتکاب کی وجہ سے اس کی امامت میں شک کرنے سے مومن کا ایمان جاتا رہتا ہو وغیرہ
 علم تو عالم ہی ہیں لیکن ایک غیر عالم شخص بھی اسمعیلیوں (یعنی آغا خانوں) کے
 ان ان عقائد کو جاننے کے بعد ایک منٹ کے لئے بھی انہیں مومن و مسلم ماننے کے لئے
 تیار نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اسے یہ لوگ اپنی کتابوں کے حوالوں کے آئینہ میں صاف طور پر غیر مسلم
 نظر آتے ہیں تاہم ان کے غیر مسلم ہونے کے بارہ میں چند معتبر ترین فتاویٰ نقل کئے جاتے
 ہیں تاکہ مزید تسلی و تشفی کا باعث ہوں۔

فتویٰ نمبر ① و یجب الکفار الروافض فی قولہم برجعة الاموات الی

الدنيا وبتناسخ الارواح وبانتقال روح الاله الى الائمة وبقولهم
 في خروج امام باطنی وبتعطيلهم الامر والنهي الى ان يخرج الامام
 الباطن وبقولهم ان جبريل عليه السلام غلط في الوحي الى محمد صلى الله
 عليه وسلم دون علي بن ابي طالب رضي الله تعالى عنه وهو لاء القوم
 خارجون عن ملة الاسلام واحكامهم احكام المرتدين كذا في الظهيرية
 (فتاوى عالمگیری جلد ۲ ص ۲۶۴)

ترجمہ و مطلب) درج ذیل وجوہ کی بناء پر ایسے رافضی (جیسا کہ اسمعیلی اور ان جیسے
 دوسرے فرقے مثلاً زیدی، نصیری، دروزی وغیرہ) کو کافر جاننا واجب ہے جن کے عقائد
 یہ ہوں کہ

- ۱۔ مردے پھر زندہ ہو کر دنیا میں واپس لوٹ آتے ہیں ۔
- ۲۔ روحیں جسمانی ڈھانچے بدل کر دنیا میں پھر نئے روپ میں آجاتی ہیں (مثلاً
 کوئی گناہگار مر جائے تو اس کی روح گدھے میں ڈال دی جاتی ہے اور پھر مرنے لے کے بعد
 کتے میں ڈال دی جاتی ہے اور اس طرح ایک روح بطور سزا چاراسی قالب بدلتی ہے) (انصاری)
- ۳۔ اللہ تعالیٰ اماموں کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں یعنی اماموں میں اللہ تعالیٰ کی روح
 منتقل ہو جاتی ہے ۔

- ۴۔ ایک باطنی امام آئے گا اور تب تک احکام شریعت پر عمل درآمد معطل رہے گا ۔
- ۵۔ جبریل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی وحی کو علی بن ابی طالب کے پاس لیجائیں گے غلطی سے
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لیجاتے ہیں ۔

مندرجہ بالا عقائد حامل لوگ ملت اسلام سے خارج ہیں اور ان کے احکام مرتدوں
 والے احکام ہیں (فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۴)

فتویٰ نمبر ۲) نعم لا شک فی تکفیر من قد ذل الیہ عائشہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہا اواسکر صحبہ الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اواسققد الالوہیۃ
فی علی اوان جبریل غلط فی الوحی اوانخوذک من الکفر الصر۔ صح المخالف
للمقرآن - (رد المحتار جلد ۲ صفحہ ۲۵۴ مطبوعہ بیروت)

ترجمہ و مطلب :- ہاں اس شخص کو کافر قرار دینے میں کوئی شک نہیں جو کہ منافقین کی طرف سے
ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر لگائی گئی تہمت کو درست کہتا ہو یا ابو بکر
صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صحابہ رسول ہونے کا انکار کرے یا حضرت نعل کو معبود سمجھے
یا یہ سمجھے کہ حضرت میں خدا تعالیٰ سمائے ہوئے ہیں ادران میں خدا کی روح جلوہ گر ہے یا یہ
سمجھے کہ جبریل علیہ السلام وحی الہی کو علی کے پاس لیجائے

کہ بجائے غلطی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لیجاتے ہے یا اسی طرح کا کوئی
اور صاف مخالف قرآن عقیدہ رکھے (مثلاً یہ کہ قرآن مجید کے چالیس پارے ہیں یا وہ جو وہ
قرآن مجید صدیوں کی تحریف شدہ بوسیدہ کتاب ہے یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نبی
نبی یا رسول ماننے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قائم النبیین نہ جانے وغیرہ) تاوی شامی ج ۱ ص ۱۱۱

فتویٰ نمبر (۴۳) تنبیہ (۱) یعلم مما ضا حکم الدرر والیامنة فانهم
فی البلاد الشامیة یظهرون الاسلام والصوم والصلوة مع انهم یعقدون
تناسخ الارواح وحل الخمر والزنا وان الالوہیۃ تظہر فی شخص بعد
شخص ویجحدون الحشر والصوم والصلوۃ ویقولون المسمی بہا غیر
المعنی المراد ویتکلمون فی جناب نبینا صلی اللہ علیہ وسلم کلمات
فظیعة وللعلاۃ المحق عبد الرحمن العمدی فیہم فتویٰ مطولہ و
ذکر فیہم انہم ینتخون عقائد النصیریۃ والاسمعیلیۃ الذی یلقبون
بالقرامطۃ والباطنیۃ الذین ذکرہم صاحب الواقف -

(الحی قولہ) وفیہم فتویٰ فی الخیریۃ ایضاً فراجعہا والحاصل انہم یرصدق

علیہم اسم الذین والمانق والمحمد (فتاویٰ شامی المعروف رد المحتار جلد ۲۹)
 ترجمہ مطلب ۱۔ علامہ شامی رحمہ اللہ علیہ باب المرتد میں کفار کی قسمیں بیان کرنے کے بعد
 فرماتے ہیں کہ یہیں سے دروزیوں اور تیا مینوں کا حکم بھی معلوم کیا جاسکتا ہے (یعنی وہ زندیق
 ملحد اور منافق ہیں) کیونکہ وہ بلاد شام میں اپنا مسلمان ہونا اور اپنا نماز روزہ ظاہر کرتے ہیں ۔
 حالانکہ وہ مناسخ اراج (یعنی اداگون) کا عقیدہ رکھتے ہیں اور شراب اور زنا کو حلال سمجھتے
 ہیں (کیونکہ ان کے ایک امام نے بقول ان کے انہیں شریعت کی سب پابندیوں سے آزاد
 کر کے ان پر رحمت کے دروازے کھول دیئے تھے) اور وہ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ ان کے
 اماموں کے روپ میں خود خدا تعالیٰ جلوہ گر ہوتے ہیں اور یہ لوگ حشر نشر اور نماز روزے
 کے انکاری ہیں اور کہتے ہیں کہ نماز اور روزے کا وہ مفہوم نہیں جو عام لوگ سمجھتے ہیں اور
 وہ ہی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بھی گندی گندی باتیں کہتے ہیں (مثلاً یہ کہ آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم علی بیوی ہیں یا یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بحیرا یا حب (ایک عیسائی
 درویش) کے شاگرد تھے یا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ابوطالب نے نبوت سونپی تھی یا یہ
 کہ حضرت خدیجہ کبریٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی استانی تھیں جن سے آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم نے تکمیل علوم کی (وغیرہ) ۔ محقق علامہ عبد الرحمن عمادی کا ان کے بارے میں ایک طویل
 فتویٰ ہے اس میں انہوں نے ذکر کیا ہے کہ دروزیوں اور تیا مینوں نے دراصل اپنے پیش
 رو ، اسماعیلیوں اور نصیریوں کے عقائد چرائے ہیں (یعنی ان عقائد کے اصل موجد اسماعیل
 اور نصیری ہیں) جن کو قرامطہ اور باطنیہ کا نام دیا جاتا ہے جنہیں صاحب مواقف نے بھی
 ذکر کیا ہے اور ان کے بارے میں چاروں مذہبوں کا فتویٰ نقل کیا ہے ۔ علامہ شامی آگے فرمیں
 فتاویٰ خیر یہ میں بھی ان کو غیر مسلم قرار دیا گیا ہے اور خلاصہ کلام یہ ہے کہ یہ زندیق ، منافق
 اور ملحد ہیں (فتاویٰ شامی جلد ۲۹)

فتویٰ نمبر ۳۷ کفایۃ المفتی جلد نمبر ایک میں مسئلہ نمبر ۳۱۷ کے جواب میں حلول الوہیتہ

عل غلط فی النوحی اور قرآن مجید میں کمی زیادتی کا اعتقاد رکھنے والوں پر کفر کا فتویٰ شاکر ان کے ساتھ رشتے نہ طے کرنے کو ناجائز قرار دیا گیا ہے۔

فتویٰ نمبر (۵) امداد الفتاویٰ جلد نمبر ۶ میں مسئلہ ۴۴۶ کے جواب میں آغا خانوں کے کفر پر ایک مفصل فتویٰ بعنوان "الحکم الحقانی فی الحزب الاعنخانی" صادر کیا گیا۔
 فتویٰ نمبر (۶) مفتی اعظم پاکستان حفصہ بنہ لانامفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ علیہ کا ایک مفصل فتویٰ بعنوان "تکفیر کے اصول اور آغائے فرد کا حکم" ایک رسالہ کی صورت میں آپ کے فقہی رسائل کے مجموعہ "جواہر الفقہ" کے حصہ اول میں موجود ہے جس کا مطالعہ اس باب میں بہت مفید اور باعث بصیرت ہے۔

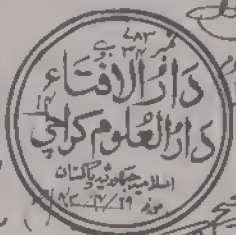
نوٹ :- یہ رسالہ علیحدہ بھی طبع ہو گیا ہے اور مکتبہ دارالعلوم کراچی کے پتہ پر دستیاب ہے۔
 اب ہم استفادہ کے اصل سوالات کا نمبر وار جواب تحریر کرتے ہیں۔

- (۱) ان عقائد و نظریات والافرقہ کافر ہے (۲) ان پر نماز جنازہ جائز نہیں
- (۳) ان کو مسلمانوں کے مقبرہ میں دفن کرنا جائز نہیں (۴) ان کے ساتھ نمازت جائز نہیں۔
- (۵) ان کا زچہ حلال نہیں۔ (۶) یہ خارج اسلام ہیں لہذا ان کے ساتھ مسلمانوں جیسا معاملہ برگز نہیں کیا جاسکتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلیہ اتم واحکم

الجواب صحیح

فیہم حنفیہ معارفہ

۱۹/۳/۳۳



۱۹/۳/۳۳

دارالعلوم کراچی

الجواب صحیح

الجواب صحیح

۱۲/۳/۳۳

الجواب صحیح

بندہ سعد محمد غفرلہ

۲-۲-۲۰۲۳

دارالافتاء - دارالعلوم کراچی

۱۲/۳/۳۳

حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب مہتمم جامعہ فاروقیہ کراچی کانٹوک
 نظام اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان صدر سودا غظم المہنت پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

اسمعیل فرقے کے جن عقائد و نظریات کا سوال میں ذکر ہے ان کے پیش نظر ان لوگوں
 کے کفر میں کسی شک و شبہ کا گنجائش نہیں ہے۔

کلام میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو صراحتہً اللہ کہا گیا ہے جو کفر ہے آغاخان کو
 قرآن ناطق کہنا اور قرآن کریم میں وارد شدہ لفظ اللہ سے آغاخان کو مراد
 لینا بھی صریح کفر ہے اسی طرح نماز اور زکوٰۃ کا انکار بھی موجب کفر ہے۔

اس لئے اسمعیلیوں کو مسلمان سمجھا کھلی ہوئی گمراہی ہے ان کا رد سے
 سے انکار اور حج سے انحراف بھی مشہور و معروف ہے۔ اس لئے کسی طور سے
 ان کو مسلمان نہیں کہا جاسکتا ان کا جنازہ پڑھنا جائز ہے نہ ان کو مسلمانوں کے
 قبرستان میں دفن کرنا درست ہے ان کا ذبیحہ بھی حلال نہیں نہ سادی بیاہ کا
 کا تعلق ان کے ساتھ صحیح ہے۔ غرضیکہ مسلمانوں کی طرح ان کے ساتھ کسی
 قسم کا معاملہ کرنا جائز نہیں ہے فقط

واللہ اعلم و علامہ اہم داکل

سلیم اللہ خان

مہتمم جامعہ فاروقیہ کراچی

۲۵/۱۲/۱۹۸۳

توقیعات علماء کراچی

دارالافتاء

الجامعۃ الفاروقیہ

شاہ فیصل کالونی رقم ۵ سکر اتشی ۵۰ پاکستان

الجواب صحیح

سید محمد فاروق ہستم مدرسہ داروقیہ

الجواب صحیح

نظام الدین شامزی

دارالافتاء جامعہ فاروقیہ کراچی

الحاج محمد عابدی

الحاج محمد عابدی

الجواب صحیح

مولانا اسفندیار خان ہستم مدرسہ صدیقیہ

طابعہ بکراپوری کراچی

جزل سکریٹری سوانہ عظیم المینت پاکستان

محمد زکیا ہستم مدرسہ انوار قرآن کراچی

الجواب صحیح

الجواب صحیح

آغا نال خود بھی اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہتے اور جو عقائد سوال میں لکھے ہیں یہ مسلمانوں کا عقیدہ

ہو نہیں سکتا ہے اس کے علاوہ بھی وہ اپنے عبادت خانوں میں آغا خان کی تصویر کی تقریباً

پرستش کرتے ہیں۔ لہذا علم شرعی کے اعتبار سے

وہ مسلمان ہیں۔ ان کے ساتھ مسلمانوں سا برتاؤ

کرنا جائز ہے۔ نہ ان کی نماز جنازہ جائز ہے

نہ ذبح حلال ہے نہ مقابر مسلمین میں

دفن کی جائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

دارالین شامزی

دارالافتاء

فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ

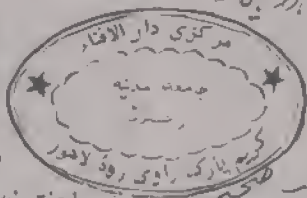
احسن سنت و عادت و فریضہ و رستگاری

دارالعلوم امجدیہ

علمائے نجات کا فتویٰ

الجواب باسم فہم الصواب

- ۱۔ مذہبہ بالا اعتقادات کا رکھنے والا کافر ہے اس کو مسلمان سمجھنے والا کافر و مرتد ہوگا
- ۲۔ ان کی نماز جواز میں ہرگز شرکت کی جائے ورنہ اندیشہ کفر ہے۔ (۲) مسلمانوں کے قبرستان میں ہرگز دفن نہ ہونے دیا جائے۔ (۳) ان کے ساتھ نکاح ہو ہی نہیں سکتا اگر نکاح ہوا تو خالص زنا ہوگا اولاد و ولد الزنا اور حرامی ہوگی۔ ۵۔ ان کا ذبیحہ مردار ہوگا۔ ۶۔ ہرگز نہیں۔



الربیع
آپ کا محکمہ دماگو ہے
فقیر سراج احمد دہلوی
علمائے حق کے فیصلہ کی
یقیناً تائید کرتے ہیں

(حضرت مولانا) سراج احمد دہلوی

الحواب علیہ السلام

حضرت مولانا مامد میاں صاحب مدظلہ
مہتمم جامعہ مدنیہ کریم یارک لاہور
عبدالحامید غفور جامعہ مدنیہ لاہور
۲۴ رجب المرجب ۱۴۱۲ھ

الجواب وھذا الصدق والصواب

ص ۲

اکابر امت کا فتویٰ ہے کہ جماعت آغا خانی اور فرقہ آغا خانی کافر ہے۔ امدانفادی
میں تصریح ہے کہ اسلام میں کلمہ توحید بنیاد ہے اس کے وہ قائل نہیں۔ تہذیب معنی
میں تغیر کیا لفظ اللہ ہی کو غلط سمجھا، نماز پنجگانہ روزہ حج ذکوۃ کا انکار کیا۔ اور غلوۃ

کے نام سے جو کچھ دیا تو وہ بھی دنیا کے ایک امیر ترین آدمی کو دیا۔ حالانکہ صدیق اکبرؓ نے صرف منکرین زکوٰۃ سے جہاد فرمایا ہے۔ مساجد شعار اللہ ہیں انہوں نے اسی سے انحراف کیا۔ اور جو جماعت خانے ہیں اُن کا رخ قبلہ کی طرف بھی نہیں ہے یعنی یہ اہل قبلہ بھی نہیں ہیں۔ سلام جو عند اللہ ایک مسنون طریقہ ہے انہوں نے اس کو بدل دیا۔ نقباً کلام نے فرمایا ہے ایک بستی اگر متفق ہو کر صرف ایک سنت کا انکار کریں مثلاً اذان دینا چھوڑ دیں۔ تو خلیفہ وقت کے لئے ان کے ساتھ جہاد کرنا فرض ہے اور بھی ان میں تباہی میں جو سوال میں نہیں آئے ہیں وہ یہ کہ میت کھاتے ہیں محرمات سے نکاح کرتے ہیں۔

جبکہ قادیانی صرف ختم نبوت کے منکر ہو کر اقلیت میں آکر کافر ہوئے ہیں تو کیا یہ پوری شریعت پر جھاڑ و پھیرنے کے بعد بھی کافر نہ ہوں گے، یہ کافر ہیں کافر ہیں کافر ہیں۔ اور یہ بالکل مسلمان کہلانے کے مستحق نہیں۔ لہذا ان کو مسلمانوں کے قبروں میں دفن جائز ہے اور نہ ان پر نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے اور نہ ان کا کسی مسجد حلال ہے اور نہ مناکحت جائز ہے مسلمانوں جیسا کوئی معاملہ ان کے ساتھ نہ کریں۔

فقط والسلام غلام مصطفیٰ خفیلہ جامعہ ضیاء العلوم

بیگم پورہ لاہور، ۱۶/۸/۱۴۰۳ھ

الجواب

علمائے ہند کا یہ منقطع حکم ہے تو فرقہ آغا خانی جو بہت سے احکام کے منکر ہے۔ قطعاً کافر ہے۔

احقر نور الحسن عفی عنہ

دارالعلوم رحمانیہ فیروز پورہ روڈ لاہور

الجواب هو المفتي الصدق

آغا خان فرقے کے جو عقائد آپ نے سوال میں تحریر فرمائے ہیں اس کی بنیاد پر یہ فرقہ دائرہ اسلام سے خارج ہے حج اور روزے کا انکار تو صریحاً قرآن کریم کا انکار ہے اسی طرح دیگر عقائد بھی اسلام کے خلاف ہیں یہ فرقہ مسلمانوں سے علیحدہ ہے اس لئے ان کے احکام بھی مسلمانوں کی طرح نہیں تمام احکام میں مسلمانوں سے جدا ہیں۔ نماز جنازہ مناکحہ مبیسحہ وغیرہ بھی درست نہیں۔

واللہ اعلم بالصواب

مفتی محمد حسین نعیمی جامعہ نعیمیہ

لاہور

الجواب

جو فرقہ فرائض کا منکر ہے اور سلف صالحین کے عقائد کے خلاف عقائد رکھتا ہے وہ ہرگز مسلمان نہیں۔

احقر العباد مولوی ابوالربان محمد رمضان

مفتی دارالعلوم حزب الاحناف لاہور

الجواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم، واضح رہے کہ ضروریات دین میں سے کسی ایک چیز کا بھی اگر کوئی شخص منکر ہے تو وہ دائرہ اسلام سے خارج اور کافر ہے لہذا اگر فرقہ مذکورہ کے واقعی یہی عقائد ہیں جو سوال میں مذکور ہیں تو وہ مسلمان کہلانے کے مستحق نہیں ہیں۔ مسلمانوں کے لئے ان کی نماز جنازہ پڑھنا، ان کو مسلمانوں کی قبرستان میں دفن کرنا ان کے ساتھ مناکتہ کرنا، ان کا ذبیحہ کھانا اور ان کے ساتھ مسلمانوں جیسے سلوک کرنا

جائز نہیں ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد عبد اللہ عنہ

معین مفتی جامعہ قاسم العلوم ملتان

۱۶ شعبان ۱۴۰۲ھ

الجواب صحیح

سندہ جس کا حق حق مفتی جامعہ قاسم العلوم



الجواب مذکورہ عقائد کو صحیح سمجھنے والا بلاشبہ کافر ہے اس کے ساتھ مسلمانوں کا معاملہ نہ کیا جائے ان سے مناکحت ان کا جنازہ ان کے ذبیحہ کو کھانا مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا ہرگز جائز نہیں کیونکہ یہ شخص ضروریات دین کا منکر ہے فرقہ آغاخانی کے بارے میں حضرت تھانوی کا رسالہ "القول الحقانی فی الخریج الاغاخانی" ہے اس میں اور دیگر اکابر اہل علم کی تحریرات میں اس فرقہ کو کافر قرار دیا گیا ہے۔

فقط واللہ اعلم

عبد القادر عقی عنہ

مدرس دارالعلوم کواٹالا

۲۴ رجب ۱۴۰۲ھ



الجواب مشہور آغاخانی فرقہ کافر اور خارج از اسلام ہے۔ ان کے ساتھ مسلمانوں کا سا برتاؤ ہرگز نہ کیا جائے۔ نہ ان سے مناکحت صحیح ہے اور نہ مسلمانوں کے قبرستان میں ان کو دفن کیا جائے ان کی بعض کفریات کی سوال میں بھی تصریح ہے مثلاً

لفظ اللہ سے مراد امام لینا اور صلوة خمسہ زکوٰۃ ، روزہ ، حج کا انکار کرنا یہ امور بلاشبہ کفر ہیں مزید تفصیل کے لئے دیکھیں حضرت اقدس حکیم الامت حضرت تھانوی قدس سرہ کا رسالہ ”الحکم الحقانی فی الحزب الاغاثانی“ (جواہر الفقہ ص ۶۲)
فقط واللہ اعلم

مفتی خیر المدارس

الجواب صحیح

بندہ عبدالستار عفا اللہ عنہ

نائب مفتی ، محمدانور

خیر المدارس - ملتان پاکستان



مندرجہ بالا عبادت سے مندرجہ ذیل مسائل معلوم ہوئے ۔

۱۔ فرق ضالہ درنویہ ۔ تیامنہ ، نصیریہ ، اسماعیلیہ حشر صوم صلوة حج کے منکر ہیں اور شخص بعد شخص میں ظہور الوصیت کے قائل ہیں معاذ اللہ ۔

۲۔ مذائب اربعہ میں ان کا یہ حکم ہے کہ انہیں دارالاسلام میں رہنے نہ دیا جائے اور نہ ان سے مناکحت جائز ہے اور ان کا ذبیحہ حلال ہے ۳۔ انہیں زندیق منافق ملحد کہا جاسکتا ہے ۴۔ اسلامی حکومت پر ان کا قلع قمع اور استئصال واجب ہے ۔ فقط واللہ اعلم

العبد
محمد امجدی

خادم الافادہ مدرسہ اسلامیہ عربیہ خیر المدارس ملتان شریف

آغا خان نور کے عقائد مراسر اسلام کے منافی ہیں ان کا اسلام سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے نہ ہی یہ لوگ اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں نہ اپنی عبادت گاہوں کو مسجد کہتے ہیں اُن کے مسلمانوں کی طرح نہ اذان ہے نہ نماز ہے نہ روزہ ہے اور نہ حج ہے جب اسلام کے بنیادی عقائد اور ارکان کے ہی یہ لوگ قائل نہیں تو ان کے کفر سی یا شک ہے جو شخص ان کے کفریہ عقائد پر مطلع ہوئے کے باوجود کافر نہ کہے وہ خود کافر ہوگا۔

علماء کرام ان کے کفر پر متفق ہیں بندہ ناچیز بھی علماء کرام کے فتویٰ کا مؤید اور صدق ہے

نقطہ

بندہ منظور احمد ضیوی ٹی عفا اللہ عنہ

ناظم اعلیٰ ادارہ مرکزیہ دعوت و ارشاد ضیویٹ

صدر مجاہدین احرار پاکستان

الجواب الموفق للصواب

ایسے عقائد رکھنے والا ضروریات دین اور اسلام کے اصولی و مسائل قطعیہ کا منکر ہے یہ صریح عقائد کفریہ ہیں جس میں تاویل کی گنجائش نہیں اس لئے ان عقائد والے بلاشبہ بالاتفاق کافر ہیں اس سے بکراچ میل جول کا معاملہ حرام ہے نہ ان کی نماز جنازہ پڑھی جائے (شامی باب المرتدین ج ۲) تفصیل حضرت تھانوی کے رسالہ "القول الحقانی فی الخبز الاغاثانی" میں ہے۔

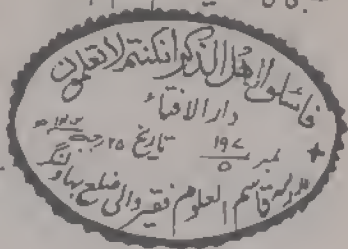
الحبيب شفيق الرحمن درخواستی مفتی مدرسہ

مخزن العلوم عید گاہ خانپور

حضرت مولانا حافظ الحدیث محمد عبداللہ درخواستی صاحب

صدر جمعیت علماء اسلام

جس شخص یا قوم و فرقہ کے وہ نظریات ہوں جو سوال میں مذکور ہیں تو وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے کیونکہ ایمان تصدیق باللہ و بحمیع ما جاءہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ہے ۔



کتبہ اشقر الوردی
عبد اللطیف مفتی مدسہ عربیہ
قاسم العلوم فقیر والی

مدرسہ عربیہ احیاء العلوم ظاہر پیر

الجواب صحیح

عبد الکریم خادم مدرسہ عربیہ احیاء العلوم ظاہر پیر

الحجیب صبیح
مدرسہ عربیہ احیاء
خادم مدرسہ
ظاہر پیر

الجواب حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی نے اس فرقہ کے متعلق ایک رسالہ شائع کیا تھا جو کہ جواہر الفقہ مفتی محمد شفیع صاحب مدظلہ العالی نے ایک رسالہ شائع کیا تھا جس میں سوال سے ملتی جلتی بعض باتیں مذکور ہیں اور ان پر کفر کا فتویٰ درج ہے جس میں سوال سے ملتی جلتی بعض باتیں مذکور ہیں اور ان پر کفر کا فتویٰ

ہے ۔ فقط واللہ اعلم بالصواب
غلام رسول عفی عنہ

دارالافتاء جامعہ رشیدیہ جسر ٹرسٹ ساہیوال

الجواب

اس قسم کا عقیدہ رکھنے والا شخص کافر، مرتد، واجب القتل، ان پر نماز جنازہ، مسلمانوں کے مقبرہ میں دفنانا، ان کے ساتھ مناکحہ ان کا ذبیحہ تمام حرام ہیں ان کے ساتھ مسلمانوں جیسا معاملہ کرنا درست نہیں۔

الجواب صحیح

جمال الدین خطیب جامع رحمانیہ نامی محلہ ساہیوال پنجاب

الجواب صحیح

فقیر ابوالاحمد، خادم ہذا العلوم مدنیہ بہاول پور
عبد الحمید عفی عنہ مدرس مدرسہ عربیہ دارالعلوم مدنیہ بہاول پور

الجواب

مذکورہ بالا عقائد و نظریات رکھنے والا کوئی شخص مسلمان کہلانے کا مستحق نہیں ہے جو شخص ایسے آدمی کو اس کے ان عقائد پر مطلع ہو کر بھی مسلمان سمجھے وہ بھی یقیناً دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

الجواب صحیح

سلمان احمر مدرسہ اسلامیہ عربیہ جامع مرکزی ٹوبہ ٹیک سنگھ فیصل آباد

الجواب

مندرجہ بالا عقائد اسلام کے خلاف ہیں ضروریات دین کا انہیں انکار ہے لہذا مندرجہ بالا عقائد رکھنے والا شخص دائرہ اسلام سے خارج ہے اسے مسلمانوں کا سا سلوک رکھنا درست نہیں۔

الجواب صحیح محمد سعید عفی عنہ مدرس مدرسہ مصباح العلوم خوشاب ضلع سرگودھا

الجواب بعون الوهاب

استفتاء میں مذکورہ فرقہ اگر واقعہً ایسے نظریات کا حامل ہے تو پھر ایسا شخص جس کے عقائد و نظریات اور افکار اسلام کے بنیادی اصولوں کے مخالف ہوں اور وہ اسلام کے متعین کردہ احکامات سے نہ صرف روگردانی کا مرتکب ہوتا ہے بلکہ ان کے مقابلہ میں اپنی طرف سے خود ساختہ احکامات کی تعمیل کو ضروری خیال کرتا ہے ایسا شخص بلاشبہ دائرہ اسلام سے خارج اور ملت بیضا الحنفیہ السحا کا باغی ہے۔

الجواب صحیح هذا ما عندی والله اعلم بالصواب

ما جہزادہ برق التوحیدی ، دارالافتاء

جامعہ تعلیم الاسلام مامونہ کالج فیصل آباد

الجواب صحیح

محمد حسن غفرلہ مدرسہ عربیہ جامعہ احیاء العلوم شید گاہ مظفر گڑھ

الجواب

ایسے عقائد والے لوگ مسلمان نہیں ہیں اور جو غیر معاملات غیر مسلموں سے جائز نہیں ان سے بھی جائز نہیں ہیں واللہ اعلم

محمد طیبہ کان اللہ

مہتمم مدرسہ عربیہ دارالہدی بھکر۔

الجواب

بالاعقیدہ رکھنے والا کافر ہے کیونکہ یہ تمام عقائد نص صریح کے خلاف ہیں لہذا ان کے ساتھ معاملہ بھی کفر والا کی جائے۔ واللہ اعلم

محمد حسین ، ناظم اسٹی ادارہ احیاء العلوم العربیہ عید گاہ روڈ چوٹ

الجواب

مندرجہ ذیل مذکورہ توحید و رسالت، نماز، روزہ، حج و زکوٰۃ وغیرہ ضروریات دین میں سے ہیں اور ضروریات دین کا انکار کفر ہے اور ان میں تاویل بھی کفر ہے۔

غلام رسول فیصل آبادی

دارالعلوم مدرسہ عربیہ اسلامیہ جسٹریڈ مدرسہ عربیہ اسلامیہ جوئے والا
بورے والا ضلع وہاڑی
فضل احمد مدرسہ عربیہ اسلامیہ جسٹریڈ بورے والا

الجواب

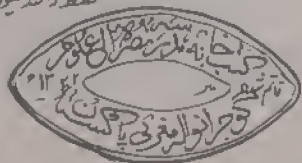
حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ مرحوم تحریر فرماتے ہیں

حضرت عائشہ پر تہمت یا قرآن مجید صحیح اور کالی نہ سمجھنا۔ حضرت ابو بکر صدیق کی ہمت کا منکر ہونا۔ یا حضرت علی کو الوہیت کا مستحق اعتقاد کرنا یا حضرت علی کو وحی الہی کا حقدار جانا، بے شک کفر ہے (بالفاظ تغیر سیر فیہ ۲۸)

مذکورہ بالا عقائد میں سے اکثر و بیشتر کفریہ عقائد ہیں مثلاً اپنے امام کو حقیقی مالک سمجھنا، قرآن کے حقیقی معانی سے انحراف کر کے اپنے معانی میں لینا، اور اللہ سے آغا خان مراد لینا (غضب تو یہ بالکل فرعون کی طرح دعویٰ ربوبیت سے) زکوٰۃ، ٹیکس، نماز، روزہ اور رمضان کا اور حج کا انکار کرنا صریح کفر ہیں ان کے ساتھ میل جول، دوستی اور محبت جملہ تعلقات اہل اسلام کے منقطع کرنے اور ان سے بیزاری کا اظہار واجب اور لازم ہے۔ ان کی ذبیحہ کھانی اور ان سے مناکحہ بھی جائز نہیں ہے یہ مرتدین یا کفار غیر اہل کتاب کے حکم میں ہیں۔

نقطہ دالہ بقول اکتی وہو یہدی السبیل

محمد عسی نصر العلوم کوثر نواز



الجواب صحیح کیونکہ ضروریات دین سے کسی ایک کا انکار بھی کفر ہے
خطیب جامع مسجد ریڑکہ بالا حافظ قاری حاجی
خطیب جامع مسجد حضرت مولانا
محمد ادریس صاحب

مولوی منظور الرحمن فاضل
جامعہ صدیقیہ گوجرانوالہ

الجواب یہ لوگ حضرت ابو بکر عثمان رضی اللہ عنہم کو کافر نہ ظالم
وغیرہ سمجھتے ہیں۔ اور ہم کو بھی یہ کافر ہی سمجھتے ہیں ایسوں کو ہم مسلمان کسی طرح کہہ
سکتے ہیں۔

اراسم البرکات
احمد سمیع صاحب جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ

الجواب ایسے باطل نظریات کا حامل ہرگز ہرگز مسلمان نہیں ہے بلکہ اے مسلمان
کہنا اسلام کی توہین ہے وہ احکام خدا کے منکر ہو کر اسلام کے نظریہ سے کل چکے
ہیں اور اس سے ان کا ارتداد ثابت ہو چکا ہے لہذا انہیں کافر کہا جائے گا۔

الجواب صحیح واللہ تعالیٰ وسولہ اعلم

حاکم علی رضوی مدرس مدرسہ فقہیہ ضویہ سراج العلوم
گوجرانوالہ

الجواب بعون الملک والوہاب

صورت منورہ میں جو با عرض ہے کہ مذکورہ عقائد و نظریات کا حامل
اہل سنت کے نزدیک بلاشبہ کافر و مشرک ہے دوسرے جو بات کی چند
ضرورت نہیں کیونکہ جب وہ کافر ہے تو پھر اس پر نماز جنازہ کیسی، وہ

تو تقاضا حق مسلمان کے لئے ہوتا ہے مسلمانوں کے قبرستان میں دفنانا
 بھی جائز نہیں، ان کے ساتھ نکاح بھی جائز نہیں فرمانے خداوندی
 ہے۔ ولاتشک المشرکات حتی یؤمن الخ معلوم ہوا کہ مشرک
 کے ساتھ نکاح جائز نہیں جب تک کہ وہ مشرف باسلام نہ ہوں ان کا
 ذبیحہ بھی مردار اور حرام ہے جب وہ مسلمان نہیں تو پھر ان کے
 ساتھ مسلمانوں جیسے معاملات کیسے جواز رکھتے ہیں

هذا معنی واللہ اعلم بالصواب

یہ محمد مالک الدین شاہ صاحب
 مہتمم جامعہ محمدیہ بحکم شریف



الجواب

جو فرقہ یا جماعت ایسے عقائد و نظریات رکھتی ہے وہ یقیناً کافر ہے۔

واللہ اعلم بالصواب مکتبہ شیعہ محمد، نائب مفتی و عربی مدرس
 مدرسہ عربیہ اسلامیہ دارالعلوم ربانیہ ضلع لاہور

الجواب واللہ اعلم بالصواب

یہ عقائد و اعمال جو درج سوال ہیں اہل اسلام میں سے کسی فرقہ کے نہیں ہیں ان کا حامل
 مسلم نہیں ہے ایسے لوگوں سے کوئی معاملہ مندرجہ فی سوال اور دیگر معاملات اسلامیہ

رکھنا اہل اسلام کے لئے جائز نہیں ہے شامی جلد ثالث باب المرتین میں ہے۔

وذكر فيها أنهم يفتخون عقائد النصيرية والاسمعية
الذي يلقبون بالقرامطة والباطنية الذي ذكرهم صاحب
المواقف ونقل عن علماء المذاهب الأربعة أنه لا يحل أقرانهم
في ديار الإسلام بحزبية ولا غيرها ولا تحمل مناكحتهم ولا ذبايحهم
هذا والله تعالى أعلم بالصواب

عبد الرشيد مفتي دار العلوم تعليم القر
راجہ بازار راولپنڈی
الجواب صحیح
تافض احسان الحق



الجواب

فرقہ آغا خانیہ کے مذکورہ عقائد کے مطابق یہ فرقہ مسلمان نہیں بلکہ کافر ہیں
ضروریات دین اور اسلام کے مسائل قطعیہ کا منکر بالاتفاق کافر ہے۔ لہذا مسلمانوں
کے احکام ان پر جاری نہیں ہوں گے تو ان کے ساتھ مناکحہ اور ان پر نماز جنازہ پڑھنا وغیرہ
جائز نہیں۔
نثار اللہ خفہ ر جامعہ اسلامیہ راولپنڈی صد

الجواب

اگر اسماعیل فرقہ ان نظریات اور مرعومات و معتقدات وہی ہیں جو
سائل نے رقم فرمائے ہیں تو ان کا امت مسلمہ سے خارج ہونے میں کیا شبہ رہ گیا
ہے اور ان کے ساتھ مسلمانوں والا سلوک کیسے رد رکھا جاسکتا ہے۔

صدر مدرس جامعہ تدیس القرآن والحديث راولپنڈی

الجواب صحیح . قاضی فتح اللہ ، سند یافتہ مدرسہ تعلیم القرآن راولپنڈی

الجواب

بصورت مذکورہ محررہ ایسے لوگ گمراہ و مضل ہیں

قاری محمد امین عفا اللہ عنہ . دارالعلوم خفیہ عثمانیہ محلہ روکٹ پال راولپنڈی

الجواب

مذکورہ بالا عبارات جو کہ آپ نے تحریر فرمائی ہیں ان کی رو سے ایسا فرقہ مسلمین کہلانے

کا مستحق نہیں یہ عقائد مشرک کیے ہیں ۔

ان اللہ لا یعفان یشترک بہ ویعف ما دون ذالک

سب گنہ معاف ہو سکتے ہیں مگر شرک معاف نہیں ہو سکتا ۔ فقط

سید محمود شاہ مبتم دارالعلوم الاسلامیہ

محدثیاں ، راولپنڈی

الجواب

فرقہ اسماعیلیہ آغا خانیہ جو مذکورہ بالا عقائد اور نظریات کا مقصد

ہے ۔ قطعی مرتد ، کافر دائرہ اسلام سے خارج ہے ان کے احکام مثل احکام مرتدین کے ہیں انکا

نہا جوازہ پڑھنا جائز نہیں ۔ مسلمانوں کے مقبرہ میں دفن کرنا حرام ہے ان کے ساتھ

مناکت جائز نہیں ۔ اگر کہیں ہو گئی ہو تو بلا طلاق دوسری جگہ نکاح کیا جائے ان کا ذبیحہ

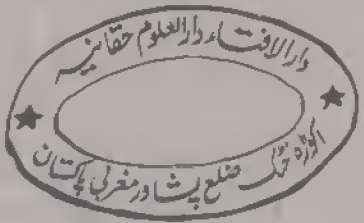
واللہ اعلم بالصواب

مثل خنزیر ہے

حررہ رشید احمد عفی عنہ خطیب صدر مدرس مدرسہ ریاض الاسلام چند انوالہ جھنگ

توقیعاتِ علماءِ پشاور سرحد

نحمدہ ونصل علی رسولنا الکریم ، اما بعد بیس واسطیہ ہے کہ دارالعلوم کراچی ۱۲ کے دارالافتاء کا جواب حق اور صواب ہے یہ فرقہ اسماعیلیہ ضروریات دین سے انکار اور انحراف کی وجہ سے کافر اور خارج از اسلام ہے اس سے کفار اور مرتدین جیسا معاملہ کیا جائے گا ۔ - الجواب صحیح محمد فرید عفی عنہ



بسم الله الرحمن الرحيم ،

الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى

اما بعد - فرقہ اسماعیلیہ کے بکے میں جو استفتاء کیا گیا ہے فرقہ اسماعیلیہ کی تحریروں کی روشنی میں دلائل و براہین کے ساتھ ہمارا دو کوک جواب یہ ہے کہ فرقہ اسماعیلیہ کے تمام لوگ مرتد ہیں خارج از اسلام ہیں اس ہائے میں دارالعلوم کراچی کے دارالافتاء سے جو جواب فتویٰ کی صورت میں دیا گیا ہے وہ بالکل حرف بحرف صحیح ہے ۔

الجواب صحیح محمد فرید عفی عنہم وشیخ دارالعلوم سرحد پشاور ، عبد اللطیف عفا اللہ عنہ مفتی محمد الجواب صحیح ، مفتی سرحد حضرت مولانا مفتی عبدالقیوم صاحب پریلینری رحمۃ اللہ علیہ الجواب صحیح ، فضل الرحمن مدرس دارالعلوم سرحد پشاور

- الجواب صحیح - مبلغ اسلام ڈاکٹر فدا حسین بھانہ ماڈی پشاور (پاکستان)
- الجواب صحیح خطیب سرحد مولانا محمد امیر بجلی گھر پشاور
- الجواب صحیح قاضی حبیب الرحمن (فاضل دیوبند) مدرس دارالعلوم سرحد پشاور
- الجواب صحیح عبید اللہ مدرس دارالعلوم سرحد (پشاور)
- الجواب صحیح عبد اللہ عفی عنہ مدرس دارالعلوم سرحد پشاور
- الجواب صحیح یاد شاہ گل عفی عنہ مدرس دارالعلوم سرحد پشاور
- الجواب صحیح سید قمر عفا اللہ عنہ مدرس دارالعلوم سرحد پشاور
- الجواب صحیح شفیع الدین خفر مدرس دارالعلوم سرحد پشاور
- الجواب صحیح د مطیع اللہ مدرس دارالعلوم سرحد پشاور
- الجواب صحیح شاہ نخت روان خفر مدرس دارالعلوم سرحد پشاور

الجواب

مذہبہ بالا حقائق کی روشنی میں اس قسم کے عقائد کے حاملین اسلام سے خارج اور پکے کافر ہیں ان کی نماز خاڑہ مسلمانوں کو نہیں پڑھنی چاہیئے نہ ان سے نکاح کیا جائے اور نہ ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفنایا جائے۔

الجواب صحیح نیاض الرحمن مہتمم مدرسہ مرکزی دارالقرآن مکہ منڈی پشاور

الجواب صحیح - مولانا محمد ضیاء الحق صاحب شاہ فیصل شہید مسجد پشاور

الجواب

جس شخص یا جماعت کا عقیدہ یہ ہو کہ اللہ سے مراد کوئی مخلوق ہے اور نماز روزہ اور زکوٰۃ فرض نہیں ہیں وہ کافر اور اسلام کے دائرہ سے خارج ہے اس کے ساتھ مسلمان جیسا لوگ جائز نہیں ہے۔ فقط محمد یوسف عفی عنہ

الجواب صحیح، مولانا عبدالرحیم صاحب مہتمم مدرسہ عربیہ حدیثہ العلوم پشاور شہر

الجواب :- واضح ہو کہ فرقہ اسماعیلیہ مذکورہ فی السوال عقائد و نظریات کے رو سے خارج از اسلام ہیں کیونکہ ارکان اسلام سے انکار کفر ہے ۔

الجواب صحیح ابو عمر عبد العزیز النورستانی ، خادم الجامعہ الاشریہ اثر ابا دیشاور
الجواب ۱۔ مذکورہ اعتقادات کے معتقد کو مسلمان کہنا ناجائز ہے بلکہ مذکورہ معتقدات کی وجہ سے ان کی کفر میں شک نہیں رہتا ۔ واللہ اعلم

الجواب صحیح ۔ مولانا شاہد القادری مفتی دارالعلوم غوثیہ پشاور

مولانا بیر محمد چشتی جامعہ غوثیہ پشاور

الجواب عقائد مذکورہ عقائد کفر ہیں اسلام سے ایسے عقائد والا کا کوئی مناسبت نہیں ہے

(شیخ القرآن پنج پیر) احقر محمد طاہر عفی عنہ

الجواب مذکورہ عقائد رکھنے والے شخص یا فرقہ کی کفر اور شرک ! حل الابدیہات سے ہے ان کی کفر و شرک میں کوئی شک و شبہ نہیں ۔ اُن کے ساتھ مسلمان جیسا کوئی معاملہ جائز نہیں ۔

الجواب صحیح ۔ امیر جمعیۃ العلماء اسلام عزیز الرحمن کان اللہ (فاضل دیوبند) ڈھکی چارسدہ

الجواب ۱۔ جو فرد یا جماعت ان اعتقادات پر قائم ہو ۔ جو درج ہیں ۔ چاہے کوئی بھی ہو ۔ وہ دائرہ اسلام سے خارج غیر مسلم ہیں ۔ کیونکہ یہ اعتقادات اسلام کے بنیادی عقائد کے خلاف ہیں ۔ ایسا فرد یا قوم کسی صورت میں مسلمان نہیں ۔

الجواب صحیح ۔ احقر سعید الرحمن عفی عنہ ناظم اعلیٰ دارالعلوم اسلامیہ عربیہ رستم ، مردان

الجواب صحیح ۱۔ محمد حسن غلام خادم علوم حدیث ابرار دارالعلوم مردان

مولوی محمد عبدالرحمن بہتم دارالعلوم و خطیب مسجد تھانہ تخت بجائی

ضلع مردان

الجواب صحیح ۱۔ تاج زریں مدرس دارالعلوم شرگڑہ ضلع مردان
 الجواب صحیح ۲۔ فضل مالک ، دارالعلوم اسلامیہ چارباغ ضلع مردان سرحد
 عبدالشکور مردان عبدالحلیم مردان
 محمد ادریس مردان مولوی محمد فاضل صدر مدرس تجوید القرآن دیر

محمد غایت الرحمن ، دارالعلوم رحمانیہ درگئی ملاکنڈ ڈویشن ۔

الجواب صحیح ۳۔ محمد ذیل صدر مدرس تعلیم القرآن حنفیہ ٹیری ضلع کوہاٹ

الجواب صحیح ۴۔ اصل بادشاہ مدرس انجمن تعلیم القرآن کوہاٹ

الجواب صحیح ۵۔ منظور الحق مہتمم مدرسہ و خادم مدرسہ عربیہ ممتاز المدارس کوٹ رتہ ضلع مظفر گڑھ

خدا بخش مدرس " " " "

حفیظ اللہ " " " "

الجواب صحیح ۶۔ مولوی محمود سمنی خان مفتی و شیخ الحدیث دارالعلوم نظام العلوم بنوں

الجواب صحیح ۷۔ مولوی فضل غنی مدرس مدرسہ عربیہ معراج العلوم بنوں صوبہ سرحد

الجواب صحیح ۸۔ مولوی حبیب اللہ ، خادم دارالافتاء صدر مدرس دارالعلوم الاسلامیہ لکی مروت ، بنوں

الجواب صحیح ۹۔ مولوی محمد عبدالقیوم شاہ ، صدر مدرس شیخ الحدیث دارالعلوم نظامیہ

اہل سنت و الجماعت تجوڑی لکی مروت ضلع بنوں

الجواب صحیح ۱۰۔ ناظم اعلیٰ مولانا حضرت علی شاہ مدرسہ عربیہ مطلق العلوم ۔

محمد انور خان ناز ، داخل ضلع بنوں ۔

الجواب صحیح ۱۱۔ امان اللہ خادم الحدیث دارالعلوم نظامیہ میرانشاہ شمالی وزیرستان

الجواب صحیح ۱۲۔ امیر گل ، مفتی و مہتمم فیض المدارس بدین کلان ضلع ڈیرہ اسماعیل خان

الجواب صحیح ۱۳۔ نیاز محمد مدرسہ اسلامیہ حسن المدارس ، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان

محمد احمد خان مدرس " " " "

الجواب صحیح ۱۴۔ عبید اللہ ۔ مہتمم دارالعلوم عبیدیہ و مفتی ڈیرہ غازیخان ہلاک ۲

توقیعات علمائے حیرال

الجواب الصحیح مرشد حیرال حضرت مولانا محمد مستجاب صاحب مدظلہم جو عقائد اور نظریات سوال میں درج کئے گئے ہیں ان کا حامل کافر ہے۔ نہ ان پر نماز جنازہ جائز ہے نہ ان کو مسلمانوں کے مقبرہ میں دفن چاہیے نہ اس کے ساتھ نماز کچھ جائز ہے نہ ان کا زیچہ ملال ہے اور نہ ان کے ساتھ مسلمانوں جیسا معاملہ کیا جا سکتا ہے بلکہ ان کے ساتھ کافروں جیسا سلوک کرنا چاہیے۔ فقط (حقیقہ فقیر محمد مستجاب عفرلہ)

مجاہد ملت حضرت مولانا عبد اللہ صاحب حیرال

فرقہ اسمعیلیہ آغا خان کے کفر میں ذرا بھی تردد نہیں۔ یہ فرقہ یقیناً کافر ہے

مولانا گل باب خان صاحب

مولانا جلال الدین صاحب

جو شخص مذکورہ بالا عقیدہ رکھتا ہے وہ یقیناً کافر ہے اور خارج از اسلام ہو
میں کوئی شک نہیں۔ مولوی محمد شریف صدر دارالعلوم حیرال۔

مفتی نور اللہ مفتی اعظم حیرال

الجواب صحیح

(۱) محمد صاحب زمان خطیب شاہی جامع مسجد حیرال

عینہ
مولوی طیب عقیل اللہ

(۲) عبد الدیان -

(۳) محمد مجید فاضل دیوبند (۵) مولوی جمیل اللہ صاحب مدرس دارالعلوم حیرال

(۶) مولانا ذاکر اللہ صاحب

(۷) مولانا حفیظ الرحمن صاحب

(۸) مولوی شیر احمد اشرفی ، (۹) مولانا امان اللہ صاحب حیرال

(۱۰) مولانا بشیر احمد صاحب حیرال (۱۱) مولانا شیخ عبد اللہ صاحب حیرال

(۱۲) الحاج محمد علی صاحب مہتمم دارالعلوم جغور حیرال

الجواب صحیح

مولانا محمد یوسف صاحب جغور چترال

مولانا سعید احمد صاحب دارالعلوم جغور چترال

مولانا عبد الکریم عرف کمپنی مولائی چترال

الجواب

صاحب مذہب العقیدہ خارج عن دائرۃ الاسلام بالکتاب
والسنۃ واجماع المسلمین وھذہ العقیدۃ والاسلام لا
تحمّل التأویل فمن یکفر بالايمان قعد حبط عمله وهو فی
الآخرۃ من الخاسرین والتأویل فی ضروریات الدین کفر
الحق لا یجاوز ھذا الجواب ، شیخ الاسلام دارالعلوم ربانیہ درویش
الجواب الصحیح مولوی محمد عبدالرؤف صاحب

محمد تاج الدین اشرف الدین محمد سعید

عبد الحمید مدرس دارالعلوم ربانیہ درویش بل چترال

مولانا مشرف خان صاحب درویش مولانا حمید الرحمن صاحب جغتو تحصیل درویش

مولانا محمود غزنوی صاحب جغتو تحصیل درویش مولانا کرامت اللہ صاحب شیشی تحصیل درویش

مولانا منور شاہ نگر تحصیل درویش مولانا نادر حسین صاحب عشریت

مولانا قاضی دلی محمد صاحب ارندو

الجواب صحیح

قاضی غلام نبی چیرمین تجویز نفاذ شریعت چترال مولانا محمد ظاہر شاہ ادریس موڑ کھو

مولانا رحمت ہادی ہستم دارالعلوم صادیہ چترال

قاضی حمید الرحمن ادریس عبدالغفار ادریس فضل الرحمن واصف ادریس

مولانا عبداللطيف ادير مولانا عبدالرحيم صاحب ادير عبدالبصير ادير
غلام محمد ادير مولانا محمد وزير مولانا مير محمد خان

الجواب صحيح

مولانا قاضي محمد ادا صاحب كوشت مولانا قاضي محمد شاه صاحب موڑ كهو
مولانا قاضي نور محمد صاحب كوشت مولانا فيض الله صاحب كوشت
مولانا عبدالحق صاحب غزنين گهكر مولانا عبدالحق صاحب گهكر

مولانا سرفراز صاحب مہتمم مدرسہ فيض العلوم مڑ گول تحصیل موڑ كهو
محمد نظام الدين ، صدر مدرس مدرسہ فيض العلوم مڑ گول ضلع چترال

مولانا حبیب اللہ موڑ كهو مولانا عبدالكريم صاحب موڑ كهو
مولانا صاحب دارشاه صاحب مولانا فيض اللہ موڑ كهو

مولانا غلام حضرت صاحب موڑ كهو مولانا قوت الاسلام صاحب موڑ كهو
جان محمد صاحب موڑ كهو مولانا مفتي ہدایت القون صاحب موڑ كهو

مولانا مفتي نعمت اللہ صاحب مڑ مولانا اشرف الدين مڑ كهو
مولانا حسن شاہ صاحب موڑ كهو مولانا خاندانہ صاحب موڑ كهو

مولانا سلطان محمد صاحب موڑ كهو مولانا حمید اللہ صاحب موڑ كهو
مولانا رحمت كريم صاحب مڑ كهو مولانا محمد صاحب موڑ كهو

مولانا قیوم شاہ صاحب تور كهو مولانا عبد الواسع تور كهو
مولانا غلام شفی مولانا کفایت اللہ صاحب موڑ كهو

مولانا قاضي جمال الدين صاحب مستوح مولانا رحمت امين صاحب تحصیل مستوح
مولانا مستقيم شاه موڑ كهو ششم ، مولانا انوار الحق موڑ كهو ششم ، مولانا عیيب الرحمن موڑ كهو ششم
مولانا سعاد الدين موڑ كهو ششم ، مولانا عبدالحکيم موڑ كهو ششم ۔

مولانا محمد با شمس خان و بدایت اللہ بالایاس	ڈاکٹر	پٹن تحصیل پٹن ضلع کوستان
مولانا عبد العزیز خطیب جامع مسجد دوینر	دوینر	"
مولانا عبد الرزاق صاحب مہتمم مدرسہ عربیہ کونڈاؤں رانویا	"	"
مولانا نور الحق و عبد الکریم رانویا بالا گاؤں	ڈاکٹر	رانویا
مولانا محمد ابراہیم سومرہ بنگلہ	ڈاکٹر	شومگرہ
مولانا عبد القیوم	"	"
مولانا عبد الحمن معروف ملنگ صاحب	ڈاکٹر	نہ کیلہ تحصیل داسو ضلع کوستان
مولانا محمد یونس صاحب	"	"
مولانا عبد اللہ صاحب	"	"
مولانا نور الہادی صاحب کنڈیا	"	"
مولانا قربان صاحب	ڈاکٹر	نہ داسو تحصیل داسو ضلع کوستان
مولانا سرور صاحب	"	"
مولانا حکیم خان صاحب جالکوٹ	"	"
مولانا فضل الرحمن صاحب	کیلہ	"
مولانا فخر الاسلام صاحب	"	"
مولانا عبد المتین سیو	"	"
مولانا فضل حق صاحب	دوینر	پٹن
مولانا فضل کریم	"	"
مولانا سلیمان صاحب	"	"
مولانا سید قول صاحب	کیال	"
مولانا سردار صاحب	"	"
مولانا اسکندر صاحب	"	"

توقعات علمائے آزاد کشمیر

الجواب

اگر کوئی شخص مندرجہ بالا علماء کو کہتا ہے تو وہ مسلمان نہیں ہے اور

اس کے ساتھ اہل اسلام کا معاملہ کرنا درست نہیں، واللہ اعلم

الجواب صحیح ، مولانا محمد یوسف خاں صاحب مہتمم دارالعلوم تعلیم القرآن پبندری پونچھ آزاد کشمیر
بارون الرشید

قاضی محمد اسلم کشمیری ، باغ پونچھ آزاد کشمیر

مولانا بشیر احمد کشمیری ، مظفر آباد ، آزاد کشمیر

مولانا محمد طیب کشمیری ، مدرسہ عربیہ قاسم العلوم نغان پورہ باغ آزاد کشمیر

مولانا امیر الزمان خان ، مہتمم مدرسہ عربیہ قاسم العلوم نغان پورہ باغ آزاد کشمیر

مولانا عبدالغیز تھوڑی مہتمم جامعہ اسلامیہ داولاکوٹ آزاد کشمیر

مولانا محمد انور صاحب ناظم تعلیمات مدرسہ عربیہ قاسم العلوم نغان پورہ آزاد کشمیر

مولانا محمد امین الحق صاحب مہتمم مدرسہ تعلیم القرآن باغ آزاد کشمیر

مولانا محمد یسین صاحب مہتمم جامعہ العلوم منڈ ، آزاد کشمیر

مولانا محمد صدیق صاحب ناظم تعلیمات دارالعلوم تعلیم القرآن بلندری آزاد کشمیر

مولانا عبدالکبیر صاحب مدرسہ فیض القرآن بین گل تحصیل باغ آزاد کشمیر

مولانا محمد ظہور احمد صاحب " " " " " "

مولانا ممتاز احمد صاحب دارالعلوم تعلیم القرآن باغ آزاد کشمیر

مولانا عبدالروف صاحب مدرسہ عربیہ قاسم العلوم نغان پورہ باغ آزاد کشمیر

مولانا عبدالرحیم " " " " " "

توقیعات علماء بلوچستان

الجواب -

یہ فرقہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور کافر ہیں کیونکہ فرائض کے شکر میں - اور ان کا ذبیحہ وغیرہ حرام ہیں - یہ مشہور مسئلہ ہے -

الجواب صحیح حافظ عبدالحکیم صاحب مدرسہ عربیہ مفتاح العلوم کوٹ بسی بلوچستان
قاضی سعد اللہ صاحب ”

الجواب صحیح ۱ - محمد علی کوٹہ پشین ، مولانا قاضی محمد یعقوب مسلم باغ بلوچستان
مولانا رحمت اللہ مندوخیل شروہ بلوچستان -

مولانا عبد الغفور اخوندزادہ ، نورالائی بلوچستان ،

مولانا محمد صدیق خطیب جامع مسجد ، کوٹہ شہر

مولانا عبد الواحد خطیب جامع مسجد ، قنہاری ، کوٹہ

مولانا عبد الحلیم کاکڑ گورنمنٹری کوٹہ

قاضی ، دوست محمد صاحب ، کوٹہ

دارالعلوم دیوبند

الجواب ۱۔ کافتوی

سوال میں اس فرقہ کے جو عقائد لکھے گئے ہیں اگر وہ صحیح ہیں تو ان کے کافر ہونے میں قطعاً کوئی شبہ نہیں ہے اور ان کے مرنے والے کے ساتھ وہ تمام مذہبی معاملے جائز نہیں جو مسلمانوں کے لئے مخصوص ہیں پس نہ نماز بخار نہ درست ہوگی نہ مسلمان کے قبرستان میں دفن کرنا اسی طرح ان کے ساتھ نکاح کرنا بھی جائز نہیں ہوگا اور نہ ان کا ذبیحہ جائز ہوگا اور نہ مسلمانوں کا جیسا برتاؤ کرنا بعد اظہار ان الرافضی ان کان ممن یعتقد الاوہیۃ فی علی او ان جبریل غلط فی الوحی الخ فہو کافر لمخالفتہ الحق واطاع العلمۃ من الدین بالضرورۃ (رد المحتار)

ضروریات دین نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ جیسے ارکان کا جو منکر ہو اس کے کفر میں کوئی شبہ نہیں رہ جاتا ہے

واللہ اعلم

نظم الامام

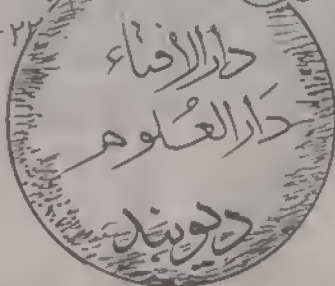
دارالافتاء دارالعلوم دیوبند

۱۹ رجب الاول ۱۴۱۸ھ

الجواب صحیح

نیل السائل عن دارالعلوم دیوبند

۲۳۔ ۳۰/۳/۱۴۱۸ھ



مدتہ مظاہر علوم سہارنپور

کافتوی

الجواب

حامد اومصلیٰ ۲۰ دراز سے فرقہ اسماعیلیہ پر کفر کافتوی ہے جو ایسے گھمڑے میں پیدا ہوا وہ کافر ہے اور جس نے از خود اسلامی عقائد ترک کر کے فرقہ اسماعیلیہ کے عقائد اختیار کئے وہ مرتد ہے ۱۰ مرتد کے احکام بہت سخت ہیں اس سے سلام و کلام اس کے ساتھ نشست و برخاست اور خرید و فروخت کا معاملہ کرنا جائز نہیں۔ اسلامی حکومت میں ایسے شخص کو (اگر وہ تین دن کے اندر اسلام کے اندر نہ لوٹے) قتل کر دیا جاتا ہے۔

۱۰۵۵ راجہ سبھی ۱۲۷۱ مظاہر علوم سہارنپور ۱۲۷۱ھ

جواب صحیح علیہم السلام



آغا خانوں کے کفر کے بارے میں دنیا کے سب سے قدیم اسلامی یونیورسٹی جامعہ ازہر کا فتویٰ

بسم الله الرحمن الرحيم

الله زعيم

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله

در هر روز یک بار بخواند و هر روز بخواند و هر روز بخواند

[illegible][illegible]

... من رأى ...

المعهد العالي للمعالم التاريخية

[illegible]

و اما در این کتاب که در این عالم است - این کتاب است

۱۰. که علم در حدیقه است و تقسیم شود به دو حدیقه است

ملاحظة: لا يمكن حذف أو تعديل المحتوى بعد النشر.

١٥٨٠، (مجله دین و فلسفه) شماره ۱، فصلنامه علمی-پژوهشی

الروحه مع الجوهري اما القدر

١٥ - هذه الطائفة من تقدم ذكر


[illegible]

۱۰- در مورد وادی که گفته بر حاکم و قاضی و غیره

[illegible]

۱۹۸۷/۱/۲۲

100



100

الاستفنا

کیا فرماتے ہیں علما کرام کہ حیران اور گمگشت کے علاقہ میں آغاخانوں کا خا عا اثر ہے چونکہ یہ علاقہ
 ہی ہما نہ ہے اور یہاں کے اکثر لوگ کافی غریب ہیں اس لئے آغاخان لوگ اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر کے اور
 غریب مسلمانوں کو لالچ دے کر آغاخانیت کی کوشش کرتے ہیں پچھلے دنوں کئی لوگ کو آغاخانیت
 گیا تو بعض علما کو اس کا احساس ہوا اور آغاخانوں کے مذہب کی حقیقت تمام مسلمانوں کو بتانا شروع کی
 اس پر آغاخانوں کی طرف سے ان پر شدید حملے کئے گئے اور ان کا داخل اس علاقے میں بند کر دیا اب آغاخانوں
 سے رہا ہے۔ علما کو اپنے جال میں پھنسانے کے لئے آغاخان فاؤنڈیشن کے نام سے ایک ادارہ قائم
 کیا ہے جس کے تحت وہاں کے مسلمانوں کو دولت کے لالچ میں گراہ کر کے ایک بہت بڑا منصوبہ بنایا ہے
 اس ادارے کا طریق کار یہ ہے کہ وہ بھگدوں سے کم انکم پچاس فیوڈ کو اپنا ممبر بنا لے ہر ممبر اس ادارہ کو ۵۰ روپے فیس ممبری
 اور پھر ان ممبروں کی سفارش پر ان لوگوں کے ترقیاتی کاموں کے لئے ۵۰ روپے فیس سے لیکر تین لاکھ روپے تک دی جا سکتی ہے
 اس لئے علما اور باشرع لوگوں کو چاہتا ہے اور سنائی ہے کہ ہر ممبر ماہوار دو روپے فیس ادا کرنا
 پڑتی ہے۔ کسی مسلمان کے لئے "آغاخان فاؤنڈیشن" کا ممبر بننا شرعی نقطہ نظر سے درست ہے یا نہیں
 مسئلہ یہاں کے لوگوں میں خاصا نزاع پایا جاتا ہے بعض لوگ بڑے شدید مدد سے اس کی حمایت
 اور تائید کرتے ہیں اور بعض لوگ اس کو آغاخانوں کی ایک فوٹناک سازش تصور کرتے ہوئے اس کی مہربی
 کو مسلمانوں کے لئے جائز قرار نہیں دیتے کیونکہ اس کا مقصد اس شہرے بول کے ذریعے سے وہاں کے فادک
 اور غریب حوام کو آغاخانوں کے مذہب میں پھنسانا ہے۔ یہ تو جب تک لوگوں کو دی جاتی ہے تو ممبروں سے
 مختلف قسم کے نعرے لگوائے جاتے ہیں اور ان کو ٹیپ ریکارڈ کیا جاتا ہے نیز اس موقع کی تسبیہ لیکر فاد
 تیار کی جاتی ہے۔ آغاخان تمام علماء کے متفقہ فیصلے کے مطابق وکیل ہیں اور اس آغاخان فاؤنڈیشن
 کا مقصد مانوا کو گمراہ کرنا ہے۔ ایسی حالات میں کیا کسی مسلمان کو اس فاؤنڈیشن کا ممبر بننا اور وہاں
 وصول کرنا شرعاً جائز ہے؟ نہیں؟ اور شرع شریف کے حکم کے مطابق اس کے ممبر بننے والے لوگ
 گنہگار ہوں گے یا نہیں؟ المستفتی۔ رحمت قادر دیشی ضلع حیران

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی

کافتوی

الجواب باسمہ تعالیٰ

ارشاد ربانی ہے - یا ایہ الذین آمنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء تلتون الیہم بالمودۃ وقد کفوا بما جاءکم من الحق یخرجون الرسول وایاکم ان تؤمنوا یا اللہ ومبکم ان لستم خرجتم جہاداً فی سبیلی وابستغار من غنائی تسرون الیہم بالمودۃ وانما اعلم بما اخفیتم من ما اعلمتم ومن سبغہ فقد خلع سواد البیل (الممتحنہ آیت ۱ پارہ ۲۸)

ترجمہ "اے ایمان والو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ تم ان کو پیغام دوستی بھیجتے ہو حالانکہ تمہارے پاس جو حق آیا ہے وہ اس کا انکار کرتے ہیں رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اور تم کو صرف اس بنا پر نکالتے ہیں کہ تم اپنے رب پر ایمان لائے ہو جبکہ تم میرے راستے پر جہاد پر نکلے اور میرا رنما نہ کر کے تلاش میں گئے تم ان سے خفیہ نسبت رکھتے ہو حالانکہ میں تمہاری خفیہ اور علانیہ باتوں کو خوب جانتا ہوں اور جو ایسا کریگا اس نے راہ حق گم کر دیا۔" (نکتہ قریمہ سے واضح طور پر معلوم ہو رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں اور مسلمانوں کے دشمنوں سے محبت اور دوستی رکھنا اور اسی طرح ان سے خفیہ محبت و مودت رکھنا جس سے اسلام کو نقصان اور ضرر پہنچے منع ہے۔ (مسیح فرج سورۃ المجادل میں ہے۔

لا تتخذ قومایہ مؤمنایا اللہ والیوم الاخرین ادون من - یا اللہ ورسولہ اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان لائے والوں کو نہ پاؤ گے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالفین سے محبت رکھیں (المجادلہ آخری آیت پارہ ۲۸)

قاضی ثناء اللہ پال پی مفتی وقت تفسیر مظہری میں لکھتے ہیں -

ہذہ الایۃ تدل علی ان ایمان المومن تقصد بمودۃ الکافرین وان المومن لایوالی الکافر وان کان قریبہ - ۱۰۳۰ - اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ کافروں سے محبت کرنے سے مومن کا ایمان ناسب ہو جاتا ہے اور یہ کہ مومن کو کافروں سے معاملات نہیں کرنا چاہئے اگرچہ اس کا قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو۔

یا ایہ الذین آمنوا لا تتخذوا الکافرین وایاء من دون المؤمنین (آل عمران)

ایمان والو! تم کافروں کو اپنا دل اور دست نہ بناؤ مومنوں کو چھوڑ کر۔

ابوبکر الرازی الجصاص اس آیت کے ذیل میں لکھتے ہیں۔ اَقْتَصَتْ الْاَيَةُ الْمَعْنَى عَنْ اسْتِغْنَاءِ بِالْكَفَارِ وَالْاِسْتِغْنَاءِ بِالْهَرَجِ وَالرَّكُونِ الْاِسْهَادِ وَالْمَقْعَةِ بِالْهَرَجِ۔ آیت کریمہ کا تفسیر یہ ہے کہ کافروں سے نصرت حاصل کرنا، مدد حاصل کرنا ان کی طرف میلان رکھنا اور اعتماد کرنے کی ممانعت شدید ہے۔

جاسے یہ ہے کہ قرآن کریم میں مذکور بالا مضمون کو متعدد مقامات پر بیان فرمایا ہے جس سے چاروں درجے برآمد ہوتے ہیں ایک درجہ قلبی موالات یا دل و دلت و محبت کہتے یہ عنایت جانشین کے ساتھ مخصوص نہ فی زون کے ساتھ قطعاً کسی حال میں جائز نہیں ہے۔ دوسرا درجہ موالات کا ہے جس کے معنی ہمدردی و خیر خواہی اور نفع رسانی کے ہیں یہ بجز کفار اہل حرب کے جو مسلمانوں سے برسرِ پیکار ہیں باقی سب غیر مسلموں کے ساتھ جائز ہے، تیسرا درجہ مدارات کا ہے جس کے معنی ظاہری خوش خلقی اور دوستانہ برتاؤ یہ بھی تمام غیر مسلموں کے ساتھ جائز ہے۔ جبکہ اس سے مقصود ان کو دینی نفع پہنچانا یا ان کے شر اور ضرر و سائل سے اپنے آپ کو بچانا مقصود ہو، چوتھا درجہ معاملات کا ہے کہ ان سے تجارت یا اجرت و ملازمت اور صنعت و حرفت کے معاملات کئے جائیں یہ سب امور جائز ہیں روایت کے سلسلہ میں سب پہلے طاہب بن ابی الجعد کی حدیث آتی ہے جس میں انہوں نے کافر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ان کے پیغمبر کی اطلاع دیدی تھی آپ کو وحی کے ذریعے سے معلوم ہو گیا چند صحابہ کرام کو بھیجا گیا وہ جاوہر طور سے طاہب بن ابی الجعد کا خط لے آئے بعض صحابہ نے طاہب کو قتل کرنا چاہا تاہم آپ نے ان کے صدق و نیکوئی کو دیکھا اسی موقع پر سورہ بقرہ کی آیات نازل ہوئیں اور اس سے مسلمانوں کے لئے قانون بن گیا کہ کافروں سے موالات و دوستی جائز نہیں ہے (بخاری ۲۰۰۰ غزوہ بدر فتح مکہ)

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يلدغ المؤمن من جحر ضبتين۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مؤمن ایک سوراخ سے دوبارہ نہیں ڈس جاتا۔ اور علامہ محمد امین شامی رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں۔ يعلم ما هنا كم الدوزخ الدنيا عندهم ذبا لولا ان شاء الله تعالى في الاسلام والصوم والصلاة مع انهم يعقدون تاسيع الارواح وحل الحمر الزماران الاوهية نظير في شخص بعد شخص ويجحدون الحشر والصوم والصلاة والحج ويقولون انهم يجاهدون المعنى المراد ويتكلمون في جناب نبينا محمد صلى الله عليه وسلم كلمات فظيعة وللعلامة المحقق عبد الرحمن العادى فيهم فتوى مطولة۔ وذكر فيها۔ انهم ينتحلون عقائد النصيرية و

الاسماعیلیہ الذین یلقبون بالقرامطہ والباطنیۃ الذین ذکر ہم
صاحب المواقف ونقل عن علماء المذاهب الاربعہ انه لا یحل اقراہم
فی ديار الاسلام بحزیۃ ولا غیرہا ولا یحل منا کحتہم ولا ذباختہم۔

(۱ رد المحتار ص ۲۵)

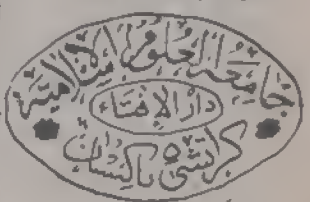
ترجمہ ۱۔ یہاں سے درود اور تیام نہ کا حکم معلوم ہوا یہ لوگ دیارِ شام میں اسلام
اور ہندو نماز کا اظہار کرتے ہیں لیکن اس کے باوجود تناسخِ ارجح کے قائل ہیں
اور شراب اور زنا کو حلال سمجھتے ہیں اور یہ بھی اعتقاد رکھتے ہیں کہ الوہیت کا یکے
بعد دیگرے ایک خاص شخص میں ظہور ہوتا رہتا ہے۔ نیز حشر، روزہ، نماز اور
حج کے بھی منکر ہیں اور یوں کہتے ہیں کہ ان الفاظ سے جو معنی مروا لئے جاتے ہیں وہ ان
کے اصل معنی نہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک میں بھی گستاخانہ کلمات
منہ سے نکالے رہتے ہیں علامہ محقق عبدالرحمان عبادی کا ان کے بارے میں ایک طویل
فتویٰ ہے جس میں انہوں نے بیان کیا ہے کہ یہ لوگ نصیر یہ اور اسماعیلیہ کے
عقائد رکھتے ہیں جن کو قرامطہ اور باطنیہ کہا جاتا ہے صاحب مواقف نے ان کا
ذکر کیا ہے اور چاروں مذاہب کے علماء سے ان کے بارے میں نقل کیا
ہے کہ ان کو جزیہ لے کر یا کسی اور طریقہ سے دارالاسلام میں رہنے دینا روا
نہیں نہ ان سے نکاح کرنا حلال ہے اور نہ ان کے ہاتھ کا ذبیحہ کھانا۔

دلائل مندرجہ بالا اور آغاخانوں (جو دراصل قرامطہ اور اسماعیلیہ ہیں)

کی گزشتہ تاریخ کو سامنے رکھتے ہوئے روزِ روشن کی طرح واضح ہے کہ آغاخان
فائڈیشن کا ممبر بننا قطعاً ناجائز اور حرام ہے کیوں کہ اس سے ان کا مقصد مسلمانوں
کی غربت و افلاس سے فائدہ اٹھا کر ان کے ایمان و اسلام کو خریدنا ہے جو علماء
اس فائڈیشن کے حق میں ہیں وہ سخت نا عاقبت اندیشی میں مبتلا ہیں
ان کو چاہیے کہ فوراً اس سے رجوع کریں اور مسلمانوں کو ابتلاء و آزمائش میں
ڈالنے کا سبب نہ بنیں مسلمانوں کو چاہیے کہ جو لوگ ان کو اس فائڈیشن کا

ممبر بننے کی تلقین کریں اُن سے مقاطعہ کریں اور غربت و افلاس کو کفر اور زندہ قہ کے
مقابلہ میں قبول کریں حقیقت یہ ہے کہ پاکستان میں جب سے اسلامی حکومت کا
نام لیا جا رہا ہے خواہ غلط یا صحیح اس نے جہاں اسلام دشمن طاقتوں کو پاکستان کی
متوجہ کر دیا ہے وہاں یہاں کے فرق باطلہ کو بیدار کر دیا ہے یہ لوگ کبھی ملک توڑنے
کی طرف لگ جاتے ہیں اور کبھی مسلمانوں کو کافر اور بد دین بنانے کی طرف متوجہ ہو جاتے
ہیں ضرورت ہے کہ مسلمان جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ و تابعین و علماء
ربانین کے ماننے والے ہیں ان کی سازشوں کو بالکل ناکام بنادیں۔
واللہ یقول الحق وهو یهدی السبیل۔

المفتی ولی نجیب
مدیر دارالافتاء امامتہ معلوم اور
مدیر محمد یوسف بنوری تاون کراچی



الجواب صحیح
محمد ادریس عسکری
الجواب صحیح
محمد منیر الدین
محمد رفیع الدین

واللہ اعلم
محمد رفیع الدین

واللہ اعلم

محمد رفیع الدین

قال تعالیٰ ان الذین علیہم فی آیات اللہ یخفون علیہا
اس آیت مبارکہ کی روشنی میں جواب بالکل صحیح ہے

محمد رفیع الدین

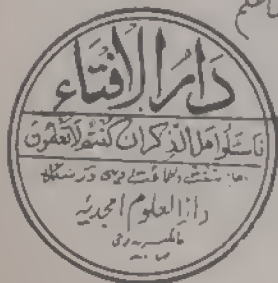
محمد رفیع الدین

دارالافتاء دارالعلوم امجدیہ کافتوی

الجواب :-

آغاخان خود بھی اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہتے ہیں ۔ اور دنیا میں کہیں انہوں نے مسجد نہیں بنوائی ۔ اس لئے کہ وہ نماز کو فرض ہی نہیں سمجھتے ہیں ۔ صرف جماعت خانے بولتے ہیں جس میں شام کو سب عورت مرد جمع ہو کر کچھ تفریح کر لیتے ہیں وہ دنیاوی کاموں میں جو کچھ بھی حسد لیں یہ اُن کا فعل ہے ۔ مگر مال و دولت کا لالچ دے کر اگر مسلمانوں کو اسلام سے پھیرتے ہیں اور اپنی جماعت میں داخل کرتے ہیں بیساکہ سوال سے معلوم ہوتا ہے تو مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ اس فتنہ ارتداد کو روکیں اور ان کے ان افعال سے جب اُن کی نیتوں اور ارادوں کا ظہور ہو گیا تو دنیاوی کاموں میں بھی اُن سے کسی طرح کا تعاون نہ کریں اور اپنے آپ کو اُن سے جدا رکھیں ۔ اور اُن کو اپنے علاقوں میں آنے نہ دیں اور اجتماعی طور پر حکومت سے مطالبہ کریں کہ وہ اس فتنہ کو روکے اور ان کی اس قسم کی سرگرمیوں پر پابندی لگائے ۔

واللہ تعالیٰ اعلم



دارالافتاء

24/84

درمندانہ اپیل

آپ کو خدا اور رسول کا واسطہ دیکر اپیل کی جاتی ہے کہ کتاب کی پردہ لینے کے بعد خدا کو حاضر و ناظر جان کر اپنے ضمیر سے پوچھیں کہ اب آپ کی ذمہ داری کیا ہے؟ دین کی حرمت اور اسلام کی غیرت آپ سے کیا تقاضا کرتی ہے؟ - نیز ملک کے ارباب اقتدار، علماء و فضلا، اراکانِ شریعت، دلاء و دانشور، سیاسی علماء دین و دین کا اس سلسلے میں کیا فریضہ ہے؟ - اس کا جواب آپ اپنے ضمیر اور اپنے رب حقیقی کو دیں۔ جس نے ہمیں پیدا کیا۔ دین اسلام کی دولتِ خطا کی اور ختمِ امر این علی ما شرعنا علیہ وسلم کی بابت سے نوازا۔

نہ ہم اپنی کتابوں کے قیمت و وصول کرتے ہیں اور نہ ہم مجاہدِ حق و محفوظہ کھتے ہیں یہ آپ کا دینی فریضہ ہے کہ آپ انفرادی اجتماع کی طور پر کتاب کو چھپوا کر تقسیم فرمائیں۔

واجب علیہ السلام

مفت طلب فرمائیے، مکتبہ اہلسنت مدینہ منجید
سول کواٹر پشاور، صدر، ..

حسب ذیل بھی مطالعہ فرمائیے

- ① الحکم الحقانی فی الحزب الاغانی الحکیم الامت حضرت اشرفی تھانویؒ
- ② آغا خانیت کیا ہے ۔
- ③ آغا خانیوں کے سیاسی عزائم
- ④ آغا خانیت علماء امت کی نظر میں
- ⑤ آغا خان فاؤنڈیشن، چترال
- ⑥ آغا خانیوں کے زیر زمین منصوبے
- ⑦ جماعت خسانہ سے مسجد تک
- ⑧ آغا خانیت کی حقیقت

سواد اعظم اہلسنت
چترال